لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللَّهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَن
كَانَ يَرْجُو اللَّهَ وَالْيَوْمَ الْآخِرَ وَذَكَرَ اللَّهَ كَثِيرًا



حیاتِ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف
پروفیسر ڈاکٹر محمد ظہیر خان

ISBN : 969-8903-00-3

تعارف

حیات طیبہ ﷺ کوئز بک جس کے مؤلف پروفیسر ڈاکٹر محمد ظہیر خان ہیں، انہوں نے M.Phil, M.Sc اور Ph.D کی اسناد زولوجی ڈپارٹمنٹ، کراچی یونیورسٹی سے حاصل کیں۔

1993ء میں امریکن میوزم آف نیچرل ہسٹری، نیویارک اور 1994ء میں فیلڈ میوزیم آف نیچرل ہسٹری، شکاگو میں بحیثیت وزیٹنگ اسکالر کام کیا۔

2007، 2009 اور 2011 میں Post Doctorate بیالوجیکل سائنسز کے شعبے میں کینیڈا سے کیئے، 2004، 2005 اور 2011 میں وزیٹنگ سائنٹسٹ کی حیثیت سے کینیڈا ہی کی یونیورسٹی میں تحقیقی کام کیا۔

زولوجی میں خاص شعبہ وائلڈ لائف ہے۔ زولوجی ڈپارٹمنٹ میں 1996ء سے اب تک 26 طلباء نے Ph.D اور 10 طلباء نے M.Phil ان کی نگرانی میں مکمل کیں۔ اس وقت کراچی یونیورسٹی میں M.Phil/Ph.D پروگرام کے تحت کئی طلباء ان کے زیر نگرانی تحقیقی کام کر رہے ہیں۔ اب تک 145 سے زائد تحقیقی مقالے اور 28 سائنٹفک مونوگرافز قومی اور بین الاقوامی جریدوں میں شائع ہو چکے ہیں۔

IUCN Commission on Ecosystem Management کے ویسٹ ایشیا اینڈ سینٹرل ایشیا کے دو مرتبہ (2013-2016 : 2016-2020) ریجنل چیئر مین مقرر کیئے گئے۔ امریکہ میں ہونے والے IUCN World Conservation Congress - 2016 میں IUCN CEM، Chair's Award 2016، بہترین ریجنل چیئر مین لیڈر شپ پر حاصل کیا۔

Capacity Development Training Programs کے تحت IUCN CEM کے زیر اہتمام قطر یونیورسٹی دوحا، Ministry of Environment and Climate Affairs, Sultanate of Oman اور کویت انسٹیٹیوٹ آف سائنٹفک ریسرچ کے اشتراک سے انٹرنیشنل پروگرامز منعقد کرائے۔ انٹرنیشنل کانفرنسز، سائنٹفک میٹنگز، ورکشاپس اور سیمینارز اور ٹریننگ کے سلسلہ میں امریکہ، آسٹریلیا، کینیڈا، چائنا، ری پبلک آف کوریا، برازیل، ڈنمارک، فرانس، ہالینڈ، سوئزرلینڈ، سنگاپور، اسپین، جرمنی، سلطنت عمان، قطر، بحرین، تھائی لینڈ، اٹلی، اردن، ساؤتھ افریقہ، اور سینیگال جا چکے ہیں۔ 2017ء میں وزیر اعظم لیپ ٹاپ اسکیم فیز III، کراچی یونیورسٹی کے فوکل پرسن رہے۔ وزیر اعلیٰ سندھ کے نامزد کردہ ممبر اکیڈمک کونسل، سندھ مدرسۃ السلام یونیورسٹی کراچی (2019-2022 2022-2026)، ممبر Zoo اینڈ سفاری پارک ایڈوائزری کمیٹی، ممبر ایڈوائزری بورڈ Mangrove Biodiversity Park اور سائنٹفک اینڈ کلچرل سوسائٹی آف پاکستان کے صدر ہیں، جس کے تحت مختلف موضوعات پر 176 سے زائد ٹریننگ کورسز، ورکشاپس اور لیکچرز وغیرہ نیشنل اور انٹرنیشنل لیول پر کرا چکے ہیں۔ اس وقت مختلف انٹرنیشنل کمیشنز اور پروفیشنل سوسائٹیز کے ممبر ہیں۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ
وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (۳۳:۴۰)

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ط
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنُ ط

حیاتِ طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف

پروفیسر ڈاکٹر محمد ظہیر خان

ISBN - 969 - 8903 - 00 - 3

کتاب کا نام ____ حیاتِ طیّبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف ____ پروفیسر ڈاکٹر محمد ظہیر خان

طبعِ اوّل ____ جنوری ۱۹۸۱ء

طبعِ دوئم ____ اپریل ۲۰۰۵ء

طبعِ سوئم ____ اکتوبر ۲۰۰۶ء

طبعِ چہارم ____ مارچ ۲۰۰۹ء

طبعِ پنجم ____ نومبر ۲۰۱۸ء

طبعِ ششم ____ نومبر ۲۰۲۰ء

طبعِ ہفتم ____ ستمبر ۲۰۲۵ء

اشاعت باہتمام ____ سائنٹیفک اینڈ کلچرل سوسائٹی آف پاکستان

کتاب کے ٹائیٹل کے ڈیزائن کا مرکزی خیال

کائنات کے تکونوں میں
رموزِ جہان پنہاں ہیں
وقت اور مکاں کے بیچ
ایک لمحہ مسافت کا
ایک طویل قصہ ہے
کن سے بس فیکن تک
اتنی زندگانی ہے
آپ ہی تو مرکز ہیں
آپ کی کہانی ہے

کتاب ''حیاتِ طیّبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم''، زولوجی ڈپارٹمنٹ، کراچی یونیورسٹی سے حاصل کی جاسکتی ہے۔

خط وکتابت کے لئے ای میل: zaheerk2k@yahoo.com

موبائل نمبر/ واٹس اپ : 0300-2859842

فہرست

Sindh Governor House Karachi.
Telephone: 021-99201201-3

GOVERNOR

پیغام

کتاب حیات طیبہ رسول ﷺ، نظر سے گزری جس کے مؤلف پروفیسر ڈاکٹر ظہیر احمد خان ہیں۔ اتنی شاندار کاوش پر میں جناب ظہیر احمد خان صاحب کو تہہ دل سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ تاریخ اسلام سے دلچسپی رکھنے والے قارئین کے لیے یہ ایک بیش بہا خزانہ ہے۔ انتہائی اہم معلومات کو چیدہ چیدہ نقات میں بیان کر کے گویا پروفیسر صاحب نے ایک خوبصورت ہار میں قیمتی موتی پرو ڈالے ہیں۔ حیات طیبہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم ایک ایسی کتاب ہے جس کو ہر عمر کے قاری پڑھ سکتے ہیں اور وہ یقیناً اس میں ایسی کتنی ہی معلومات جان سکیں گے جو شاید اس سے قبل ان کے احاطۂ علم میں نہ ہوں۔ یہ کتاب ہر لائبریری کی زینت ہونی چاہیے۔ میں ایک بار پھر پروفیسر ظہیر کو ان کی اس دینی خدمت پر تہنیت پیش کرتا ہوں۔

محمد کامران خان ٹیسوری

گورنر سندھ

CHIEF MINISTER SINDH

Murad Ali Shah

پیغام

سید مراد علی شاہ
وزیر اعلیٰ سندھ

دنیا میں ہر چیز کا ایک محور ہے اور مسلمانوں کا محور حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی ہے۔ مسلمان جتنا اسوہ حسنہ کے قریب ہوں گے دنیا میں اتنی کامیابی ان کا مقدر بنے گی۔ سیرتِ مبارکہ کا مطالعہ ہمیں نہ صرف دین کی روح سے قریب کرتا ہے بلکہ معاشرتی اور انفرادی زندگی میں بھی اعلیٰ اخلاق اور رواداری کو فروغ دیتا ہے۔

آج کے دور میں مسلمانوں کو درپیش چیلنجز کی بڑی وجہ حیات طیبہ سے دوری بھی ہے۔ خصوصاً نوجوان نسل کو ڈس انفارمیشن کے اس دور میں مستند معلومات فراہم کرنا انتہائی ضروری ہے۔ زیر نظر کتاب اس ضرورت کو بخوبی پورا کرتی ہے۔

کتاب سہل انداز میں لکھی گئی ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ولادت سے رحلت تک کے تمام اہم واقعات کو جمع کیا گیا ہے۔ یہ کاوش نہ صرف علمی خدمت ہے بلکہ ایک روحانی احسان بھی ہے جس کے اثرات دیرپا ہیں۔

میں ڈاکٹر محمد ظہیر خان کو اس عظیم کام پر دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں اور دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ اُن کے علم و عمل میں مزید برکت عطا فرمائے اور یہ کتاب امت مسلمہ کے لیے ہدایت کا ذریعہ بنی رہے۔

COMSTECH
ORGANISATION OF ISLAMIC COOPERATION
STANDING COMMITTEE ON SCIENTIFIC
AND TECHNOLOGICAL COOPERATION

الكومستيك
منظمة التعاون الاسلامي
اللجنة الدائمة حول التعاون العلمي والتكنولوجي

COMSTECH
ORGANISATION DE LA COOPERATION ISLAMIQUE
COMITE PERMANENT DE LA COOPERATION
SCIENTIFIQUE ET TECHNIQUE

Prof. Dr. M. Iqbal Choudhary *Mustafa (PBUH) Prize Laureate, H.I., S.I., T.I.*
Coordinator General

Khwarizmi Laureate/ Distinguished National Professor
Ph.D. (University of Karachi)
Sc.D. (University of Karachi/ Al-Farabi Kazakh National University)
Senior Fulbright Fellow (Scripps Institute of Oceanography, UCSD, USA)
Postdoctoral Fellow (Cornell University/ Penn. State University, USA)
Fellow The World Academy of Sciences/ The Islamic World Academy of Sciences/ Pakistan Academy of Sciences

پیغام

حضوراکرم صلی اللہ علیہ وسلم کل کائنات کے لئے رحمت اللعالمین بن کرتشریف لائے اورآپ ؐ کی ذات طیبہ اوراسوۂ حسنہ تمام عالم انسانی کے لیے منبع نور، مشعل راہ اور باعث خیروبرکت ہے۔رسول کریم ؐ کی سیرت مبارکہ نہ صرف مسلمانوں کے لیے رہنمائی کا ذریعہ ہے بلکہ پوری انسانیت کیلئے مشعل راہ ہے۔

سائنس اور ٹیکنالوجی، انٹرنیٹ کے موجودہ دور میں ہم ترقی تو کررہے ہیں مگر اسلامی معلومات سے دوری ہوتی جارہی ہے۔اسی طرح مختلف طبقات دانستہ طور پر نامکمل اور غلط معلومات کے ذریعے مسلمان نسلوں کے ذہنوں کو پراگندہ کرنے میں مصروف ہیں۔ مزید براں دورحاضر میں کتب کے مطالعہ کا رجحان کم ہوتا جارہا ہے۔نتیجتاً اسلاموفوبیا اور لادینیت جیسے فتنوں نے جنم لیا۔

ایسے وقت میں ''کوئز بک حیات طیبہ'' جیسی کتابوں کی اشد ضرورت ہے جو کہ ہماری نوجوان نسل کو کم سے کم وقت میں سیرت پاک اوراس دور میں پیش آنے والے اہم واقعات اور متعلقہ شخصیات کے بارے میں مستند اور جامع معلومات پیش کرے۔ ایسی کتابیں جو اسلام کے نظام اخلاق کو نبی پاک ﷺ کی زندگی کے تناظر میں اجاگر کرسکیں۔

مجھے یہ جان کر خوشی ہوئی ہے کہ جامعہ کراچی شعبہ علم حیوانیات کے استاد پروفیسر ڈاکٹر محمد ظہیر خان، کوئز بک حیات طیبہ ؐ کا ساتواں ایڈیشن ماہ ربیع الاول کے مبارک ماہ میں شائع کررہے ہیں۔ کوئز بک حیات طیبہ ایک بہترین کاوش ہے جس میں حضوراکرم ؐ کی پیدائش سے لے کر دنیائے فانی سے رخصت تک کے بارے میں انتہائی مستند کتابوں کی مدد سے معلومات کو انتہائی سلیقہ سے ترتیب دیا گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ اس کتاب سے محققین، طالب علم اور عام عوام یکساں طور پر فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اس کتاب کے ساتویں ایڈیشن کی اشاعت کے موقع پر پروفیسر ڈاکٹر محمد ظہیر خان صاحب کو مبارک باد پیش کرتا ہوں، میری دعا ہے کہ اللہ تعالی ان کی اس کاوش کو مقبولیت کے درجات عطا فرمائے۔آمین

پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال چوہدری

COMSTECH Secretariat, 33-Constitution Avenue, G-5/2 Islamabad-44000, Pakistan
Telephone: 92 51 9220681-3, Fax: 92 51 9211115 / 9205264, E-mail: comstech@comstech.org
http://www.comstech.org

Office of the Vice Chancellor, University of Karachi
Karachi - 75270, Pakistan

Prof. Dr. Khalid Mahmood Iraqi
Vice Chancellor

پیغام

رسولِ اکرم ﷺ کی حیاتِ طیبہ ہمارے لیے کامل نمونہ ہے، جس میں اخلاق، عدل، رحم، علم، صبر اور قیادت جیسے تمام پہلو موجود ہیں۔ ایک تعلیمی ادارے کے سربراہ کی حیثیت سے میں سمجھتا ہوں کہ ہمیں اپنے طلباء وطالبات کو صرف دنیاوی علوم ہی نہیں بلکہ سیرتِ نبوی ﷺ سے رہنمائی لیتے ہوئے کردار سازی کی طرف بھی راغب کرنا ہوگا۔

یہ کتاب نہ صرف سیرتِ رسول ﷺ کے مختلف پہلوؤں کو جدید اسلوب، محققانہ تحقیق اور دینی محبت کے ساتھ پیش کرتی ہے، بلکہ یہ عصرِ حاضر کے انسان کو نبی اکرم ﷺ کی حیاتِ مبارکہ سے عملی رہنمائی فراہم کرتی ہے۔ آج کے پیچیدہ اور تیز رفتار دور میں جہاں ذہنی واخلاقی انتشار عام ہے، وہاں رسولِ رحمت ﷺ کی حیاتِ طیبہ مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔

اس موقع پر، میں ڈاکٹر ظہیر کو اس خوبصورت علمی وفکری کاوش پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ اُن کی سیرتِ طیبہ پر کی گئی تحقیق، تدریس اور عملی خدمات قابلِ تحسین ہیں۔ ایسے افراد ہمارے تعلیمی اور روحانی نظام کا سرمایہ ہیں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں سیرتِ رسول ﷺ سے سبق لینے اور اپنی زندگیاں اُس عظیم پیغام کے مطابق ڈھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

آمین

پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی
شیخ الجامعہ

Phone : (92-21) 99261336, (92-21) 99261337, Fax: (92-21) 99261340
Email: vc@uok.edu.pk Web: www.uok.edu.pk

1885 SMI UNIVERSITY

ALMA-MATER OF QUAID-E-AZAM MOHAMMAD ALI JINNAH
SINDH MADRESSATUL ISLAM UNIVERSITY

Prof. Dr. Mujeebuddin Sahrai Memon
Vice Chancellor

No. VC-PS/Letters/2025-2016
August 19, 2025

Prof. Dr. Muhammad Zaheer Khan
President, Scientific and Culture Society of Pakistan
Department of Zoology (Wildlife),
University of Karachi

Subject: **<u>Comments on book "Hayyat-e-Tayyaba (S.A.W.W)"</u>**

Dear Sir,

I am in receipt of a beautifully designed book "Hayyat-e-Tayyaba (S.A.W.W)" authored by you. The book indeed contains a very useful information which should be spread in the entire region. Please find my message for your upcoming edition:

Message:

"It is indeed a matter of great honor and joy to witness the publication of the 6th edition of Hayyat-e-Tayyaba (S.A.W.W), authored by Prof. Dr. Muhammad Zaheer Khan. The life of Prophet Muhammad (S.A.W.W) stands as the most perfect and complete model for humanity, reflecting mercy, justice, compassion, and timeless guidance. This remarkable book, with its authentic research and thoughtful presentation, serves as an excellent source for readers to study, understand, and reflect upon the noble Seerah. I congratulate Prof. Dr. Muhammad Zaheer Khan and appreciate his dedication, scholarly effort, and heartfelt commitment in presenting the life of the Beloved Prophet (S.A.W.W) in such an engaging and accessible manner is truly commendable. It not only imparts knowledge but also inspires readers to embody prophetic teachings in their daily lives. I sincerely pray that Allah accepts this noble work and blesses the forthcoming 7th edition to reach even wider audiences, spreading peace, love, and guidance.

2. My best wishes for your future endeavours.

Yours sincerely,

Prof. Mujeeb Sahrai

Aiwan-e-Tijarat Road, Karachi-74000, Pakistan
UAN: (021) 111-11-1885, Ph: +92 21 99211274-5, Fax: +92 21 99217504
E-mail: vc@smiu.edu.pk, URL: www.smiu.edu.pk

پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد قادری

سابق ڈائریکٹر سیرت چیئر، جامعہ کراچی

سابق ڈین اسلامک اسٹڈیز، سوشل سائنسز اینڈ ہیومنٹیز

جامعہ کراچی

محترم قارئین اکرام

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

یہ لمحات میرے لئے باعث تمانیت ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات گرامی سے عقیدت کا ایک خوبصورت ہدیہ میرے برادر محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد ظہیر خان صاحب استاد شعبہ زولوجی، جامعہ کراچی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پیش کیا اور قبولیت عامہ اسے حاصل ہوئی اللہ تعالیٰ ان کی اس کاوش کو قبول فرمائے۔ آمین!

اس کتاب کی خاص بات یہ ہے کہ یہ کتاب محققین کے لئے بھی اور طلباء کے لئے بھی بیک وقت مفید ہے جس سے باآسانی استفادہ حاصل کیا جاسکتا ہے اس کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس کی زبان و بیاں اردو کے اعتبار سے آسان لیکن حوالوں کے اعتبار سے غیر متنازعہ اور طویل سیرت نگاری کے فن کو مختصر پیرائے میں اور آسان پیرائے میں بیان کر کے نوجوانوں کی عملی محبت کو اس میں اجاگر کیا گیا ہے۔

یقین سے میں یہ بات کہہ سکتا ہوں کہ اس کتاب کے مطالعہ سے سوشل سائنسز، اسلامک اسٹڈیز اور دیگر شعبہ جات کے احباب مکمل طور پر روحانی فضائل کے ساتھ ساتھ تاریخی حقائق کو بھی جان سکیں گے۔

اللہ تعالیٰ فاضلِ مفصل محترم پروفیسر ڈاکٹر محمد ظہیر خان صاحب کی زندگی میں برکت عطا فرمائے اور ان کے قلم سے اللہ اپنے حبیب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسیلے سے مزید کام لے۔ آمین

پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد قادری

IUCN Pakistan
Country Office
House No. 70-A
Main Nazimuddin Road
Sector F-7/4
Islamabad, Pakistan

Tel +92 (51) 2656991-7
Fax +92 (51) 2656998
cro.pk@iucn.org
www.iucn.org/pakistan

Professor Dr Zaheer Khan
President, The Scientific and
Cultural Society of Pakistan
B-7, Street 25, Model Colony,
Karachi

5 August, 2025

Subject: **Acknowledgement and Appreciation for the Book "Hayat-e-Tayyaba"**

Dear Professor Dr Zaheer Khan Sahib,

Greetings from IUCN Pakistan!

We are writing to formally acknowledge with sincere appreciation the receipt of your esteemed book titled "Hayat-e-Tayyaba." It is indeed an honour to receive such a meaningful and insightful contribution to Islamic literature.

Your thoughtful compilation and scholarly presentation of the blessed life of the Holy Prophet Muhammad (Peace Be Upon Him) in the form of this comprehensive volume is deeply commendable. The clarity of expression, depth of research, and reverence with which the subject matter has been handled reflect your academic dedication and spiritual sincerity.

We are confident that this valuable work will serve as a source of knowledge and inspiration for a wide range of readers, and we congratulate you on this significant accomplishment. We wish you continued success in your academic and literary pursuits.

Best Regards,

Mahmood Akhtar Cheema,
Country Representative, IUCN Pakistan

INTERNATIONAL UNION FOR CONSERVATION OF NATURE

Dr. Ihsan ul Haq
Professor

Department of Arabic
University of Karachi

تأثر

سرکار رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات گرامی اتنی اعلیٰ وارفع ہے۔ کہ ان کے حوالہ اور نسبت سے کی ہوئی کوئی کوشش رائیگاں نہیں جاتی۔ بلکہ صاحب کاوش و محنت کو بلندی و مقام عطا کرتی ہے۔ بقول شاعر کہ:

ما ان مدحت محمدا بمقالتي　　　ولكن مدحت مقالة بمحمد

"میں نے اپنے قول سے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف نہیں کی، بلکہ اپنے قول کو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے ذکر سے سجا لیا ہے۔"

ڈاکٹر محمد ظہیر خان (جوکہ بنیادی طور پر سائنسدان ہیں۔) نے بھی ذکر مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بحر بیکراں سے کچھ موتی اپنے لئے چنے ہیں۔ تاکہ ان کے درجات میں اضافہ ہو اور وہ دنیا وآخرت میں اس ذکر کی برکتوں سے فیض یاب ہوں۔

حیات طیبہ۔ کوئز بک اسی سلسلہ کی ایک کڑی ہے۔ اس کتاب میں ایک ہزار سے زائد متفرق معلومات اکٹھی کردی گئیں ہیں۔ حیات طیبہ سے متعلق معلومات عامہ کے مقابلوں میں حصّہ لینے والے طلبہ کے لئے یہ ایک نہایت مفید کتاب ہے۔ جو مستند کتب کے حوالہ جات سے مرتب کی گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ مؤلف کی اس کاوش کو قبول فرمائے اور اس میدان میں انہیں مزید محنت و کوشش کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

احسان الحق
۳۰ اپریل ۲۰۰۶

پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق
سابق صدر شعبۂ عربی و
ڈائریکٹر شیخ زید اسلامک سنٹر کراچی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض مؤلف (اشاعت ہفتم)

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت و فضیلت پر بے شمار کتابیں لکھی گئ ہیں اور جب تک دنیا باقی ہے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ بیان کئے جاتے رہیں گے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بے شمار اوصاف بیان کئے ہیں اور وما ارسلنٰك الا رحمةً اللعالمین (سورۃ الانبیاء آیت 107) میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اور ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ یعنی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ مبارک تمام جہانوں کے لئے سراپا رحمت ہے نہ صرف اس زمانہ کے لئے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث ہوئے اور نہ صرف ان لوگوں کے لئے جن کے سامنے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مبعوث فرمائے گئے بلکہ قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو رحمت اللعالمین بنا کر بھیجا گیا ہے۔ حیات طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسا عظیم موضوع ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ کے بارے میں دن رات بھی لکھا جائے تو اس موضوع کا حق ادا نہیں کیا جاسکتا۔

کوئز بک حیات طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پہلا ایڈیشن جنوری 1981ء میں شائع کیا گیا اور نومبر 2020 تک اس کے مزید 6 ایڈیشن شائع ہوئے۔ میں اللہ تعالیٰ کا انتہائی شکر گزار ہوں کہ اس سال ربیع الاوّل کے ماہ مبارک میں حیات طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتواں ایڈیشن شائع کیا جارہا ہے۔

میں عزت مآب جناب محمد کامران خان ٹیسوری صاحب، گورنر سندھ ، عزت مآب جناب سید مراد علی شاہ صاحب، وزیر اعلیٰ سندھ، پروفیسر ڈاکٹر محمد اقبال چوھدری صاحب اور پروفیسر ڈاکٹر خالد محمود عراقی صاحب کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے کوئز بک حیات طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتویں ایڈیشن کی اشاعت کے موقع پر اپنے پیغامات عنایت فرمائے۔

میں پروفیسر ڈاکٹر مجیب سہرائی صاحب، پروفیسر ڈاکٹر محمد احمد قادری صاحب اور جناب محمود اختر چیمہ صاحب کا تہہ دل سے شکر گزار ہوں کہ انہوں نے اس موقع پر اپنے گراں قدر تاثرات مرحمت فرمائے۔ ہماری جامعہ کراچی کے استاد پروفیسر ڈاکٹر احسان الحق صاحب (مرحوم) کے تاثرات بھی اس ایڈیشن میں شامل کئے گئے ہیں جوکہ انہوں نے اپریل 2006ء میں دیئے تھے۔

کتاب کی اشاعت سے پہلے پروف ریڈنگ بہت اہم مرحلہ ہوتا ہے، اس مرحلے میں ہمارے ساتھی مرحوم ڈاکٹر سید علی غالب، پروفیسر ڈاکٹر ناصرہ خاتون ، پروفیسر ڈاکٹر ریحانہ یاسمین اور میرے شاگردوں میں ڈاکٹر اقبال سعید خان، ڈاکٹر صائمہ صدیقی، ڈاکٹر غزالہ یاسمین، ڈاکٹر روحی کنول، ڈاکٹر عبیداللہ، ڈاکٹر محمد آصف اقبال، حنا فیصل اور ڈاکٹر عظمیٰ منظور نے بڑی محنت اور توجہ سے کام کیا جب کہ کتاب کا ٹائیٹل میری شاگرد حنا فیصل نے ڈیزائن کیا ہے اور ان کی تیکنیکی معاونت جناب شکیب احمد فاروقی نے کی جس کے لئے میں ان دونوں کا شکر گزار ہوں۔ کتاب کی کمپوزنگ رمیز راجہ، شاکر اورنعیم احمد صاحبان نے کی جبکہ اندرونی صفحات کی ترتیب اور کتاب کی اشاعت جناب آفتاب عالم، جناب ارشاد عالم صاحبان نے کی۔ اس کتاب کی ترتیب میں شروع سے آخرتک میری والدہ کی مدد اور دعائیں ساتھ رہیں، کتاب کے اندونی ٹائیٹل کے لئے میری اہلیہ صادقہ ظہیر نے رہنمائی کی۔ آسٹریلیا سے میرے بھائی محمد رئیس خان، مدینہ منورہ سے میرے چھوٹے بھائی ڈاکٹر محمد آصف خان اور میری چھوٹی بہن الماس سعید نے اشاعت کے سلسلے میں رہنمائی کی، میرے بیٹے علی محمد خان، بیٹی نداظہیر اورثناء ظہیر نے کمپوٹر پر سرچ کرنے میں مدد کی، اللہ تعالیٰ ان سب کی کاوشوں کو قبول فرمائے۔ آمین۔

بتدائی ایڈیشن میں میرے والدمحترم محمد سعید خان مرحوم اور چھوٹے بھائی محمد جاوید خان مرحوم نے میری معاوٗنت کی اللہ تعالیٰ انہیں اس کی جزائے خیراور درجات بلند فرمائے۔ پچھلے ایڈیشن کی تیاری

میں ہمارے عزیز دوست ڈاکٹر سید علی غالب صاحب پیش پیش تھے جون 2020ء میں ان کا انتقال ہو گیا اللہ تعالیٰ ان کی مغفرت فرمائے ، ان کی یہ علمی کوشش قبول فرمائے اور درجات بلند فرمائے۔ آمین۔

ہماری کوشش رہی ہے کہ اس کتاب میں کوئی غلطی نہ رہ جائے، مگر اس کے باوجود کمپوزنگ اور پروف ریڈنگ میں غلطی کا امکان ہوسکتا ہے اس سلسلہ میں قارئین اگر کوئی غلطی دیکھیں تو مطلع فرمائیں جس کے لئے ہم ان کے شکر گزار ہوں گے۔

دعا کیجئے کہ اللہ تعالیٰ میری اور ان تمام افراد کی کاوشوں کو جنہوں نے اس کتاب کے لئے کام کیا قبول فرمائے اور دنیا و آخرت میں اس کا اجر عطا فرمائے۔

آپ کی دعاؤں کا طالب

پروفیسر ڈاکٹر محمد ظہیر خان

12 ربیع الاوّل 1447ھ، 6 ستمبر 2025

پیش لفظ

ہماری حیات اجتماعی کی صحت وسلامتی اور ترقی وکامرانی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ نئی نسل اپنے تاریخی ورثے سے پوری طرح باخبر ہو اور خصوصیت کے ساتھ مطلعِ انوارِ ہدایت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرتِ طیبہ ﷺ اور اس کے متعلقات سے اس کو اتنی واقفیت ضرور ہو کہ اسلامی نہج پر فکر ونظر کی تشکیل ہو سکے اور آگہی کا یہ سرمایہ میدانِ عمل میں اس کے لئے شمعِ راہ بن سکے۔

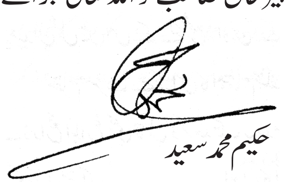
مقامِ مسرت ہے کہ اس کا اہتمام مختلف اداروں اور مختلف انجمنوں کی طرف سے آرہا ہے۔ ہمارے ذرائع ابلاغ بھی قابلِ ذکر حد تک یہ خدمت سرانجام دے رہے ہیں اور اس کے کچھ مفید ومثبت نتائج بھی سامنے آرہے ہیں۔ آج نوجوانوں کا ایک طبقہ سیرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق خزینہ معلومات تک رسائی حاصل کرنے کی خود بھی سعیٔ بلیغ کر رہا ہے اور اپنے دوسرے بھائیوں تک اسے پہنچانے کی مستحسن کوششوں میں بھی مصروف ہے۔

ایسے نوجوانوں میں عزیزِ گرامی جناب محمد ظہیر خان صاحب ایک امتیازی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس لئے کہ تعلیم وتعلم کے اعتبار سے ان کا تعلق سائنس سے ہے اور اس مضمون کی چند اچھی درسی کتابوں کے مصنف اور بعض سائنسی وثقافتی مجالس کے صدر بھی ہیں، لیکن ان کی کوشش اور خواہش یہ ہے کہ ان کے ہمرہانِ تیز گام سیرت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے متعلق بھی معلومات ومعارف کی اہم دولت سے بہرہ مند ہوجائیں، اس کا تازہ ثبوت زیرِ نظر تالیف ''حیاتِ طیبہ ﷺ'' ہے جو مفید اور معلومات آفریں ہونے کے ساتھ اختصار وایجاز کا نمونہ بھی ہے

بلاشبہ کتاب سیرت کے مطالعے سے بھی مقصد کا حصول ممکن ہے، لیکن ان سے استفادہ کے لئے زیادہ وقت اور یکسوئی کی ضرورت ہے، جب کہ ''حیاتِ طیبہ ﷺ'' کی خوبی اور ندرت یہ ہے کہ اس کے مؤلف نے ایک ہزار سے زیادہ ایسے جوابات فراہم کردیئے ہیں جن میں سوالات بھی پنہاں ہیں۔ اس طرزِ ترتیب سے موضوع کا احاطہ کرنے کی کوشش یقیناً قابلِ تحسین ہے۔

مؤلف نے قرآنِ حکیم کے بارے میں بھی اہم معلومات پیش کرکے کتاب کو قابلِ مطالعہ بنادیا ہے، امید ہے کہ شائقین اور معلوماتی مقابلے میں حصہ لینے والے طلبہ اس سے بہ طورِ خاص مستفید ہوں گے۔

میں دست بہ دعا ہوں کہ اس کتاب کے مؤلف جناب محمد ظہیر خاں صاحب کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائیں اور شرفِ قبولیت بخشیں۔ (آمین)



حکیم محمد سعید

اس کتاب کے ٹائیٹل اور اندرونی ٹائیٹل پر دی گئی قرآنی آیات اور ان کا ترجمہ

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ لِّمَنْ كَانَ يَرْجُوا اللّٰهَ وَالْيَوْمَ الْاٰخِرَ وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِيْرًا (21:33)

ترجمہ: یقیناً تمہارے ہر اس شخص کے لئے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بہترین اسوہ ہے جو اللہ اور روز آخرت کی اُمید رکھتا ہو اور اللہ کو بکثرت یاد کرتا ہو۔

مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ ط وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا (40:33)

ترجمہ: محمد ﷺ تمہارے مردوں میں سے کسی کے والد نہیں ہیں اور لیکن اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم النبیین ﷺ ہیں اور اللہ تعالیٰ ہر چیز کا علم رکھنے والے ہیں۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کی جالیوں پر تحریر شدہ کلمات

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْمَلِكُ الْحَقُّ الْمُبِيْنُ ط
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَادِقُ الْوَعْدِ الْاَمِيْنُ ط

اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بادشاہ ہے، برحق ہے، ہر چیز کو کھول کر بیان کرنے والا ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں جو کہ وعدے کے سچے اور امانت دار ہیں۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ
وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا صَلَّیۡتَ
عَلٰی اِبۡرَاہِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاہِیۡمَ
اِنَّكَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ؕ
اَللّٰھُمَّ بَارِکۡ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی
اٰلِ مُحَمَّدٍ کَمَا بَارَکۡتَ عَلٰی
اِبۡرَاہِیۡمَ وَعَلٰی اٰلِ اِبۡرَاہِیۡمَ
اِنَّكَ حَمِیۡدٌ مَّجِیۡدٌ ؕ

مُحَمَّد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبدِ مناف بن قصی بن کلاب بن مرہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر الملقّب بہ قریش بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیحہ بن مدرکہ بن مضر بن نزار بن صعد بن عدنان بن ادو بن ہمسیع بن سلامان بن عوص بن بوز بن قموال بن ابی بن عوام بن ناشد بن جزا بن بلاس بن یدلاف بن طانج بن جاحم بن ناحش بن ماخی بن عیفی بن عبقر بن عبید بن الدعا بن حمدان بن سنبر بن یثربی بن یحزن بن یلخن بن ارعوے بن عیضی بن دیشان بن عیصر بن عوص بن مقعر بن ناحث بن زارح بن سمی بن مزی بن عوض بن عبرام بن قیدار بن حضرت اسمعیل علیہ السلام بن حضرت ابراہیم علیہ السلام بن تارح بن نخور بن سروج بن رعو بن فلج بن عبر بن شلخ بن ارفکسد بن سام بن نوح علیہ السلام بن لمک بن متوسلح بن یونس علیہ السلام بن یارو بن محلل ایل بن قینان بن انوش بن شیث علیہ السلام بن آدم علیہ السلام

(بحوالہ: پہلے نبیؑ سے آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک، ص 364 ڈاکٹر شاہد مختار، شاہد پبلی کیشن، لاہور)

رسولِ کریم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت، پہلی وحی اور دیگر واقعات

۱۔ سیدنا محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ھاشم بن مناف بن قصّی بن کلاب ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔

۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا نے آپ کا نام محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور والدہ نے خواب میں فرشتے کی بشارت پاکر احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رکھا۔

۳۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اس اولاد سے ہیں جو ہاجرہ بی بی کے بطن سے ہوئی۔

۴۔ ہاجرہ بی بی بادشاہ مصر ’’رقیون‘‘ کی بیٹی تھیں۔

۵۔ اللہ تعالیٰ کے ہاں ہاجرہ بی بی کا ایسا درجہ ہے کہ خدا کے فرشتے ان کے سامنے آیا کرتے اور خدا کا پیغام پہنچایا کرتے تھے۔

۶۔ ہاجرہ بی بی کے فرزند کا نام حضرت اسمٰعیل علیہ السلام ہے۔

۷۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پہلوٹی بیٹے ہیں۔

۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام شروع میں ابرام تھا۔

۹۔ ابراہیم علیہ السلام کے معنی ’’قوموں کا باپ‘‘ کے ہیں۔

۱۰۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے زمزم کا چشمہ ظاہر کیا تھا۔

۱۱۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بارہ بیٹے دیئے تھے ان میں سے قیدار بہت مشہور ہیں۔تورات میں ان کا ذکر بکثرت آیا ہے۔

۱۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ ماجدہ کا نام حضرت آمنہ ہے۔

۱۳۔ حضرت آمنہ وہب کی بیٹی تھیں۔

۱۴۔ وہب قبیلہ بنو زہرہ کے سردار تھے۔ ان کا سلسلہ نسب فہرالملقب قریش کے ساتھ جاملتا ہے۔

۱۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم موسم بہار میں دو شنبہ ۱۲ ربیع الاوّل ۱ ؁ھ عام الفیل بمطابق ۲۲ اپریل ۵۷۱ ؁ء کو مکہ معظّمہ میں بعد از صبح صادق پیدا ہوئے۔
رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ ولادت میں مورخین میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ طبری خلدون نے ۱۲ اور ابوالفدا نے ۱۰ لکھی ہے۔ دو شنبہ کے دن پر سب نے اتفاق کیا ہے۔ تاریخ دول العرب والاسلام میں محمد طلعت عرب نے ۹ تاریخ کو صحیح قرار دیا ہے۔ بہرحال جدید تحقیق کے مطابق تاریخِ ولادت ۱۲ ربیع الاوّل ہی ہے۔

۱۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں دو شنبہ خاص اہمیت رکھتا ہے۔ ولادت، نبوت، ہجرت اور وفات سب دو شنبہ ہی کے دن ہوئی ہیں۔

۱۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے والدین کی اکلوتی اولاد تھے۔

۱۸۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد حضرت عبداللہ کا انتقال آپ کی پیدائش سے قبل ہوگیا تھا۔

۱۹۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب نے خود یتیمی کا زمانہ دیکھا تھا۔

۲۰۔ حضرت عبدالمطلب اپنے ۲۴ سال کے نوجوان پیارے فرزند عبداللہ کی اس یادگار کے پیدا ہونے کی خبر سنتے ہی گھر آئے اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خانہ کعبہ لے گئے اور دعا مانگ کر واپس لائے۔

۲۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے ساتویں دن حضرت عبدالمطلب نے قربانی کی اور تمام قریش کو دعوت دی۔

۲۲۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ کا دودھ سات دن تک پیا۔

۲۳۔ مکہ کے شرفاء کا یہ دستور تھا کہ وہ بچوں کو جبکہ وہ آٹھ دن کے ہوتے تھے دودھ پلانے والیوں کے سپرد کرکے کسی اچھی آب و ہوا کے مقام پر بھیج دیا کرتے تھے۔ اسی دستور کے مطابق رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حلیمہ سعدیہ کے سپرد کرکے قبیلہ ہوازن میں بھیج دیا گیا۔

۲۴۔ حضرت حلیمہ سعدیہ ہر چھٹے مہینے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت آمنہ اور دیگر اقرباء کو دکھا جاتی تھیں۔

۲۵۔ دو سال بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دودھ چھڑایا گیا۔

قبیلۂ بنی سعد ہی میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شقّ ِ صدر کا واقعہ پیش آیا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمرِ مبارک تین سال تھی [(بحوالہ ابنِ ہشام ۱/ ۱۶۴،۱۶۵) جب کہ مولانا صفی الرحمٰن نے الرحیق المختوم میں عمرِ مبارک چار/ پانچ سال لکھی ہے (صفحہ ۸۶)] ۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے ، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہء مبارک کو چاک کیا، دل کو نکال کر زمزم کے پانی سے دھویا اور پھر دوبارہ سینہء مبارک میں اپنی جگہ پر لوٹا دیا۔

۲۶۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چار سال کے ہوگئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی والدہ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے پاس بلالیا۔

۲۷۔ جب حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک چھ سال کی ہوئی تو آپ ﷺ کی والدہ کا انتقال ابواء کے مقام پر ہوا۔

۲۸۔ والدہ کے انتقال کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش اور نگرانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے اپنے ذمہ لے لی۔

۲۹۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر آٹھ سال ۱۰ دن ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب کا ۸۲ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔

۳۰۔ دادا کے انتقال کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرورش اور نگرانی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب نے اپنے ذمہ لے لی۔

۳۱۔ بارہ سال کی عمر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے چچا کے ساتھ ملک شام کے سفر پر گئے۔

۳۲۔ بصرہ میں بحیرا راہب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان لیا کہ نبی موعود یہی نوجوان ہے۔ اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا سے کہا کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہودیوں کے ملک نہ لے جاؤ۔

۳۳۔ بحیرا راہب کے کہنے پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا نے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو واپس بصرہ بھیج دیا۔

۳۴۔ جب نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جوان ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خیال تجارت کی طرف ہوا۔

۳۵۔ مکہ میں ایک بیوہ خاتون حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رہتی تھیں۔ وہ بہت مالدار تھیں۔ اپنا روپیہ تجارت میں لگائے رکھتی تھیں۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوبیاں اور اوصاف سن کر، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سچائی اور دیانت داری کا حال معلوم کر کے خود درخواست کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے روپیہ سے تجارت کریں۔

۳۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مال لے کر تجارت کو گئے، اس سفر میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا غلام میسرہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ تھا۔

۳۷۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے غلام میسرہ نے ان سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام خوبیوں کا ذکر کیا جو اس نے سفر کے دوران خود دیکھی تھیں۔

۳۸۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ان خوبیوں کا ذکر سن کر حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کی درخواست کی۔

۳۹۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر مبارک ۲۵ سال اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر ۴۰ سال تھی۔

۴۰۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح کے بعد ۲۵ سال تک زندہ رہیں۔

۴۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شادی میں حضرت ابو طالب نے بی بی خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حق مہر ۵۰۰ درہم ادا کیا۔

۴۲۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے شادی کے بعد بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سارا وقت خدا کی عبادت اور بنی آدم کی بہبود و خیر اندیشی میں پورا ہوا کرتا تھا۔

۴۳۔ انہی دنوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بہت سے قبیلوں کے سرداروں کو بے امنی، راستوں کا خطرناک ہونا اور مسافروں اور غریبوں پر زبردستوں کا ظلم بیان کرکے ان سب باتوں کی اصلاح کے لئے ایک انجمن قائم کی۔ جس میں بنو ہاشم، بنو المطلب، بنو احد، بنو زہرہ اور بنو تمیم شامل تھے۔

۴۴۔ اس انجمن کے ممبر درج ذیل عہد وقرار کرتے تھے۔

(۱) ہم ملک سے بے امنی دور کریں گے۔

(۲) ہم مسافروں کی حفاظت کیا کریں گے۔

(۳) ہم غریبوں کی امداد کرتے رہیں گے۔

(۴) ہم زبردست کو زیر دست پر ظلم سے روکا کریں گے۔

۴۵۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی نبوت کے زمانے میں بھی فرمایا کرتے تھے کہ اگر آج بھی کوئی اس انجمن کے نام سے کسی کو مدد کے لئے بلائے تو میں سب سے پہلے اس کی مدد کو تیار ہوں گا۔

۴۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر ۳۵ سال کی تھی جب قریش نے کعبہ کی عمارت کو از سرِنو تیار کیا۔ (کعبہ کی دیواریں سیلاب کی وجہ سے پھٹ گئی تھیں)۔

۴۷۔ خانہ کعبہ کی عمارت کی بحالی میں سب ہی لوگوں نے حصہ لیا مگر جب حجرِ اسود لگانے کا وقت آیا تو سخت اختلاف پیدا ہوگیا۔ یہ اختلاف چار دن تک چلتا رہا۔

۴۸۔ آخر کار یہ اختلاف اس وقت ختم ہوا جب ابو امیّہ بن مغیرہ نے جو اس وقت سب سے زیادہ عمر کے تھے یہ رائے دی کہ کل جو شخص سب سے پہلے حرم میں داخل ہوگا وہی اس کا فیصلہ کریگا۔

۴۹۔ دوسرے دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے حرم میں داخل ہوئے۔ اس موقع پر قریش کے لوگوں نے نعرہ لگایا:

یہ امین ہیں ہم ان سے راضی ہیں۔ (الرحیق المختوم صفحہ ۹۳)

۵۰۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایسی تدبیر کی کہ سب خوش ہوگئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک چادر بچھائی۔ اس پر حجرِ اسود رکھ دیا اور ہر قبیلے کے سردار سے کہا کہ وہ چادر کو پکڑ کر اٹھائیں، مطلوبہ بلندی تک لانے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے مبارک ہاتھوں سے حجرِ اسود کو نصب کر دیا۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی اولاد کا دستور تھا کہ میدان میں جس جگہ کو عبادت گاہ مقرر کرتے تھے وہاں پر ایک پتھر ستون کی طرح کھڑا کر دیتے تھے جیسا کہ اب بھی کھلی جگہ پر نماز پڑھتے ہوئے لوگ چھڑی گاڑ لیتے ہیں جس کو سترہ کہتے ہیں۔ حجر اسود بھی اسی قسم کا ایک پتھر ہے۔ اسکو کونے میں لگا دینے کے بعد خانہ کعبہ کا طواف شروع اور ختم اسی جگہ سے ہوتا ہے۔

ایک مرتبہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حجرِ اسود کو مخاطب کر کے کہا کہ ''تو ایک پتھر ہے نہ کسی کو نفع نہ ضرر دے سکتا ہے' میں اس لئے تجھے بوسہ دے رہا ہوں کہ میرے آقا علیہ السلام نے تجھے چوما تھا'' (صحیح بخاری)۔

۵۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر پانی اور ستو لے کر کئی کوس دور سنسان جگہ ''کوہِ حرا'' کے ایک غار میں عبادت کیا کرتے تھے۔

۵۲۔ کوہِ حرا کو اب جبلِ نور کہتے ہیں۔

۵۳۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر چالیس سال ایک دن ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی نازل ہوئی۔

۵۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی وحی ۹ ربیع الاوّل ۴۱ھ میلادی مطابق ۱۲ فروری ۶۱۰ء بروز دوشنبہ کو نازل ہوئی۔ (بعض مورخین نے ۲۱ رمضان بمطابق ۱۰ اگست ۶۱۰ء بھی لکھی ہے، الرحیق المختوم، ص ۹۷)

۵۵۔ پہلی وحی نازل ہونے کے بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے چچا زاد بھائی ورقہ بن نوفل کے پاس لے کر گئیں۔

۵۶۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی درخواست پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ورقہ بن نوفل کے سامنے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے آنے اور بات کرنے کا واقعہ بیان فرمایا۔

ورقہ بن نوفل فوراً بول اٹھے یہ وہ ناموس ہے جو موسیٰ علیہ السلام پر اترا تھا۔ کاش میں جوان ہوتا، کاش میں اس وقت تک زندہ رہتا جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قوم آپ کو نکال دے گی، کاش میں ہجرت تک زندہ رہوں اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمایاں خدمت کرسکوں۔

۵۷۔ ورقہ بن نوفل اس واقعہ کے چند دنوں بعد انتقال کر گئے۔

۵۸۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل ہونے والی سب سے پہلی قرآنی آیات

اِقۡرَاۡ بِاسۡمِ رَبِّکَ الَّذِیۡ خَلَقَ(۱)خَلَقَ الۡاِنۡسَانَ مِنۡ عَلَقٍ(۲)اِقۡرَاۡ وَرَبُّکَ الۡاَکۡرَمُ(۳)الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ(٤)عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ(٥)۔ سورۃ العلق (۵-۱)

ترجمہ: ''پڑھ اپنے پروردگار کے نام سے جس نے (سب کچھ) پیدا کیا۔ جس نے انسان کو خون کے لوتھڑے سے پیدا کیا۔ تو پڑھتا چلا جا۔ تیرا پروردگار تو بہت کرم والا ہے۔ جس نے قلم کے ذریعے تعلیم دی (جس نے) انسان کو وہ سب کچھ سکھایا جو وہ نہ جانتا تھا''۔

۵۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ دامن میں حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ وضو کیا۔

۶۰۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلی نماز حضرت جبرائیل علیہ السلام کے ساتھ کوہ دامن میں پڑھی۔

۶۱۔ تبلیغ کے پہلے دن مسلمان ہونے والے لوگوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (بیوی) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (چچا زاد بھائی عمر آٹھ سال) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ (دوست) اور حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ (صحابی) شامل تھے۔

۶۲۔ عورتوں میں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بعد، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیوی، حضرت ام الفضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا۔

۶۳۔ عورتوں میں حضرت ام الفضل رضی اللہ عنہا کے بعد حضرت اسما بنت عمیس رضی اللہ تعالیٰ عنہا، اسما بنت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور خواہر عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اسلام قبول کیا۔

۶۴۔ اسلام کی تعلیم کے ابتدائی دنوں میں مسلمان پہاڑ کی گھاٹی میں نماز ادا کرتے تھے۔

۶۵۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ حبشی تھے۔ امیہ بن خلف کے غلام تھے آپ پر طرح طرح کے ظلم کیئے گئے، آپ ان سب حالتوں میں احد احد کے نعرے لگاتے تھے۔

۶۶۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خرید کر آزاد کیا۔

۶۷۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۲۰ ھ میں دمشق میں ۶۳ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۶۸۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی ماں نے اسلام لانے کے جرم میں گھر سے نکال دیا تھا۔

۶۹۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ احد میں شہید ہوئے۔

۷۰۔ تاریخِ اسلام کی پہلی ہجرت رجب ۵ نبوی میں حبشہ کی جانب ہوئی۔

۷۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اجازت سے حبشہ کی طرف ۱۲ مردوں اور ۴ عورتوں نے رات کی تاریکی میں بندرگارہ شعیبہ سے جہاز کے ذریعے ہجرت کی۔

۷۲۔ ہجرت کرنے والے اس مختصر قافلے کے سردار حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ سیدہ رقیہ بنتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان کے ہمراہ تھیں۔

۷۳۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں فرمایا کہ لوط علیہ السلام اور ابراہیم علیہ السلام کے بعد یہ پہلا جوڑا ہے جنہوں نے خدا کی راہ میں ہجرت کی ہے۔

۷۴۔ حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والے دوسرے قافلے میں ۸۳ مرد اور ۱۸ عورتیں شامل تھے۔ (یہ دوسری ہجرت حبشہ کہلاتی ہے، الرحیق المختوم)

۷۵۔ حبشہ کی جانب ہجرت کرنے والے قافلے میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی شامل تھے۔

۷۶۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تقریر کی۔

۷۷۔ نجاشی کے دربار میں حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ مریم کی تلاوت کی۔

۷۸۔ سورۂ مریم سن کر نجاشی رونے لگا اس نے کہا کہ ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو وہی رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کی خبر یسوع مسیح علیہ السلام نے دی تھی اللہ کا شکر ہے کہ مجھے اس رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ ملا''۔

۷۹۔ نبوت کے چھٹے سال حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلام قبول کیا۔

۸۰۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا تھے۔

۸۱۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلمان ہونے کے تین دن بعد حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے۔

۸۲۔ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت دلیر اور بہادر تھے۔ قریش کی طرف سے بیرونی ممالک کی سفارت کا کام ان ہی کے ذمہ تھا۔

۸۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ایمان لانے کے بعد مسلمان خانہ کعبہ میں جا کر نماز ادا کرنے لگے۔

۸۴۔ ۱۰ھ نبوت میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوا۔

۸۵۔ حضرت ابو طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد تھے۔

۸۶۔ ۱۰ھ نبوت میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کے انتقال کے تین دن بعد حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی انتقال ہوگیا۔

۸۷۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے طائف سے واپسی پر فرمایا ''میں ان لوگوں کی تباہی کے لئے کیوں دعا کروں۔ اگر یہ لوگ خدا پر ایمان نہیں لاتے تو کیا ہوا، امید ہے کہ آئندہ نسلیں ضرور ایک خدا پر ایمان لانے والی ہوں گی''۔

واقعہ معراج

۸۸۔ ۲۷ رجب ؁۱۰ نبوت کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر تشریف لے گئے۔(علامہ منصور پوری)

۸۹۔ بعض روایات کے مطابق واقعہ معراج مکی زندگی کے آخری دور کا ہے ہجرت سے ایک سال پہلے یعنی نبوت کے بارھویں/ تیرھویں سال (الرحیق المختوم ،ص ۱۹۷)

۹۰۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد الحرام سے بیت المقدس تک تشریف لے گئے۔ وہاں پر امام بن کر جماعت الانبیاء کو نماز پڑھائی۔

۹۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم معراج پر اپنی چچا زاد بہن حضرت امّ ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر سے تشریف لے گئے تھے۔

۹۲۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد واقعہ معراج وقوع پذیر ہوا۔

۹۳۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج کا حال سب سے پہلے حضرت ام ھانی رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے بیان فرمایا۔

۹۴۔ معراج کے وقت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

۹۵۔ شب معراج کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسرے آسمان پر حضرت یحیٰی علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

۹۶۔ معراج کے وقت تیسرے آسمان پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات حضرت یوسف علیہ السلام سے ہوئی۔

۹۷۔ شب معراج کو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام سے ملاقات ہوئی۔

۹۸۔ پانچویں آسمان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات حضرت ہارون علیہ السلام سے ہوئی۔

۹۹۔ چھٹے آسمان پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ہوئی۔

۱۰۰۔ ساتویں آسمان پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ملاقات حضرت ابراھیم علیہ السلام سے ہوئی۔

۱۰۱۔ واقعہ معراج کا ذکر قرآن مجید کے پندرھویں پارے میں آیا ہے۔
(سورۃ بنی اسرائیل۔ آیت نمبر ۱)۔

۱۰۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب معراج پر تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کی عمر مبارک ۵۰ سال تھی۔

۱۰۳۔ سفر معراج کے دوران ''سدرۃ المنتہیٰ'' وہ مقام ہے جہاں آگے جانے سے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے معذوری ظاہر کی تھی۔

۱۰۴۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر معراج کے دوران جہاں بُرّاق کو باندھا اور اندر تشریف لے گئے اس جگہ کو ''ابراق'' کہتے ہیں۔

۱۰۵۔ پانچ نمازیں معراج کے وقت فرض کی گئیں۔ ان پانچ نمازوں کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہے۔

۱۰۶۔ شب معراج کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ایک برتن میں دودھ پیش کیا گیا اور دوسرے برتن میں شراب پیش کی گئی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دودھ کو پسند فرمایا۔

۱۰۷۔ معراج پر جاتے ہوئے حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہء مبارک کو چاک کیا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلب کو زمزم کے پانی سے دھویا۔

۱۰۸۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ مبارک آپ ﷺ کو آسمان پر لے جانے سے قبل چاک کیا۔

۱۰۹۔ ''یہ نوجوان نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے بعد دنیا میں آیا۔ اس کی امت میری امت سے کہیں زیادہ تعداد میں جنت میں داخل ہوگی''۔ یہ الفاظ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے واقعہ معراج کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ کر کہے تھے۔

۱۱۰۔ سدرۃ المنتہیٰ (بیری کا درخت) فرشتوں کی آخری حد ہے۔

۱۱۱۔ سدرۃ المنتہیٰ سے احکام خداوندی اترتے اور چڑھتے ہیں۔

۱۱۲۔ سدرۃ المنتہیٰ کے پتے ہاتھی کے کان کے برابر ہیں۔ یہ درخت جنت میں لگا ہوا ہے۔

۱۱۳۔ واقعہ معراج کے وقت سدرۃ المنتہیٰ پر حضرت جبرائیل علیہ السلام اپنی اصلی صورت میں ظاہر ہوئے۔

۱۱۴۔ واقعہ معراج کے وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سدرۃ المنتہیٰ کے بعد بیت المعمور پر پہنچے۔

۱۱۵۔ ''بیت المعمور'' پر ہر روز ۷۰ ہزار فرشتے عبادت کے لئے (زندگی میں صرف ایک مرتبہ) آتے ہیں۔

۱۱۶۔ معراج پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین انعامات اللہ تعالیٰ کی طرف سے بطور عطیات مرحمت کئے گئے۔

۱۱۷۔ تین انعامات یہ ہیں۔

(۱) سورہ البقرہ کی آخری آیتیں۔

(۲) اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا کہ امت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ سب لوگ جو شرک نہیں کریں گے۔ آخر کار بخشے جائیں گے۔

(۳) پچاس کے بجائے پانچ نمازیں فرض کی گئیں جن کا ثواب پچاس نمازوں کے برابر ہوگا۔

۱۱۸۔ مکہ سے بیت المقدس کے سفر کو اسراء اور وہاں سے اوپر سدرۃ المنتہیٰ تک جانے کو معراج کہتے ہیں۔

۱۱۹۔ قرآن پاک میں سورہ نجم میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سدرۃ المنتہیٰ تک جانے کا ذکر موجود ہے۔

۱۲۰۔ واقعۂ معراج کے موقع پر اللہ تعالیٰ کے دربار میں رسولِ کریم ﷺ اور اللہ تعالیٰ کے درمیان دو کمانوں کے برابر یا اس سے بھی کم فاصلہ رہ گیا تھا۔ (بحوالہ الرحیق المختوم صفحہ ۱۹۹)

۱۲۱۔ حوضِ کوثر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے معراج کے وقت آسمان پر دیکھا۔

مکّہ سے مدینہ منورہ ہجرت

۱۲۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے مدینہ ہجرت کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بستر پر سونے کا کہہ کر ۲۷ صفر ۱۳ھ نبوت بمطابق ۱۲۔۱۳ ستمبر ۶۲۲ء کو اپنے دوست حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر پہنچے۔

۱۲۳۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ یٰسین کی تلاوت کرتے ہوئے روانہ ہوئے۔

۱۲۴۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی شب کی تاریکی میں غار ثور کی جانب روانہ ہوئے۔

۱۲۵۔ غار ثور مکہ سے چار تا پانچ میل کے فاصلے پر واقع ہے۔

۱۲۶۔ غار ثور پہنچ کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے غار کے اندر گئے اور اپنے تن کے کپڑے پھاڑ پھاڑ کر غار کو صاف کیا اور غار کے سوراخ بند کئے۔ پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اندر تشریف لائے۔

۱۲۷۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تین روز تک غار ثور میں رہے۔

۱۲۸۔ غار ثور میں اسماء بنت ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھر سے روٹی لے کر آتی تھیں۔

۱۲۹۔ غار ثور میں قیام کے دوران قریش کی سرگرمیوں کی اطلاع رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے حضرت عبداللہ بن ابو بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہنچاتے تھے۔

۱۳۰۔ غار ثورِ میں عامر بن فہیرہ جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بھائی کے غلام تھے جن کے پاس حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ریوڑ تھا، وہاں بکریاں لے آتے تھے، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ضرورت کے مطابق ان سے دودھ لے لیا کرتے تھے۔

۱۳۱۔ غار ثور میں چوتھی شب حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر سے دو اونٹنیاں لائی گئیں جنہیں خاص طور پر سفر کے لئے تیار کیا گیا تھا۔

۱۳۲۔ ایک اونٹنی پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سوار ہوئے۔

۱۳۳۔ دوسری اونٹنی پر عامر بن فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط رضی اللہ تعالیٰ عنہما سوار ہوئے۔ان دونوں کو راستہ بتانے کے لئے رکھا گیا تھا۔

۱۳۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ بمطابق ۱۶ ستمبر ۶۲۲ء کو مدینہ کی جانب روانہ ہوئے۔

۱۳۵۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت کرتے وقت درمیانی راستہ چھوڑ کر سمندر کے کنارے کنارے چلنا شروع کیا۔

۱۳۶۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رابغ کے ساحل بحر سے گزر رہے تھے اس وقت سراقہ بن مالک بن جعشم نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعاقب کیا۔

۱۳۷۔ سراقہ بن جعشم اپنی گھوڑی عوذ پر سوار ہو کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تعاقب کر رہا تھا۔ جب اس کی نظر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پڑی تو سمجھا کہ وہ کامیاب ہوگیا ہے اتنے میں اس کی گھوڑی گھٹنوں کے بل گری۔

۱۳۸۔ سراقہ دوبارہ گھوڑی پر سوار ہوا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت قرآن کریم کی تلاوت فرمارہے تھے۔آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دشمن کے قریب ہونے کی اطلاع دی گئی۔ اس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ”الٰہی ہمیں اس کے شر سے بچا“ ادھر یہ الفاظ آپ کی زبان سے ادا ہوئے ادھر گھوڑی کے قوائم زمین میں دھنس گئے۔

۱۳۹۔ اس موقع پر سراقہ سمجھ گیا کہ اس پر اللہ تعالیٰ کا عذاب نازل ہو رہا ہے۔ اس نے عاجزانہ الفاظ میں جان کی امان مانگی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کو امان دے دی۔

۱۴۰۔ سراقہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کہا کہ اب میں ہر حملہ آور کو پیچھے ہی روکتا رہوں گا۔

۱۴۱۔ سراقہ اس واقعے کے بعد مسلمان ہوئے۔

۱۴۲۔ غار ثور سے روانہ ہونے کے بعد پہلے ہی دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، عامر بن فہیرہ اور عبداللہ بن اریقط کا گزر خیمہ ام معبد پر ہوا۔ یہ عورت قوم خزاعہ سے تعلق رکھتی تھی مسافروں کی خبر گیری اور ان کی تواضع کے لئے بہت مشہور تھی۔

۱۴۳۔ ام معبد کے پاس ایک کمزور بکری تھی جو دودھ بھی نہیں دیتی تھی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اجازت لے کر بسم اللہ پڑھ کر بکری کے تھنوں کو ہاتھ لگایا۔ خدا کی قدرت کہ دودھ کثیر مقدار میں نکلا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود پیا اپنے ساتھیوں کو پلایا اور تیسری مرتبہ ام معبد کے لئے چھوڑا۔

۱۴۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مدینہ جاتے ہوئے بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے یہ اپنی قوم کے سردار تھے۔

۱۴۵۔ قریش نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی گرفتاری پر ایک سو اونٹ انعام دینے کا اعلان کیا تھا۔ بریدہ اسی انعام کو حاصل کرنے کے لئے نکلا تھا۔

۱۴۶۔ بریدہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ملا اور بات کی تو اپنے ۷۰ ساتھیوں سمیت مسلمان ہوگیا۔

۱۴۷۔ مسلمان ہونے کے بعد بریدہ نے اپنی پگڑی اتار کر نیزے پر باندھ لی۔ جس کا سفید حصہ ہوا میں لہراتا ہوا اور یہ کہتا ہوا کہ امن کا بادشاہ، صلح کا حامی، دنیا کو عدالت و انصاف سے بھر پور کرنے والا تشریف لا رہا ہے، چلنے لگا۔

۱۴۸۔ راستے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملے یہ شام سے آرہے تھے۔ مسلمانوں کا تجارتی گروپ ان کے ساتھ تھا۔ انہوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سفید پارچہ جات پیش کئے۔

۱۴۹۔ ۸ ربیع الاوّل ۱۳ نبوت بروز دوشنبہ بمطابق ۲۳ ستمبر ۶۲۲ء کو رسول کریم ﷺ قبا پہنچے۔

۱۵۰۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قبا میں قیام کے دوران ایک مسجد کی بنیاد رکھی۔

۱۵۱۔ قبا ہی میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ سے پیادہ سفر کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پہنچے۔

۱۵۲۔ ۱۲ ربیع الاوّل ۱ھ کو جمعہ کا دن تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبا سے بنی سالم کے گھروں تک پہنچے۔ اس درمیان میں جمعہ کا وقت ہوگیا۔

۱۵۳۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہاں پر سو (۱۰۰) آدمیوں کے ساتھ جمعہ پڑھا یہ اسلام کا پہلا جمعہ تھا (باقاعدہ طور پر جمعہ کی پہلی نماز ادا کی گئی)۔

۱۵۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز جمعہ سے فارغ ہوکر یثرب کی جنوبی جانب سے شہر میں داخل ہوئے۔ اسی دن سے شہر کا نام مدینہ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوگیا۔

۱۵۵۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۲ ربیع الاول ۱ھ کو جمعہ کا پہلا خطبہ دیا۔

۱۵۶۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ میں داخل ہوئے تو عیسوی کیلنڈر کے مطابق تاریخ ۲۷ ستمبر ۶۲۲ء تھی۔ (بحوالہ: الرحیق المختوم)

۱۵۷۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب مدینہ تشریف لائے تو اس وقت انصار کی معصوم بچیاں یہ اشعار پڑھ رہی تھیں۔

ترجمہ:

ان پہاڑوں سے جو ہیں سوئے جنوب
چودھویں کا چاند ہے ہم پر چڑھا
کیسا عمدہ دین اور تعلیم ہے
شکر واجب ہے ہمیں اللہ کا
ہے اطاعت فرض تیرے حکم کی
بھیجنے والا ہے تیرا کبریا

۱۵۸۔ مکہ میں صرف قوم قریش تھی۔ اور ان کا مذہب بت پرستی تھا۔

۱۵۹۔ مدینہ میں مختلف اقوام اور مذاہب کے لوگ رہتے تھے۔ یہاں پر بت پرست، یہودی اور بہت کم تعداد میں عیسائی بھی رہتے تھے۔

۱۶۰۔ قریش مکہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایسی دشمنی تھی کہ آپ کے وطن چھوڑ کر جانے کے بعد بھی انہیں چین نہ آیا۔ ربیع الاوّل ۲ھ میں مسلمانوں پر پہلا حملہ کیا۔ یہ حملہ اسطرح کا تھا کہ ''قریش کی طرف سے ایک شخص کرز بن جابر الفہری مدینہ پہنچا اور مدینہ والوں کے مویشی لوٹ کر لے گیا''۔ اصل مقصد مدینہ والوں کی اپنی طاقت دکھانا تھا۔

نوٹ: الرحیق المختوم میں ہجرت کی تاریخ ۲۷ صفر ۱۴ نبوت دی گئی ہے۔ اگر سنہ کی ابتدا اسی مہینے سے کریں جس میں رسول کریم ﷺ کو نبوت عطا فرمائی گئی تو یہ ۱۳ نبوت کا سال ہی ہوگا۔ بعض مورخین نے سنہ کا آغاز محرم سے مانا ہے، جبکہ رحمۃ للعالمین (۱/۹۵) میں سنہ کی ابتدا نبوت کے ماہ سے شمار کی گئی ہے۔

غزوۂ بدر

۱۶۱۔ غزوۂ بدر کے لئے مسلمانوں کا لشکر ۱۲ رمضان ۲ھ کو مدینہ سے روانہ ہوا۔

۱۶۲۔ غزوۂ بدر ۱۷ رمضان ۲ھ مطابق ۱۶ مارچ ۶۲۴ء کو شروع ہوا۔

۱۶۳۔ غزوۂ بدر جمعہ کے دن شروع ہوا۔

۱۶۴۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کے پاس صرف دو گھوڑے اور ۶۰ اونٹ تھے۔

۱۶۵۔ غزوۂ بدر میں انصار کی تعداد ۲۳۱ تھی۔

۱۶۶۔ غزوۂ بدر میں مہاجرین کی تعداد ۸۳ تھی۔

۱۶۷۔ غزوۂ بدر میں اسلامی لشکر ۳۱۴ صحابہ پر مشتمل تھا (بحوالہ نقش سیرت صفحہ نمبر ۴۱۰)، (رحمتہ للعالمین جلد اول میں صفحہ نمبر ۱۰۴ پر قاضی محمد سلیمان سلمان منصوری پوری نے اسلامی لشکر میں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ اجمعین کی تعداد ۳۱۳ لکھی ہے)۔

۱۶۸۔ غزوۂ بدر کا معرکہ مسلمانوں اور مشرکین کا سب سے پہلا مسلح ٹکراؤ اور فیصلہ کن معرکہ تھا جس میں مسلمانوں کو فتح مبین حاصل ہوئی۔

۱۶۹۔ اس غزوۂ سے پہلے آپ ﷺ نے مسلمانوں کی فتح کے لئے اللہ کے حضور گڑگڑا کر دعا فرمائی۔

ترجمہ: ''اے اللہ اگر آج یہ گروہ ہلاک ہوگیا تو تیری عبادت نہ کی جائے گی۔ اے اللہ اگر تو چاہے تو آج کے بعد تیری عبادت کبھی نہ کی جائے''۔(الرحیق المختوم صفحہ۔ ۲۹۶)

آپ ﷺ نے خوب تضّرع کے ساتھ دعا فرمائی جس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو وحی کی۔

ترجمہ: ''میں تمہارے ساتھ ہوں۔ تم اہل ایمان کے قدم جماؤ میں کافروں کے دل میں رعب ڈال دوں گا''۔ (سورۃ الانفال۔ آیت نمبر ۱۲)

۱۷۰۔ غزوۂ بدر میں چودہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے جامِ شہادت نوش کیا۔

۱۷۱۔ غزوۂ بدر میں موسم نے بھی مسلمانوں کا ساتھ دیا یعنی بارش ہوئی جس سے مسلمانوں کی طرف زمین ہموار ہوگئی جب کہ قریش کی طرف کیچڑ ہوگئی۔

۱۷۲۔ غزوۂ بدر میں قریش کے ستر آدمی مارے گئے۔

۱۷۳۔ غزوۂ بدر میں سب سے بڑی اور اہم کامیابی کی وجہ یہ تھی کہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کی مدد کی۔ کفار کو مسلمانوں کی تعداد زیادہ نظر آنے لگی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ ترجمہ :"میں ایک ہزار فرشتوں سے تمہاری مدد کروں گا۔ جو آگے پیچھے آئیں گے" (سورۃ الانفال ۹)۔

۱۷۴۔ غزوۂ بدر میں ۷۲ قیدیوں میں سے ستر قیدیوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جرمانہ لے کر آزاد کر دیا تھا۔

۱۷۵۔ غزوۂ بدر کے دو قیدیوں عقبہ بن ابی معیط اور نضر بن حارث کو قتل کرایا گیا۔

۱۷۶۔ غزوۂ بدر میں لشکر نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پرچم حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے تیار کیا تھا۔

۱۷۷۔ غزوۂ بدر میں مسلمانوں کی طرف سے تین جھنڈے لہرائے گئے۔

۱۷۸۔ غزوۂ بدر میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دو تلواروں سے لڑے تھے۔

۱۷۹۔ ابو جہل غزوہ بدر میں مارا گیا۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ابو جہل کا سر کاٹ کر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں پیش کیا۔ اس موقع پر رسول کریم ﷺ نے فرمایا " اللہ اکبر ، تمام حمد اللہ کے لئے ہے جس نے اپنا وعدہ سچ کر دکھایا، اپنے بندے کی مدد فرمائی، اور تنہا سارے گروہوں کو شکست دی" (بحوالہ : الرحیق المختوم،ص ۳۰۲)

۱۸۰۔ غزوہ بدر میں مہجع بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سب سے پہلے شہید ہوئے۔

۱۸۱۔ مہجع بن صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے آزاد کردہ غلام تھے۔

۱۸۲۔ غزوہ بدر میں شکست کے بعد ابو سفیان نے قسم کھائی کہ جب تک مقتولین کا انتقام نہ لوں گا نہ سر میں تیل ڈالوں گا اور نہ غسل کروں گا۔

غزوۂ السویق

۱۸۳۔ ابوسفیان غزوہ بدر کے تین ماہ بعد ذی الحجہ ۲ھ میں دوسو سواروں کو لے کر مکہ سے نکلا۔ مدینہ کے قریب پہنچا تو سواروں کو باہر چھوڑ کر رات کی تاریکی میں خود مدینے کے اندر آیا۔

۱۸۴۔ ابوسفیان نے مدینے کے ایک انصاری کے کھیت کو آگ لگا دی، ایک انصاری اور ان کے ساتھی کو قتل کر کے واپس چلا گیا۔

۱۸۵۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب علم ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دوسو صحابہ کو ساتھ لیا اور قرقرۃ الکدر تک تعاقب کیا۔

۱۸۶۔ اس غزوہ کو غزوۂ سویق یا غزوۂ قرقرۃ الکدر کہتے ہیں۔

۱۸۷۔ ابوسفیان کے سوار ستو کی تھیلیاں اپنے ساتھ لائے تھے وہ اتنی جلدی میں تھے کہ ستو کی تھیلیاں جو اپنے ساتھ لائے تھے انہیں راستے میں گراتے گئے۔ اسی لئے اس غزوہ کا نام غزوۂ السویق بھی مشہور ہوا کیوں کہ سویق کے معنی ستو ہے۔

غزوۂ احد

۱۸۸۔ غزوۂ احد ۷ شوال ۳ھ بمطابق ۲۳ مارچ ۶۲۵ء کو شروع ہوا
(بحوالہ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد اوّل)

۱۸۹۔ بعض کتابوں میں غزوۂ احد ۶ شوال ۳ھ کو شروع ہوا لکھا ہے۔ لیکن ۷ شوال زیادہ صحیح مانی جاتی ہے۔

۱۹۰۔ غزوۂ احد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رائے یہ تھی کہ مدینہ کے اندر ہی رہ کر کفار کا مقابلہ کیا جائے۔

۱۹۱۔ غزوۂ احد میں اکثریت کی رائے یہ تھی کہ مدینہ سے باہر نکل کر احد کے مقام پر مقابلہ کیا جائے۔ چنانچہ کثرت رائے پر فیصلہ ہوا۔

۱۹۲۔ احد کے سرخ پہاڑ مدینہ سے تین کوس کے فاصلے پر ہیں۔

۱۹۳۔ غزوۂ احد کے لشکر میں ایک ہزار مرد تھے۔ لیکن عین موقع پر عبداللہ بن ابی بن سلول جو بدر کے موقع پر مسلمان ہوا تھا لیکن سچے دل سے اسلام کو نہیں مانتا تھا اپنے تین سو ساتھیوں کو لے کر علیحدہ ہو گیا۔

۱۹۴۔ غزوۂ احد میں سات سو مسلمانوں نے حصہ لیا۔

۱۹۵۔ غزوہ احد میں حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان دستوں کی کمان سونپی گئی جو زرہ پوش نہ تھے۔

۱۹۶۔ حضرت عبداللہ بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیر اندازوں کے دستوں کا افسر بنا کر احد کے ایک درہ پر متعین کیا گیا تھا۔ خاص طور پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں حکم دیا تھا کہ وہ کسی بھی حالت میں یہ درہ نہیں چھوڑیں۔ لیکن ان تیر اندازوں نے بغیر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم کے یہ درّہ چھوڑ دیا جس کی وجہ سے اس جنگ میں مسلمانوں کو کافی نقصان اٹھانا پڑا۔

۱۹۷۔ غزوہ احد میں ستر صحابہ شہید ہوئے۔

۱۹۸۔ غزوہ احد میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشابہ تھے شہید ہوگئے۔

۱۹۹۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہونے کی وجہ سے مسلمانوں میں یہ خبر پھیل گئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہادت پائی ہے۔

۲۰۰۔ یہ خبر سن کر بہت سے مسلمانوں نے اپنی تلواریں یہ کہہ کر پھینک دیں کہ اب لڑنے کا کیا فائدہ۔

۲۰۱۔ حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کی خبر سن کر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ اب ان کے بعد زندہ رہ کر کیا کریں گے۔ جس کام کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جان دی ہے تم بھی دے دو۔ یہ کہہ کر آگے بڑھے اور حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا کہ ہمیں احد کے پاس جنت کی خوشبو آرہی ہے۔ اس کے بعد لڑتے لڑتے شہید ہوگئے۔

۲۰۲۔ کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کی خبر سننے کے بعد سب سے پہلے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا اور بلند آواز سے مسلمانوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کی نوید سنائی۔

۲۰۳۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لڑائی کا رخ دیکھ کر پہاڑی پر تشریف لے گئے تھے جہاں صحابہ کرامؓ دشمنوں پر تیروں اور پتھروں کی بارش کررہے تھے۔

۲۰۴۔ دشمنوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پتھر پھینکے ابن قیمّہ کے پتھر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی زخمی ہوئی۔

۲۰۵۔ ابن ہشام کے پتھر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بازو زخمی ہوا۔

۲۰۶۔ عتبہ کے پتھر سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار دندانِ مبارک شہید ہوئے۔

۲۰۷۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جب چہرہ مبارک زخمی ہوا تو اس وقت زخم دھونے کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لائے تھے۔

۲۰۸۔ اس موقع پر حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زخموں کو دھویا۔

۲۰۹۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشانی کے خون کو روکنے کے لئے چٹائی جلا کر اس کی راکھ بھری گئی۔

۲۱۰۔ غزوۂ احد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جام شہادت نوش کیا۔

۲۱۱۔ ابوسفیان کی بیوی ہندہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ کا کلیجہ نکال کر چبا لیا تھا۔

۲۱۲۔ جنگ کے بعد حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بہن حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھائی کی لاش کو دیکھنے آئیں۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی ماں کو دور ہی سے روکا۔ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا کہ مجھے معلوم ہے کہ میرے بھائی کی لاش بگاڑی گئی ہے اور بے حرمتی کی گئی ہے لیکن یہ تو ہمارے لئے فخر کا مقام ہے۔ بیٹا میں نہ روؤں گی نہ چلاؤں گی۔ صرف دعا پڑھ کر چلی جاؤں گی۔

۲۱۳۔ جنگِ احد میں حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو مدینہ میں بطور معلم آئے تھے اور جن کے وعظ سے اوس وخزرج کے قبیلے مسلمان ہوئے تھے شہید ہوئے۔

۲۱۴۔ غزوۂ احد میں حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف آنے والے تیر روکے جس کی وجہ سے ان کا ہاتھ ہمیشہ کے لئے شل ہوگیا تھا۔

۲۱۵۔ ''خدا جانتا ہے کہ میں تو یہ بھی پسند نہیں کرتا کہ میری جان بچ جانے کے لئے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاؤں میں کانٹا بھی لگے'' یہ الفاظ حضرت خبیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس وقت کہے جب کہ ظالم قریش کے لوگ ان کا جگر چھید رہے تھے۔

۲۱۶۔ جنگ احد میں حضرت عمار بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے۔ جان دیتے وقت آپ نے اپنے رخسار رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تلووں سے لگا دیئے تھے۔

۲۱۷۔ غزوۂ احد میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور اُم سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہا زخمیوں کو پانی پلاتی تھیں۔

۲۱۸۔ جنگِ احد میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حفاظت کے لئے حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پہنچ گئی تھیں جو مشرک آپ کی طرف بڑھتا تھا آپ اس کو تیر اور تلوار کے ذریعہ روکتی تھیں۔

۲۱۹۔ غزوۂ احد میں حضرت ام عمارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ایک شانہ ابن قیمہ کی تلوار سے زخمی ہوگیا تھا۔

۲۲۰۔ غزوۂ احد کے اختتام پر قریش کی عورتوں نے مسلمان شہداء کے ناک اور کان کاٹ دیئے تھے۔

۲۲۱۔ جنگ احد میں حضرت انس بن نضر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیکھا کہ چند بہادر مسلمان ہتھیار پھینک کر مغموم بیٹھے ہوئے ہیں انہوں نے پوچھا کہ کیا حال ہے۔ انہوں نے جواب دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شہید ہوگئے ہیں۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جوش سے کہا آؤ جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جان دی ہے ہم بھی اسی کام میں اپنی زندگی کا خاتمہ کردیں۔ اب زندہ رہ کر کیا کریں گے۔

۲۲۲۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نہایت بہادری سے لڑے اور ستر زخم کھانے کے بعد شہید ہوئے۔

۲۲۳۔ جنگ احد کے ختم ہونے پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلاش میں آدمی بھیجے۔ انہوں نے ایک جگہ پر دیکھا کہ حضرت سعد بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ زخمی پڑے ہوئے دَم توڑ رہے ہیں صحابہ نے پوچھا کیا حال ہے۔ حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ تم مجھے مردہ سمجھو۔ لیکن مہربانی کرکے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں میرا سلام عرض کردینا اور میری طرف سے یہ بھی گزارش کرنا کہ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو وہ بہترین جزا عطا فرمائے جو کسی بھی نبی کو کسی امت کی ہدایت پر نہ دی گئی ہو۔ قوم کو میری طرف سے کہہ دینا کہ جب تک ایک جھپکنے والی آنکھ تم میں سے باقی رہے۔ اس وقت اگر دشمن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تک پہنچ گیا تو اللہ تعالیٰ کے حضور میں تم کوئی عذر پیش نہ کرسکو گے۔ یہ کہہ کر آپ کی سانس بند ہوگئی۔

۲۲۴۔ اسی جنگ میں بنو دینار کی ایک عورت بھی جس کا باپ، بھائی اور شوہر اس جنگ میں شہید ہوگئے تھے کہتی تھی کہ مجھے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں بتاؤ۔ لوگوں نے کہا کہ بفضلِ خدا وہ خیریت سے ہیں۔ کہا کہ مجھے دکھاؤ۔ جب دور سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا چہرہ مبارک دیکھ لیا تو بے اختیار کہہ اٹھی "اب ہر ایک مصیبت کی برداشت ہوسکتی ہے"۔

غزوۂ خندق یا غزوۂ احزاب

۲۲۵۔ غزوۂ خندق ۵ھ میں ہوا۔

۲۲۶۔ غزوۂ خندق ۲۸ شوال ۵ھ مطابق ۲۳ مارچ ۶۲۷ء کو شروع ہوا۔ جب کہ رحمۃ اللعالمین جلد اوّل میں قاضی محمد سلیمان منصور پوری نے لکھا ہے کہ غزوۂ خندق ذی القعد میں شروع ہوا۔

۲۲۷۔ غزوۂ خندق میں عرب کی تاریخ میں پہلی مرتبہ مدینہ کا دفاع کرنے کے لئے خندق کھودی گئی۔

۲۲۸۔ قرآن مجید میں غزوہ خندق کو غزوہ احزاب کہا گیا ہے۔

۲۲۹۔ غزوہ احزاب اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس جنگ میں قریش کے علاوہ دیگر اسلام دشمن قبائل نے بھی حصہ لیا تھا۔

۲۳۰۔ غزوہ احزاب میں قریش کے علاوہ بنو غطفان، بنو سُلیم، بنو قریضہ اور بنو نضیر قبائل نے بھی حصہ لیا تھا۔

۲۳۱۔ غزوہ خندق میں دس آدمیوں نے چالیس چالیس گز خندق تیار کی تھی۔

۲۳۲۔ ''ہم وہ ہیں جنھوں نے ہمیشہ کے لئے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ پر بیعت اسلام کی ہے''۔ یہ شعر غزوہ خندق کے موقع پر صحابہ رضی اللہ تعالیٰ اجمعین خندق کھودتے ہوئے پڑھتے تھے۔

۲۳۳۔ غزوہ خندق میں مسلمانوں کی تعداد صرف تین ہزار تھی۔

۲۳۴۔ مدینہ کے گرد خندق تین ہزار صحابہ نے بیس دن میں مکمل کی۔

۲۳۵۔ خندق کی لمبائی ساڑھے تین میل تھی۔

۲۳۶۔ غزوہ خندق کے موقع پر عورتوں اور بچوں کو شہر کے محفوظ قلعوں میں بھیج دیا گیا تھا۔

۲۳۷۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پھوپھی حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے غزوہ خندق کے موقع پر ایک یہودی کا سر کاٹ کر نیچے پھینکا تھا۔ جس کی وجہ سے یہودیوں نے قلعہ پر دوبارہ حملہ کرنے کی جرأت نہیں کی۔

۲۳۸۔ جنگِ خندق کے موقع پر عمرو بن عیدو اور نوفل خندق کو نسبتاً کم چوڑی جگہ سے پار کر کے آ گئے تھے لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تلوار سے دونوں کو مار دیا تھا۔

۲۳۹۔ جنگِ خندق میں محاصرہ پچیس دن تک رہا۔ بعض کتابوں میں ایک ماہ تک بھی مذکور ہے۔

۲۴۰۔ غزوہ خندق میں کل آٹھ مسلمان شہید ہوئے۔

۲۴۱۔ حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو قبیلہ اوس کے سردار تھے اسی جنگ میں شہید ہوئے۔

صلح حدیبیہ

۲۴۲۔ صلح حدیبیہ قریش اور مسلمانوں کے درمیان ایک تحریری معاہدہ ہے جو ۶ھ میں ہوا۔

۲۴۳۔ یہ معاہدہ حدیبیہ کے ایک مقام پر ہوا۔ اسی مناسبت سے اسے صلح حدیبیہ کہتے ہیں۔

۲۴۴۔ حدیبیہ ایک مقام ہے جو مکہ سے ایک منزل کے فاصلے پر ہے۔

۲۴۵۔ ۶ھ میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بشارت ہوئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سال مسلمانوں کے ہمراہ حج ادا فرمائیں۔

۲۴۶۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۴۰۰) چودہ سو مسلمانوں کو ساتھ لے کر مدینہ سے روانہ ہوئے۔

۲۴۷۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ حدیبیہ کے مقام پر قیام کیا۔

۲۴۸۔ قبیلہ خزاعہ کے سردار بدیل بن ورقہ جو مسلمانوں کے حلیف تھے حدیبیہ کے مقام پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور قریش کے ارادوں سے باخبر کیا کہ وہ آپ کو مکہ میں داخل نہیں ہونے دیں گے۔ اور وہ جنگ کے لئے بھی تیار ہیں۔

۲۴۹۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہا قریش سے جا کر کہہ دو ہم جنگ کے لئے نہیں بلکہ خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے آئے ہیں۔ بہتر یہی ہوگا کہ قریش ہم سے ایک معاہدہ کرلیں اور اس کی مدت متعین کریں۔ اگر وہ اس پر راضی نہیں تو خدا کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں یہاں تک لڑوں گا کہ میری گردن الگ ہوجائے۔ اور خدا کو جو فیصلہ کرنا ہو، کریگا۔ (حوالہ سیرۃ النبی جلد اول صفحہ نمبر ۴۵۰)

۲۵۰۔ بدیل بن ورقہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام لے کر قریش کے پاس گئے۔

۲۵۱۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فراش بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معاملات طے کرنے کے لئے قریش کے پاس بھیجا لیکن قریش نے ان پر حملہ کر کے انہیں لوٹ لیا۔

۲۵۲۔ فراش بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے واپس آنے کے بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مصالحت کے لئے مکہ بھیجا۔

۲۵۳۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مکہ پہنچنے پر دشمنوں نے یہ خبر اڑادی کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا گیا ہے۔

۲۵۴۔ اس خبر سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بہت صدمہ ہوا اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خون کا بدلہ لینے کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمام مسلمانوں سے جان نثاری کی بیعت لی۔

۲۵۵۔ اس بیعت کو ''بیعت رضوان'' کہا جاتا ہے۔

۲۵۶۔ ''بیعت رضوان'' کے بعد معلوم ہوا کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہونے کی خبر غلط تھی۔

۲۵۷۔ قریش نے سہیل بن عمرو کو اپنی طرف سے سفیر بنا کر بھیجا۔ سہیل اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درمیان گفتگو ہوئی اور بالآخر چند شرائط پر صلح ہوگئی۔

۲۵۸۔ صلح حدیبیہ کی شرائط:

(۱) اس سال مسلمان واپس چلے جائیں۔

(۲) اگلے سال آئیں، صرف تین دن سے زیادہ قیام نہ کریں۔

(۳) اپنے ہتھیار ساتھ نہ لائیں صرف تلواریں ہوں وہ بھی نیام میں۔

(۴) جو مسلمان مکہ سے مدینہ جائے اسے واپس کیا جائے۔

(۵) جو مسلمان مدینہ سے مکہ آئے گا اسے واپس نہیں کیا جائے گا۔

(۶) تمام قبائل عرب کو یہ آزادی ہوگی وہ فریقین میں سے جس کا چاہیں ساتھ دیں۔

(۷) اس معاہدہ کی مدت دس سال متعین ہوئی۔

۲۵۹۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح نامہ لکھنے کے لئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا۔

۲۶۰۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شرائط لکھنے سے قبل بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا لیکن سہیل بن عمرو نے اعتراض کیا کہ عرب کے دستور کے مطابق باسمک اللھم لکھیں۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہی لکھنے کا حکم دیا۔

۲۶۱۔ اس کے بعد جملہ تھا کہ یہ وہ معاہدہ ہے جو سہیل بن عمرو اور محمد ﷺ کے درمیان طے ہوا ہے۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب لکھا گیا تو پھر سہیل بن عمرو نے اختلاف کیا کہ ہمارا اور آپ کا اصل اختلاف ہی اس بات پر ہے۔ اگر ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خدا کا رسول مان لیتے تو جھگڑے کا کیا سوال۔ صرف محمد بن عبداللہ لکھا جائے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس شرط کو بھی مان لیا۔

۲۶۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود اپنے دست مبارک سے " رسول اللہ " مٹا دیا۔

۲۶۳۔ صلح حدیبیہ کی شرائط لکھی جا رہی تھیں کہ سہیل بن عمرو کے صاحبزادے ابو جندل جو اسلام قبول کر چکے تھے کسی طرح بھاگ کر مدینہ آ گئے اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پناہ مانگی۔

۲۶۴۔ مسلمانوں کے دل ابو جندل کر دیکھ کر ملول ہوئے لیکن اس سے قبل کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کچھ کہتے سہیل بن عمرو بول پڑا کہ معاہدہ کی تعمیل کا یہ پہلا موقع ہے۔ اگر اس کی خلاف ورزی ہوئی تو معاہدہ ابھی ختم کر دیا جائے گا۔

۲۶۵۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ معاہدہ ابھی قلمبند نہیں ہوا ہے لیکن سہیل نہ مانا۔ اس پر مجبوراً رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو جندل کو واپس کر دیا۔

۲۶۶۔ ابو جندل پر بہت ظلم کئے گئے ان کی حالت دیکھ کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور مسلمان انتہائی پریشان کن حالت میں تھے۔

۲۶۷۔ صلح حدیبیہ کے معاہدہ پر چند کفار مکہ اور چند صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے دستخط کیے۔

۲۶۸۔ صلح حدیبیہ پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عبداللہ بن سہیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دستخط کیے تھے۔

۲۶۹۔ صلح حدیبیہ کی شرائط مسلمانوں کے لئے بظاہر تکلیف دہ تھیں۔ اور مسلمان اسے اپنی شکست سمجھ رہے تھے لیکن اسی کو اللہ تعالیٰ نے فتح مبین قرار دیا۔ اور یہی صلح آئندہ جا کر فتح مکہ کا پیش خیمہ ثابت ہوئی۔

۲۷۰۔ تین دن قیام کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مدینہ واپس آئے۔

۲۷۱۔ واپسی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سورۃ فتح نازل ہوئی۔ یہ سورۃ حدیبیہ کے مقام پر نازل ہوئی۔

۲۷۲۔ اس موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کیا یہ معاہدہ ہمارے لئے فتح ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا۔ ''ہاں''۔

۲۷۳۔ صلح حدیبیہ کے موقع پر بیعت کرنے والے مسلمانوں کی تعداد (۱۴۰۰) چودہ سو تھی۔

۲۷۴۔ بیعت رضوان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھ کو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا داہنا ہاتھ قرار دیا اور ان کی جانب سے اپنے داہنے ہاتھ پر بیعت لی۔

۲۷۵۔ صلح حدیبیہ کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر و بن ماصل رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسلمان ہوئے۔

۲۷۶۔ عورتوں میں حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا جو رئیس مکہ کی صاحبزادی تھیں مسلمان ہوچکی تھیں صلح حدیبیہ کے بعد مدینہ ہجرت کرکے آئیں۔ ان کے ساتھ ان کے دونوں بھائی عمار اور ولید بھی آئے۔

مختلف مذاہب اور مختلف ممالک کے بادشاہوں کے نام

دعوتِ اسلام کے خطوط

۲۷۷۔ ماہ محرم ۷ھ کی پہلی تاریخ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بادشاہان عالم کے نام دعوت اسلام کے خطوط مبارک اپنے سفیروں کے ہاتھوں روانہ فرمائے۔ جو سفیر جس قوم کے پاس بھیجے گئے وہ وہاں کی زبان جانتے تھے۔ (رحمۃ اللعالمین ﷺ ۱/۱۷۱)

۲۷۸۔ اب تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوئی مہر نہیں بنوائی تھی جب بادشاہان عالم کے خطوط لکھے گئے تو ان پر مہر لگانے کے لئے چاندی کی انگشتری تیار کی گئی۔

۲۷۹۔ تین سطور میں اس طرح یہ عبارت کندہ تھی۔

اللہ

رسول

محمد

۲۸۰۔ یہ عبارت الٹی لکھی ہوئی تھی جو چھاپنے پر سیدھی چھپتی تھی۔

۲۸۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ انگوٹھی حضرت محیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس رہتی تھی۔

۲۸۲۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوت اسلام کا پہلا خط روم کے بادشاہ قیصر کو بھیجا۔

۲۸۳۔ قیصر روم کا پایہ تخت قسطنطنیہ تھا لیکن اس وقت روم کا بادشاہ ھرقل بیت المقدس کی زیارت کرنے آیا ہوا تھا۔

۲۸۴۔ مسلمان سفیر حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیا ہوا دعوت نامہ بصرہ کے رئیس کو دیا۔ جس نے ھرقل کو روانہ کر دیا۔

۲۸۵۔ جب ھرقل کو یہ خط موصول ہوا اس نے کسی عرب کو دربار میں حاضر ہونے کے لئے کہا۔

۲۸۶۔ اتفاق سے ابو سفیان ان دنوں تجارت کی غرض سے شام گیا ہوا تھا۔ اسی کو دربار میں لایا گیا۔

۲۸۷۔ ابو سفیان سے جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں دریافت کیا گیا تو اسلام کا بدترین دشمن ہونے کے باوجود اس کی زبان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق سچ بات کہنے پر مجبور ہوگئی۔

۲۸۸۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اخلاق و کردار کا حال سن کر ھرقل بہت متاثر ہوا اور عین ممکن تھا کہ وہ مسلمان ہوجاتا۔ اس کے درباری و امراء سخت برہم ہوئے جس سے ھرقل کو اپنی بادشاہت خطرے میں نظر آئی اور وہ مسلمان نہیں ہوا۔

۲۸۹۔ اصحم بن ابجز بادشاہ حبش الملقب بہ نجاشی کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط حضرت عمرو بن امیہ الضمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے کر گئے۔

۲۹۰۔ نجاشی عیسائی تھا۔

۲۹۱۔ تاریخ طبری سے اس خط کا ترجمہ نقل کیا جارہا ہے۔

خدا کے نام سے جو بڑی رحمت اور دائمی رحم والا ہے۔

یہ خط اللہ کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے نجاشی اصحم بادشاہ حبش کے نام ہے۔ تجھے سلامتی ہو۔ میں اللہ تعالیٰ کی ستائش کرتا ہوں جو ملک قدوس، سلام، مومن اور مہیمن ہے اور میں ظاہر کرتا ہوں کہ عیسیٰ بن مریم اللہ کی مخلوق اور اس کا حکم ہیں۔ جو مریم بتول طیبہ عفیفہ کی جانب بھیجا گیا اور انہیں عیسیٰ کا اس سے حمل ٹھہر گیا۔ خدا نے عیسیٰ کو روح اور نفخ سے پیدا کیا جیسا کہ آدم علیہ السلام کو اپنے ہاتھ اور نفخ سے پیدا کیا تھا۔ اب میری دعوت یہ ہے کہ خدا پر جو اکیلا اور لاشریک ہے۔ ایمان لے آ۔ اور ہمیشہ اسی کی فرمانبرداری میں رہا کر اور میرا اتباع کر اور میری تعلیم کا سچے دل سے اقرار کر کیوں کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔

میں اس ملک میں اپنے چچیرے بھائی جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مسلمانوں کی ایک جماعت کے ساتھ بھیج رہا ہوں۔ تم اسے بآرام ٹھہرالینا۔ نجاشی تم تکبر چھوڑ دو کیوں کہ تم کو اور

تمہارے دربار کو خدا کی طرف بلاتا ہوں۔ دیکھو میں نے اللہ کا حکم پہنچا دیا اور تمہیں بخوشی سمجھا دیا۔ اب مناسب ہے کہ میری نصیحت مان لو۔ سلام اس پر جو سیدھی راہ چلتا ہے۔

۲۹۲۔ نجاشی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان مبارک کو پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔

۲۹۳۔ نجاشی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جواب ارسال کیا۔اس کے جواب کی نقل یہاں لکھی جارہی ہے۔ (ترجمہ)

خدا کے نام سے جو بڑی رحمت اور دائمی رحم والا ہے۔

محمد رسول اللہ کی خدمت میں نجاشی الاصم بن ابجز کی طرف سے۔ اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ پر اللہ کی سلامتی ، رحمت اور برکتیں ہوں۔ اسی خدا کی جس کے سوا کوئی معبود نہیں اور جس نے مجھے اسلام کی ہدایت فرمائی۔ اب عرض یہ ہے کہ فرمان میرے پاس پہنچا۔ عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق جو کچھ آپ نے تحریر فرمایا خدائے آسمان و زمین کی قسم وہ اس سے ذرہ برابر بھی بڑھ کر نہیں۔ ان کی حیثیت اتنی ہی ہے جتنی آپ نے تحریر فرمائی ہے۔

ہم نے آپ کی تعلیم سیکھ لی ہے اور آپ کے چچیرے بھائی اور مسلمان میرے پاس آرام سے ہیں۔

میں اقرار کرتا ہوں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں، سچے ہیں اور راست بازوں کی سچائی ظاہر کرنے والے ہیں۔ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بیعت کرتا ہوں۔ میں نے آپ کے چچیرے بھائی کے ہاتھ پر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیعت اور اللہ تعالیٰ کی فرمانبرداری کا اقرار کرلیا ہے۔ اور میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں اپنے فرزند کو روانہ کرتا ہوں۔ میں تو اپنے ہی نفس کا مالک ہوں۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا منشایہ ہوگا کہ میں حاضر خدمت ہوجاؤں تو ضرور ہوجاؤں گا۔ کیوں کہ میں یقین کرتا ہوں کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو فرماتے ہیں وہی حق ہے۔ اے خدا کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام ہو۔

۲۹۴۔ منزین سادی شاہ بحرین تھا۔ شہنشاہ فارس کا خراج گزار تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نامہ مبارک حضرت علاء بن الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے کر گئے۔

۲۹۵۔ منزین سادی خط پڑھ کر مسلمان ہوگیا۔ اور اس کی رعایا کا اکثر حصہ بھی مسلمان ہوگیا۔

۲۹۶۔ جیفر اور عبد فرزندان جلندی ملک عمان کے نام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے کر گئے۔

۲۹۷۔ یہ دونوں بھائی کافی بحث کے بعد مسلمان ہوگئے۔

۲۹۸۔ منزر بن حارث بن ابوشمر دمشق کا حاکم اور شام کا گورنر تھا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت شجاع بن وہب الاسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں دعوت اسلام کا خط بھیجا۔

۲۹۹۔ منزر بن حارث بن ابوشمر خط پڑھ کر بہت غصہ ہوا، مدینہ پر حملہ کرنے کو کہا اور مسلمان نہ ہوا۔

۳۰۰۔ ہودہ بن علی حاکم یمامہ عیسائی المذہب تھا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط حضرت مسلیط بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ لے کر گئے۔ اس نے جواب میں لکھا کہ اگر اسلام پر میری آدھی حکومت تسلیم کرلی جائے تو میں مسلمان ہوجاؤں گا۔ اس جواب کے تھوڑے ہی دن بعد یہ ہلاک ہوگیا۔

۳۰۱۔ جریح بن متی المقلب بہ مقوقس شاہ اسکندریہ ومصر عیسائی مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ حضرت حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ابی بلتعہ اس کے پاس سفیر کی حیثیت سے گئے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خط کے آخر میں تحریر فرمادیا تھا کہ اگر تم نے اسلام کا انکار کیا تو تمام مصر (اہل قبط) کے مسلمان نہ ہونے کا گناہ تمہاری گردن پر ہوگا۔

۳۰۲۔ جریح بن متی الملقب نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خط کو ہاتھی دانت کے ڈبے میں رکھوا کر مہر لگوا کر خزانہ میں رکھ دیا اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں تحائف بھیجے۔

۳۰۳۔ خط کے جواب میں جریح بن متی الملقب نے لکھا کہ یہ تو مجھے معلوم ہے کہ ایک نبی کا ظہور باقی ہے مگر میں تو یہ سمجھتا رہا ہوں کہ وہ رسول ملک شام میں ہونگے۔

۳۰۴۔ مسلمان ہونے کے بارے میں مزید غور کرنے کو کہا۔

۳۰۵۔ جریح بن متی الملقب نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں مشہور خچر دلدل اور تحفے بھیجے۔

۳۰۶۔ خسرو پرویز کسریٰ ایران نصف مشرقی دنیا کا شہنشاہ تھا۔ اس کا تعلق زرتشتی مذہب سے تھا۔ حضرت عبداللہ بن خدامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کے پاس رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خط لے کر گئے۔

۳۰۷۔ خسرو پرویز نے خط پڑھ کر غصہ سے اس کو پھاڑ ڈالا۔

۳۰۸۔ خسرو پرویز کو اس کے بیٹے شرویہ نے قتل کر دیا۔

۳۰۹۔ ثمامہ نجد کا حکمران تھا یہ ۶ھ میں مسلمان ہوا۔

۳۱۰۔ عرب کی مشہور و قدیم سلطنت غسان کا حکمران ۷ھ میں مسلمان ہوا۔

۳۱۱۔ فردہ عمرو خزاوی علاقۂ شام میں قیصر کی طرف سے گورنر تھا۔ جب یہ مسلمان ہوا تو قیصر نے حکم دیا کہ اسلام چھوڑ دے فردہ نے انکار کیا قیصر نے انہیں قتل کرا دیا۔

۳۱۲۔ اکیدر دومتہ الجندل کا حکمران ۹ھ میں مسلمان ہوئے۔

۳۱۳۔ ذی الکلاع حمیری کی یمن وطائف کے بعض اضلاع میں حکومت تھی۔ یہ قبیلہ حمیر کا بادشاہ تھا۔ یہ اپنے آپ کو خدا کہلوایا کرتا تھا۔ اس نے مسلمان ہوجانے کے بعد ایک دن میں (۱۸۰۰۰) اٹھارہ ہزار غلام آزاد کیئے تھے۔

غزوۂ خیبر

۳۱۴۔ صلح حدیبیہ کے بعد قریش کی مخالفت کا زور کسی حد تک کم ہوگیا تھا۔لیکن غزوات کا سلسلہ ختم نہیں ہوا تھا۔ کیوں کہ قریش مسلمانوں کو پریشان کرنے کے لئے نت نئ شرارتیں کیا کرتے تھے۔غزوہ خیبر محرم ۷ھ کے مطابق جون ۶۲۸ء کو پیش آیا۔

۳۱۵۔ خیبر مدینہ سے شام کی جانب تین منزل پر ایک مقام کا نام ہے۔

۳۱۶۔ غزوہ خیبر میں مسلمانوں کی تعداد (۱۴۰۰) چودہ سوتھی۔

۳۱۷۔ بعض کتابوں میں مسلمانوں کی تعداد (۱۴۲۰) چودہ سو بیس بھی لکھی گئی ہے۔ غالبًا انھوں نے خواتین کی تعداد ملا کر کل تعداد لکھی ہے۔

۳۱۸۔ غزوہ خیبر کے لشکر میں بیس صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھنّ بھی شامل تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں بیماروں کی خبر گیری اور تیمارداری کے لئے ساتھ لیا تھا۔

۳۱۹۔ خیبر کے مقام پر یہودیوں نے کئ مضبوط قلعے تعمیر کئے تھے۔

۳۲۰۔ قلعوں کے نام یہ تھے: (بحوالہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد اوّل، علامہ شبلی نعمانی)

(۱) قلعہ قموس

(۲) قلعہ سالم

(۳) قلعہ نطاۃ

(۴) قلعہ قصارۃ

(۵) قلعہ مریطہ

۳۲۱۔ ان تمام قلعوں میں سب سے مضبوط قلعہ قموس تھا۔

۳۲۲۔ بعض کتابوں میں قلعوں کی تعداد چھ یا سات بھی لکھی ہے۔

۳۲۳۔ غزوہ خیبر میں ایک لشکر کے سردار حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۳۲۴۔ حضرت عکاشہ بن محصن اسدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں جن کے بارے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بشارت دی تھی کہ یہ بلا حساب جنت میں داخل ہونگے۔

۳۲۵۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱۴۰۰) چودہ سو مسلمانوں کے ہمراہ خیبر کی طرف روانہ ہوئے۔

۳۲۶۔ راستے میں رجیح کے میدان میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ساتھیوں نے قیام فرمایا۔

۳۲۷۔ حضرت محمود بن مسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حملہ آور فوج کا سردار بنایا۔ انہوں نے قلعہ نطاۃ پر جنگ کا آغاز کیا۔

۳۲۸۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی حملہ آور فوج میں شامل تھے۔

۳۲۹۔ غزوہ خیبر کے موقع پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں میں درد تھا۔

۳۳۰۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قلعہ سالم پر جنگ کی ابتدا کی۔ مقابلے کے لئے قلعہ کا مشہور سردار مرحب میدان میں آیا لیکن حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے ختم کر دیا۔ (بعض کتابوں میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قلعہ ناعم سے جنگ کی ابتدا کی)۔

۳۳۱۔ خیبر ہی کے قریب ایک قلعہ صعب تھا۔ اس قلعے سے مسلمانوں کو جوء، کھجوریں، مکھن، چھوہارے، چربی اور بہت سی دوسری چیزیں ملیں۔

۳۳۲۔ اسی قلعے سے آلات قلعہ شکن برآمد ہوئے۔ جس کی خبر ایک یہودی جاسوس نے مسلمانوں کو دی تھی۔

۳۳۳۔ غزوہ خیبر کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بھی تھیں۔

۳۳۴۔ غزوہ خیبر کے موقع پر خیبر کے سب سے مضبوط قلعے کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فتح کیا۔

۳۳۵۔ غزوہ خیبر کے موقع پر نئے احکام نازل ہوئے جن میں درندے، گدھا اور خچر حرام قرار دیئے گئے۔

۳۳۶۔ غزوہ خیبر میں مسلمانوں کو فتح نصیب ہوئی۔

۳۳۷۔ غزوہ خیبر کے ختم ہونے پر مسلمان وادی القریٰ کی سمت روانہ ہوئے اس وقت یہودیوں نے مسلمانوں پر تیر برسائے۔

۳۳۸۔ اس موقع پر یہودیوں کی تیر اندازی سے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام حضرت مدغم رضی اللہ تعالیٰ عنہ شہید ہوئے تھے۔

۳۳۹۔ غزوہ خیبر کے مختلف معرکوں میں مسلمان شہدا کی تعداد ۱۶ ہے، علامہ منصور پوری نے تعداد ۱۹ لکھی ہے جبکہ کافروں کے مقتولین کی تعداد ۹۳ ہے۔ (بحوالہ: الرحیق المختوم)

فتح مکہ

۳۴۰۔ فتح مکہ کا واقعہ ماہِ رمضان المبارک ۸ھ میں ہوا۔

۳۴۱۔ صلح حدیبیہ کے معاہدہ کو دو سال بھی پورے نہیں ہوئے تھے کہ قریش نے بنوخزاعہ پر حملہ کر دیا۔ دراصل یہ حملہ بنوبکر کی قوم کی طرف سے ہوا تھا۔ لیکن قریش نے انہیں بھر پور مدد دی تھی۔ سہیل بن عمرو جس نے صلح حدیبیہ کے معاہدہ پر دستخط کئے تھے نقاب پوش ہو کر بنو بکر کی طرف سے بنوخزاعہ پر حملہ آور ہوا تھا۔ اور اس طرح اس نے صلح حدیبیہ کے معاہدہ کی خلاف ورزی کی تھی۔

۳۴۲۔ بنوخزاعہ کے لوگوں نے ان سے امان بھی مانگی، خانہ کعبہ میں بھی پناہ لی مگر ان ظالموں نے انہیں کہیں بھی پناہ نہ دی۔

۳۴۳۔ بنوخزاعہ کے بچے کھچے چالیس (۴۰) آدمی بھاگ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور اپنی مظلومیت کی داستان سنائی۔

۳۴۴۔ عمرو بن سالم الخزاعی نے نظم میں تمام واقعات بیان کئے۔ اس نظم کے چند اشعار کا ترجمہ یہاں نقل کیا جا رہا ہے۔

قریش نے آپ سے وعدہ خلافی کی
انہوں نے اس مضبوط معاہدے کو جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کیا تھا توڑ ڈالا
ہمیں خشک گھاس کی طرح پامال کر دیا
وہ سمجھتے ہیں کہ ہماری امداد کو کوئی نہیں آئے گا
وہ تو ذلیل ہیں اور قلیل ہیں
انہوں نے وتیر میں ہم کو سوتے ہوئے جا لیا
ہم کو رکوع وسجود کی حالت میں پارہ پارہ کر دیا

۳۴۵۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو بنوخزاعہ کے لوگوں پر ہونے والے ظلم کا بہت رنج ہوا۔

۳۴۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (۱) معاہدہ کی پابندی (۲) فریق مظلوم کی دادرسی (۳) دوست قبائل کی آئندہ حفاظت کی غرض سے روانہ ہوئے۔

۳۴۷۔ مکہ کی جانب جانے والے لشکر میں دس ہزار مسلمان شامل تھے۔

۳۴۸۔ مکہ کی جانب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دو منزل ہی چلے تھے کہ راستے میں ابو سفیان بن الحارث بن عبد المطلب اور عبداللہ بن ابو امیہ سے ملاقات ہوئی۔

۳۴۹۔ ابو سفیان اور عبداللہ بن ابو امیہ کو دیکھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا منہ پھیر لیا تھا۔

۳۵۰۔ اس موقع پر ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی: یارسول اللہ: ابو سفیان آپ کے حقیقی چچا کا بیٹا ہے۔ اور عبداللہ آپ کی حقیقی پھوپھی کا لڑکا ہے۔ اتنے قریبی تو مرحمت سے محروم نہ رہنے چاہئیں۔

۳۵۱۔ اس کے بعد ابوسفیان اور عبداللہ کو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ترکیب بتائی کہ جن الفاظ میں برادران یوسف علیہ السلام نے معافی کی درخواست کی تھی تم بھی حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں جا کر انہی الفاظ کا استعمال کرو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے عفوورحم سے امید ہے کہ ضرور کامیاب ہوجاؤ گے۔

۳۵۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں معاف کردیا۔ اور اسلام کے یہ بدترین دشمن مسلمان ہوگئے۔

۳۵۳۔ اسلامی لشکر صبح کے وقت مختلف راستوں سے مکہ شہر میں داخل ہوا۔

۳۵۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر فوج کو یہ احکامات دیئے:

(۱) جو شخص ہتھیار پھینک دے اسے قتل نہ کیا جائے۔

(۲) جو کوئی شخص خانہ کعبہ کے اندر پہنچ جائے اسے قتل نہ کیا جائے۔

(۳) جو کوئی شخص اپنے گھر کے اندر رہے اسے قتل نہ کیا جائے۔

(۴) جو شخص ابوسفیان کے گھر جائے اسے قتل نہ کیا جائے۔

(۵) جو شخص حکیم بن حزام کے گھر جائے اسے قتل نہ کیا جائے۔

(۶) بھاگ جانے والے کا تعاقب نہ کیا جائے۔

(۷) زخمی کو قتل نہ کیا جائے۔

(۸) اسیر کو قتل نہ کیا جائے۔

۳۵۵۔ شہر میں داخل ہونے والے دستوں میں صرف حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستے کا کچھ مقابلہ ہوا جس میں اہل مکہ کو بھاگنا پڑا۔

۳۵۶۔ فتح مکہ کے موقع پر ایک کے علاوہ تمام دستے بلامزاحمت شہر میں داخل ہو گئے۔

۳۵۷۔ فتح مکہ کے موقع پر صرف دو مسلمان شہید ہوئے، جب کہ مکہ کے ۲۸ آدمی مارے گئے۔

۳۵۸۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۰ رمضان المبارک ۸ھ مطابق ۱۲ جنوری ۶۳۰ء کو مکہ میں داخل ہوئے۔

۳۵۹۔ فتح مکہ کے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر جھکائے سورۃ الفتح کی تلاوت فرمارہے تھے۔

۳۶۰۔ فتح مکہ کے وقت بیت اللہ کے گرد ۳۶۰ بت رکھے ہوئے تھے۔

۳۶۱۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کمان کے کونے (یا چھڑی کی نوک) سے ہر ایک بت کو گراتے جاتے تھے۔

۳۶۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بت گراتے وقت یہ قرآنی آیت پڑھ رہے تھے۔

وَقُلُ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ط اِنَّ الْبَاطِلَ كَانَ زَهُوْقًا(۸۱) (بنی اسرائیل ع۔۸۱)

۳۶۳۔ بت توڑنے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو طلب فرمایا۔

۳۶۴۔ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان میں مدت سے کعبہ کی کلید برداری چلی آرہی تھی۔

۳۶۵۔ ابتدائی ایام نبوت میں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا تھا کہ بیت اللہ کھول دو۔انہوں نے انکار کیا تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ اچھا تم دیکھ لینا کہ ایک دن یہ کلید میرے ہاتھ میں ہوگی اور میں جسے چاہوں گا دوں گا۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا تھا کیا اس روز قریش کے سب ہی مرد ذلیل و تباہ ہوجائیں گے؟ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تھا کہ وہ اور بھی زیادہ عزت واقبال سے ہوں گے۔ (یہ واقعہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلمان ہونے سے پہلے کا ہے)

۳۶۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلید لے کر بیت اللہ کا دروازہ کھولا اندر جا کر ہر ایک کونے میں اللہ اکبر کہا اور پھر نمازِ شکرانہ پڑھی۔

۳۶۷۔ عبادت سے فارغ ہونے کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ سے باہر تشریف لائے۔ اس وقت حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کہ یہ کلید بیت اللہ بنی ہاشم کو عطا فرمائی جائے۔

۳۶۸۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور انہیں ہی کلید مرحمت فرمائی اور ارشاد فرمایا کہ جو کوئی تم سے یہ کلید چھینے گا وہ ظالم ہوگا۔

۳۶۹۔ فتح مکہ کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مکہ کے لوگوں کے سامنے تقریر کی۔ اس تقریر کا ترجمہ یہاں نقل کیا جارہا ہے۔''اے جماعت قریش: خدا نے تمہاری جاہلانہ نخوت اور آباؤ اجداد پر اِترانے کا غرور آج توڑ دیا"۔ اس کے بعد یہ آیت تلاوت فرمائی ترجمہ: "اے لوگوں، ہم نے تمھیں ایک مرد اور عورت سے پیدا کیا اور تمھیں قوموں اور قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔تم میں اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ باعزت وہی ہے جو سب زیادہ متقی ہو۔ بیشک اللہ جاننے والا اور خبر رکھنے والا ہے" ۔(سورۃ الحجرات : ۴۹:۱۳) پھر فرمایا۔ جاؤ تم آزاد ہو اور تم پر آج کوئی مواخذہ نہیں۔

۳۷۰۔ اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کوہ صفا پر بیٹھ کر مسلمان ہونے والوں سے بیعت قبول فرمائی۔

۳۷۱۔ اس موقع پر حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک ایک شخص کو پیش کرتے تھے۔

۳۷۲۔ فتح مکہ کے موقع پر بیعت کرنے والوں کو درج ذیل باتوں کا اقرار کرنا پڑتا تھا۔

(۱) میں خدا کے ساتھ کسی کو بھی اس کی ذات میں استحقاق استعانت میں شریک نہ کروں گا۔

(۲) میں چوری نہ کروں گا، نہ زنا کروں گا۔خون ناحق نہ کروں گا۔لڑکیوں کو جان سے نہ ماروں گا،کسی پر بہتان نہ لگاؤں گا۔

(۳) میں امورِحق میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اطاعت بقدر استطاعت کروں گا۔

۳۷۳۔ فتح مکہ کے موقع پر عورتوں سے مزید اقرار یہ بھی لیا جاتا تھا کہ:
''کسی کے سوگ میں منہ نہ نوچیں گی۔ طمانچوں سے چہرہ نہ پیٹیں گی، نہ سر کے بال کھسوٹیں گی نہ گریبان چاک کریں گی اور نہ قبر پر سوگواری میں بیٹھیں گی''۔

۳۷۴۔ فتح مکہ کے موقع پر عورتوں سے بیعت لینے کا طریقہ یہ تھا کہ باسن میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنا ہاتھ ڈال کر نکال لیتے اس کے بعد بیعت کرنے والی عورتیں اسی باسن میں اپنا ہاتھ ڈالتیں۔ (بعض دوسرے مواقع پر صرف زبانی اقرار سے بیعت لی جاتی تھی)۔

۳۷۵۔ فتح مکہ کے دوسرے دن حضور کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کا طواف کررہے تھے کہ فضالہ بن عمیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرنے کے ارادے سے آیا۔ مگر مسلمان ہوگیا۔

۳۷۶۔ فتح مکہ کے موقع پر چار مردوں اور دو عورتوں کو جو اپنے سابقہ جرائم کی وجہ سے واجب القتل تھے قتل کرنے کا اعلان کیا گیا۔

۳۷۷۔ ان چار مردوں میں سے صرف ابن خطل کو قتل کیا گیا۔ اس نے اپنے غلام کو اس وجہ سے قتل کیا تھا کہ اس نے وقت پر کھانا تیار نہیں کیا تھا۔ ابن خطل اپنے غلام کو قتل کرکے مکہ بھاگ آیا تھا۔

۳۷۸۔ باقی تین مردوں کے نام درج ذیل ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو معاف کردیا تھا۔

انہوں نے جو جرم کیا تھا وہ ان کے نام کے آگے لکھا جارہا ہے۔

(۱) عکرمہ بن ابی جہل: یہ کئی مرتبہ مسلمانوں سے جنگ کرچکا تھا۔ فتح مکہ سے قبل بنوخزاعہ کو جو مسلمانوں کے حلیف تھے تباہ کرنے والا یہی تھا۔

(۲) ہبار بن الاسود: اس نے سیدہ زینب بنت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب کہ وہ مکہ سے مدینہ کو ھودج میں بیٹھ کر جارہی تھیں نیزہ مارا اور کجاوا گرادیا۔ اس صدمے سے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا حمل ساقط ہوگیا اور آخر کار اسی صدمے سے آپ کی وفات ہوئی۔

(۳) عبداللہ بن ابی سرح: یہ کہتا تھا کہ وحی تو میرے پاس آتی ہے۔ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو مجھ سے سن کر لکھواتے ہیں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان مجرموں کو معاف فرمایا۔

۳۷۹۔ دو عورتوں میں سے ایک عورت قتل کر چکی تھی لہذا اسے قصاص کے طور پر قتل کیا گیا۔

۳۸۰۔ معافی پانے والی عورت ہندہ زوجہ ابوسفیان تھی جس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا کا کلیجہ سینہ سے نکال کر دانتوں سے چبایا، ناک اور کان کاٹ کر دھاگے میں پرو کر گلے کا ہار بنایا تھا۔

۳۸۱۔ مکہ میں قحط پڑا تو ابوسفیان رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ ''محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ تو اپنی تعلیم میں رحم اور قرابت داروں سے سلوک کا حکم دیا کرتے ہیں، ہم قحط سے مر رہے ہیں۔ دعا کیجئے کہ یہ مصیبت ٹلے''۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعا فرمائی اور قحط ختم ہوا۔

جنگ حنین شوال ۸ھ

۳۸۲۔ مکہ فتح ہوجانے کے بعد ہوازن اور ثقیف کے قبیلوں نے جن کی سرحد مکہ سے ملتی تھی سوچا کہ اگر ہم مسلمانوں کو شکست دے دیں تو اہل مکہ کے باغات اور جاگیریں جو طائف میں ہیں ہمارے ہاتھ آجائیں گی۔

۳۸۳۔ انہوں نے بنی مضر و بنی بلال کے قبیلوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لیا اور چار ہزار فوجی لشکر لے کر مکہ روانہ ہوئے اور وادی حنین میں اترے۔ انہوں نے اپنے سردار مالک بن عوف کے مشورہ سے اپنے زن و بچہ، مال و مویشی کو بھی ساتھ لے لیا۔

۳۸۴۔ قبیلہ ہوازن اور ثقیف کی آمد کی خبر سن کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کعبہ کے متصل اور حرم کی سرزمین پر جنگ کرنا مناسب نہ سمجھا اور مکہ سے آگے بڑھے۔

۳۸۵۔ اس موقع پر اسلامی لشکر میں مکہ کے دو ہزار افراد شامل ہوئے۔ ان میں ایسے بھی مسلمان شامل تھے جو حال ہی میں مسلمان ہوئے تھے۔

۳۸۶۔ دشمن نے ایک تنگ و دشوار درّے میں گھات لگائی اور اپنے تیر اندازوں کو وہاں بٹھایا جب اسلامی لشکر کا اگلا حصہ وہاں سے گزرا تو دشمن نے اتنے تیر برسائے کہ اسلامی لشکر کی بہت بڑی تعداد میدان جنگ سے بھاگ کھڑی ہوئی۔ یہ تعداد ایسے لا ابالی نوجوانوں پر مشتمل تھی جن کے پاس لڑنے کے لئے کوئی ہتھیار بھی نہ تھا یا ہتھیار لڑائی کی ضرورت کے مطابق نہ تھے۔ تقریباً ایک سو صحابی میدان جنگ میں رہ گئے۔

(بحوالہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد اوّل قاضی محمد سلیمان)

۳۸۷۔ اس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے خچر سے اترے اور فرمایا:

انا النبی لا کذب

انا ابن عبدالمطلب

”میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہوں، اس میں ذرا بھی شبہ نہیں۔ میں عبدالمطلب کا فرزند ہوں“۔

مطلب یہ تھا کہ میرے صدق کا معیار کسی فوج کی شکست یا فتح سے نہیں ہے۔ بلکہ میری صداقت خود میری ذات سے ہوتی ہے۔

۳۸۸۔ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہٗ نے مہاجرین اور انصار صحابہ رضی اللہ تعالیٰ اجمعین کو بلانا شروع کیا۔ تمام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ اجمعین آواز سنتے ہی کبوتروں کی طرح ایک آواز پر پلٹے۔ اس کے بعد فوج کی ترتیب دوبارہ کی گئی۔ انصار اور مہاجرین کو آگے بڑھایا گیا۔(بحوالہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۳۸۹۔ اس حملے سے دشمن کا لشکر دو حصوں میں منتشر ہو گیا۔

۳۹۰۔ دشمن کا سردار مالک آدمیوں کو لے کر قلعہ طائف میں چلا گیا۔

۳۹۱۔ دوسرا گروہ جس میں ان مردوں کے اہل وعیال تھے اور مال و مویشی تھے اوطاس کی گھاٹی میں چھپ گئے۔

۳۹۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قلعہ طائف کے محاصرہ کا حکم دیا۔

۳۹۳۔ حضرت ابو عامر اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اوطاس کی گھاٹی پر پہنچ کر دشمن کے مال پر قبضہ کرلیا۔

۳۹۴۔ اوطاس سے مسلمانوں کو ۲۴ ہزار اونٹ، ۴۰ ہزار بکریاں، چار ہزار اوقیہ چاندی اور چھ ہزار عورتیں اور بچے ملے۔

۳۹۵۔ اس جنگ میں تقریباً دو ہفتے تک مال غنیمت تقسیم نہیں کیا گیا۔ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبیلہ ہوازن کے سرداروں کے آنے کا انتظار کررہے تھے۔

۳۹۶۔ قبیلہ ہوازن کے چھ سردار رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور رحم کی درخواست کی۔

۳۹۷۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے اور بنو عبدالمطلب کے قیدیوں کو بلا کسی معاوضہ کے رہا کرنے کا حکم دیا۔ انصار اور مہاجرین نے بھی اپنے قیدیوں کو بلا معاوضہ رہا کردیا۔

۳۹۸۔ بنی سلیم اور بنی فزارہ نے اپنے حصے کے قیدیوں کو بلامعاوضہ رہا نہ کیا اور ہر قیدی کی قیمت چھ اونٹ وصول کی۔ جو کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود ادا کی اور انہیں لباس بھی فراہم کیا گیا۔

۳۹۹۔ جنگ حنین میں قیدیوں میں دائی حلیمہ کی بیٹی شیماء بنت الحارث بھی شامل تھیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی دودھ شریک بہن کو پہچان لیا اور ان کے بیٹھنے کیلئے اپنی چادر زمین پر بچھا دی۔

۴۰۰۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شیماء بنت الحارث سے فرمایا کہ اگر تم میرے پاس ٹھہرو تو بہتر ہے۔ اگر قوم میں واپس جانا ہے تو اختیار ہے انہوں نے اپنی قوم میں جانا پسند کیا۔

۴۰۱۔ جنگ حنین میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال غنیمت اسی جگہ تقسیم فرمایا۔ مال غنیمت کے بڑے بڑے حصے ان لوگوں کو عنایت فرمائے جو کچھ عرصہ قبل مسلمان ہوئے تھے۔

۴۰۲۔ جنگِ حنین میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مال غنیمت میں سے انصار کو کچھ نہ دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا کہ انصار کے ساتھ میں خود ہوں۔

جنگِ موتہ ۸ھ

۴۰۳۔ موتہ شام کے ایک قصبے کا نام ہے۔

۴۰۴۔ موتہ کے سردار شرحبیل بن عمرو غسانی نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفیر حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قتل کرادیا تھا۔ یہ دعوتِ اسلام کا خط لے کر آئے تھے۔

۴۰۵۔ حضرت حارث بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تقریباً تین ہزار فوج کا لشکر روانہ کیا۔

۴۰۶۔ اس لشکر کی قیادت حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کر رہے تھے۔

۴۰۷۔ دشمن کی فوجی طاقت تقریباً ایک لاکھ تھی۔

۴۰۸۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اِسی جنگ میں شہید ہوئے۔

۴۰۹۔ حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰعنہ کی شہادت کے بعد حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوج کی قیادت سنبھالی۔ آپ نے نہایت بہادری سے دشمن کا مقابلہ کیا۔ آپ کے جسم پر ۹۰ زخم آئے اور آپؓ شہید ہوگئے اس وقت آپ کی عمر ۳۳ سال تھی۔

۴۱۰۔ حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچیرے اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بڑے بھائی تھے۔

۴۱۱۔ ایک بزرگ صحابی حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد فوج کی کمان سنبھالی مگر وہ بھی شہید ہوگئے۔

۴۱۲۔ حضرت عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فوج کی قیادت سنبھالی اور ڈیڑھ دن کی سخت جنگ کے بعد اپنے سے چالیس گنا فوج کو بھاگنے پر مجبور کردیا۔

۴۱۳۔ جنگ موتہ میں حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں لڑتے ہوئے نو تلواریں ٹوٹی تھیں۔

۴۱۴۔ اسی جنگ کے بعد حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سیف اللہ کا خطاب عطا فرمایا۔

۴۱۵۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینے میں بیٹھے ہوئے ان بزرگوں کے شہید ہونے اور جنگ کا انجام صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو اسی دن بتا دیا تھا۔

جنگِ موتہ کے نتیجے میں مسلمانوں کی ساکھ اور شہرت میں بہت اضافہ ہوا۔ کیونکہ رومی قوم اس وقت بہت بڑی قوت سمجھی جاتی تھی اور ان سے جنگ کرنا خودکشی کرنے کے برابر تھا۔ مگر مسلمانوں نے صرف تین ہزار فوجی لشکر کے ساتھ ایک لاکھ سے زیادہ (الرحیق المختوم میں تعداد دو لاکھ دی گئی ہے) بڑے فوجی لشکر کا انتہائی بہادری سے مقابلہ کر کے دوسری قوموں کو حیرت میں ڈال دیا۔ اور آخر کار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قیادت میں بہترین فوجی حکمت عملی کے نتیجے میں دشمن کو پسپا کر دیا اور مسلمانوں کا لشکر کامیابی اور سلامتی کے ساتھ واپس مدینہ پہنچ گیا۔

غزوۂ تبوک ۹ھ

۴۱۶۔ غزوۂ تبوک کے موقع پر مدینے میں میوے پک گئے تھے۔

۴۱۷۔ غزوۂ تبوک کا واقعہ رجب تا رمضان ۹ھ میں پیش آیا۔ (اکتوبر تا دسمبر ۶۳۰ء)

۴۱۸۔ غزوۂ تبوک کی تیاری کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عام چندے کے لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین سے کہا۔

۴۱۹۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نو سو اونٹ اور ایک ہزار دینار چندے میں دیئے۔

۴۲۰۔ اس موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خطاب دیا۔ ''فاقہ زدہ لشکر کا سامان بنا دینے والا'' (حوالہ ابن خلدون)

۴۲۱۔ حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے چندے میں چالیس ہزار درہم دیئے۔

۴۲۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام اثاث البیت نقد وجنس کا نصف چندہ میں پیش کیا۔

۴۲۳۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت میں سب کچھ اپنے گھر سے لے آئے تھے۔

۴۲۴۔ اس موقع پر حضرت ابوعقیل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دو سیر چھوہارے پیش کئے۔ اور یہ بھی عرض کی کہ رات بھر پانی نکال کر ایک کھیت کو سیراب کر کے چار سیر چھوہارے مزدوری کے لایا تھا۔ اس میں سے دو سیر بیوی بچے کے لئے چھوڑ آیا ہوں باقی دو سیر لے آیا ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ان چھوہاروں کو جملہ قیمتی مال و متاع کے اوپر سے بکھیر دو۔

۴۲۵۔ اس موقع پر تقریباً ۸۲ آدمی جو دکھاوے کے مسلمان تھے بہانے بنا کر اپنے گھروں میں رہ گئے تھے۔

۴۲۶۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیس ہزار فوجی لشکر لے کر تبوک کو روانہ ہوئے۔

۴۲۷۔ مدینہ میں حضرت سباع بن عرفطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خلیفہ اور حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ میں اہل بیت کی ضروریات کے لئے مامور فرمایا۔

۴۲۸۔ لشکر میں سواریوں کی بہت قلت تھی اس وجہ سے ۸۰ افراد کے لئے صرف ایک اونٹ مقرر تھا۔

۴۲۹۔ رسد کی کمی کی وجہ سے اکثر جگہوں پر درختوں کے پتے کھانے پڑے جس سے ہونٹ سوج گئے۔

۴۳۰۔ بعض اوقات پانی نہیں ملا جس کی وجہ سے اونٹوں کو ذبح کر کے ان کے پیٹ کا پانی پیا گیا۔

۴۳۱۔ اسلامی لشکر ابھی راستے میں تھا کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بتایا کہ بعد میں منافقین حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو چڑانے لگے تھے۔ کوئی کہتا نکما کہہ کر چھوڑ دیا۔ کوئی کہتا ترس کھا کر چھوڑ دیا۔ ان باتوں سے شیر خدا کو غیرت آئی۔ دو منزلہ سہہ منزلہ فاصلہ طے کرتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں پہنچ گئے۔ لمبے اور تکلیف دہ سفر کی وجہ سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں میں چھالے پڑ گئے تھے۔

۴۳۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس موقع پر فرمایا کہ:

''علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تم اس پر خوش نہیں ہوتے کہ تم میرے لئے ویسے ہی ہو جیسا کہ موسیٰ علیہ السلام کے لئے ہارون تھے، گو میرے بعد کوئی نبی نہیں''۔

یہ سن کر حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش وخرم مدینے کو واپس تشریف لے گئے۔

(حوالہ صحیح بخاری عن معصب بن سعد عن ابیہ باب غزوہ تبوک)

۴۳۳۔ تبوک پہنچ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک ماہ قیام فرمایا۔

۴۳۴۔ غزوہ تبوک میں لڑائی کی نوبت نہیں آئی۔

۴۳۵۔ تبوک میں ایک نماز کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وعظ فرمایا۔ اس وعظ کا اردو ترجمہ درجہ ذیل ہے: حمد وثناء کے بعد فرمایا:

''ہر ایک کلام سے صدق میں بڑھ کر اللہ کی کتاب ہے۔ سب سے بڑھ کر بھروسے کی بات تقویٰ کا کلمہ ہے۔ سب ملتوں سے بہتر ملت ابراہیم علیہ السلام کی ہے۔ سب طریقوں

سے بہتر طریقہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہے۔ سب باتوں پر اللہ کے ذکر کو شرف ہے۔ سب بیانات سے پاکیزہ تو یہ قرآن ہے۔ بہترین کام اولوالعزمی کے کام ہیں۔ امور میں بدترین امر وہ ہے جو نیا نکالا ہو۔ انبیاء کی روش سب روشوں سے خوب تر ہے۔ شہیدوں کی موت، موت کی سب قسموں سے بزرگ تر ہے۔ سب سے بڑھ کر اندھا پن وہ گمراہی ہے جو ہدایت کے بعد ہوجائے۔ عملوں میں وہ عمل اچھا ہے جو نفع بخش ہو۔ بہترین روش وہ ہے جس پر لوگ چل سکیں۔ بدترین کوری دل کی کوری ہے۔ بلند ہاتھ پست ہاتھ سے بہتر ہوتا ہے۔ تھوڑا اور کافی مال اس بہتات سے اچھا ہے جو غفلت میں ڈال دے۔

بدترین توبہ وہ ہے جو جان کنی کے وقت کی جائے، بدترین ندامت وہ ہے جو قیامت کو ہوگی۔ بعض لوگ جمعہ کو آتے ہیں، مگر دل پیچھے لگے ہوتے ہیں۔ ان میں بعض لوگ وہ ہیں جو اللہ کا ذکر کبھی کبھی کیا کرتے ہیں۔ سب گناہوں سے عظیم تر کذب زبانی ہے۔ سب سے بڑی تونگری دل کی تونگری ہے۔ سب سے عمدہ توشہ تقویٰ ہے۔ دانائی بہترین چیز ہے۔ شک پیدا کرنا کفر (کی شاخ) ہے۔ بین سے رونا جاہلیت کا کام ہے۔ چوری کرنا عذاب اور جہنم کا سامان ہے۔ بدمست ہونا آگ میں پڑنا ہے۔ شر ابلیس کا (حصہ) ہے۔ شراب تمام گناہوں کا مجموعہ ہے۔ بدترین روزی یتیم کا مال کھاجانا ہے۔ سعادتمند وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت پکڑتا ہے۔ اصل بدبخت وہ ہے جو ماں کے پیٹ ہی میں بد بخت ہو۔ عمل کا سرمایہ اس کا بہترین انجام ہے۔ بدترین خواب وہ ہے جو جھوٹا ہو۔ جو بات ہونے والی ہے وہ بہت قریب ہے۔ مومن کو گالی دینا فسق ہے۔ مومن کو قتل کرنا کفر ہے۔ مومن کا گوشت کھانا (اس کی غیبت کرنا) اللہ کی معصیت ہے۔ مومن کا مال دوسرے پر ایسا ہی حرام ہے جیسا کہ اس کا خون، جو کسی کا عیب چھپاتا ہے۔ جو معافی دیتا ہے۔ اسے معافی دی جاتی ہے۔ جو غصہ کو پی جاتا ہے خدا اسے اجر دیتا ہے۔ جو نقصان پر صبر کرتا ہے خدا اسے اجر دیتا ہے۔ جو چغلی کو پھیلاتا ہے خدا اس کی رسوائی عام کرتا ہے۔ جو صبر کرتا ہے خدا اسے بڑھاتا ہے۔ جو خدا کی نافرمانی کرتا ہے اسے عذاب دیتا ہے''۔

تین دفعہ استغفار پڑھ کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ کو ختم فرمایا۔

۴۳۶۔ تبوک میں قیام کے دوران حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جن کا لقب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ذوالبجادین رکھا تھا انتقال ہوا۔

۴۳۷۔ ذوالبجادین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ان کے بچپن ہی میں فوت ہوگئے تھے۔ آپ کے چچا نے پرورش کی تھی۔ جب جوان ہوئے تو اسلام کے متعلق سنا اور دل میں توحید کا ذوق پیدا ہوا۔ اپنے چچا سے بہت ڈرتے تھے۔ فتح مکہ کے بعد اپنے چچا کے پاس گئے اور کہا:

''پیارے چچا جان مجھے برسوں انتظار کرتے گزر گئے کہ آپ کے دل میں اسلام کی تحریک پیدا ہو اور آپ مسلمان ہوں۔ لیکن آپ کا حال وہی پہلے کا سا ہے۔ میں اپنی عمر پر زیادہ اعتماد نہیں کرسکتا۔ مجھے اجازت دیجئے کہ میں مسلمان ہوجاؤں''۔

یہ سن کر چچا نے جواب دیا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دین قبول کرنا چاہتا ہے تو میں سب کچھ تجھ سے چھین لوں گا۔ یہاں تک کہ تیرے بدن پر چادر اور تہبند تک باقی نہ رہنے دوں گا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب دیا چچا جان میں مسلمان ضرور ہوں گا۔ میں شرک اور بت پرستی سے بیزار ہوچکا ہوں۔ زرومال سب لے لیجئے ان سب چیزوں کو آخر کار ایک روز یہیں دنیا میں چھوڑ جانا ہے۔ میں ان کے لئے سچے دین کو ترک نہیں کرسکتا۔

حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ کہہ کر اپنے تمام کپڑے اتار دیئے اور بالکل برہنہ ہوکر ماں کے پاس گئے ماں نے ستر پوشی کے لئے کمبل دیا۔

۴۳۸۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ دوسرے دن صبح سویرے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر ہوئے تو انہیں دیکھ کر پوچھا کہ تم کون ہو۔ انہوں نے کہا کہ میرا نام عبدالعزی ہے۔ فقیر ومسافر ہوں۔ عاشق جمال اور طالب ہدایت ہوکر درِ دولت تک آپہنچا ہوں۔

۴۳۹۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا تمہارا نام عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے اور ذوالبجادین لقب، تم ہمارے قریب ہی ٹھہرو اور مسجد میں رہا کرو۔

۴۴۰۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصحابِ صُفّہ میں شامل ہوگئے۔

۴۴۱۔ صُفّہ چبوترے کو کہتے ہیں۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحن میں ایک چبوترہ تھا۔ جو لوگ گھربار، زرومال، آسائش و آرام چھوڑ کر دین کی تعلیم حاصل کرنے آئے تھے وہ اس چبوترے پر ٹھہرا کرتے تھے۔ یہ لوگ ''اہل صفّہ'' کے نام سے مشہور ہوئے۔ ان ہی میں سے وہ لوگ تیار ہوتے تھے جو مختلف ملکوں میں جا کر اشاعت اسلام کرتے تھے۔ انہی میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ہیں جو پانچ ہزار احادیث کے راوی اور اسلام کے مبلغ ہیں۔

۴۴۲۔ ایک دفعہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ لوگ تو نماز پڑھ رہے ہیں اوران میں سے ایک اعرابی اس قدر بلند آواز سے پڑھ رہے ہیں کہ دوسروں کی قرأت میں مزاحمت ہوتی ہے۔ اس پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسے کچھ نہ کہو یہ تو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے سب کچھ چھوڑ آیا ہے۔

۴۴۳۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے غزوہ تبوک کی تیاری ہونے لگی تو یہ بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرمادیجئے کہ میں بھی راہ خدا میں شہید ہوجاؤں۔

۴۴۴۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جاؤ کسی درخت کا چھلکا اتار لاؤ۔ جب عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چھلکا لے آئے تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وہ چھلکا ان کے بازو پر باندھ دیا اور فرمایا " الٰہی میں کفار پر اس کا خون حرام کرتا ہوں'' یہ سن کر حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ میں تو شہادت کا طالب ہوں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ جب غزوہ کی نیت سے تم نکلو اور پھر بخار آجائے اور مرجاؤ تب بھی تم شہید ہی ہوگے۔

۴۴۵۔ تبوک پہنچ کر یہی ہوا۔ بخار چڑھا اور عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ خدا کو پیارے ہوگئے۔

۴۴۶۔ رات کے وقت حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھ میں چراغ تھا، حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کی میت کو لحد میں رکھ رہے تھے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر میں اترے تھے۔

۴۴۷۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر پر اپنے ہاتھوں سے اینٹیں رکھیں۔ اور پھر دعا میں فرمایا:

''الٰہی آج کی رات (شام) تک میں اس سے خوشنود رہا ہوں، تو بھی اس سے راضی ہوجا''۔

۴۴۸۔ اس موقع پر حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کاش میں اس قبر میں دفنایا جاتا۔

مدینہ منورہ میں قیام نبوی ﷺ، اہم واقعات اور وفات

۴۴۹۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس جگہ بنائی گئی ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ناقہ خود بخود اس جگہ پر آکر بیٹھ گیا تھا۔ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مکہ سے مدینہ تشریف لائے تھے۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمین دو یتیم لڑکوں کی ملکیت تھی، رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے زمین کی قیمت دس دینار دلوائے۔ (اگر چہ ان دونوں لڑکوں نے قیمت لینے سے انکار کر دیا تھا)

۴۵۰۔ مسجد کا طول سو گز تھا۔

۴۵۱۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعمیر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود بھی برابر کے شریک رہے۔ آپ اینٹیں اور پتھر خود بھی اٹھا کر لاتے تھے۔ اس موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے تھے، ’’الٰہی زندگی تو آخرت ہی کی زندگی ہے تو انصار اور مہاجرین کو بخش دے‘‘۔

۴۵۲۔ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنھم اجمعین بھی اینٹیں اور گارا لاتے تھے اور یہ شعر پڑھتے تھے۔
’’رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کام کریں اور ہم بیٹھے رہیں یہ بڑی ہی گمراہی کا کام ہے‘‘۔

۴۵۳۔ مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دیواریں کچی اینٹوں سے تین گز بلند بنائی گئیں۔ کھجور کے تنے ستون کی جگہ اور کھجور کے درخت کے پھٹے شہتیر کی جگہ ڈالے گئے تھے۔

۴۵۴۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اپنے دور میں سنگین دیواریں بنائیں اور پتھر کے ستون لگائے اور سیگون کی چھت ڈالی اور فرش پر عقیق کی کنکریاں بچھائیں۔ (حوالہ بخاری باب بنیان المسجد)

۴۵۵۔ ولید بن عبدالملک نے اپنے عہد سلطنت اور حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عہد امارت مدینہ میں از سر نو مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمارت کو تعمیر کروایا۔

۴۵۶۔ انہوں نے مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعمیر کے لئے شام، مصر، روم اور قبط کے (۱۸۰) انجینئیر منتخب کر کے اس کی نگرانی کے لئے بھیجے۔ یہ عمارت سنگ مرمر کی تھی اور پہلی عمارت سے کچھ زیادہ بڑی بھی۔ تعمیر ۸۷ھ یا ۸۸ھ میں مکمل ہوئی تھی۔

۴۵۷۔ مہدی عباسی نے اپنے عہد سلطنت میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زمین میں اور اضافہ کیا۔ ان کے دور میں مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طول تین سو گز اور ارض دو سو گز ہو گیا۔ یہ تعمیر ۱۷۲ھ میں مکمل ہوئی۔

۴۵۸۔ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موجودہ عمارت سلطان عبدالمجید خان کی تعمیر کردہ ہے۔

۴۵۹۔ ۱ھ میں فرض نماز میں دو رکعتوں کا اضافہ ہوا۔

۴۶۰۔ ۲ھ میں اذان کا طریقہ جاری ہوا۔ (حوالہ رحمت اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد اوّل)

۴۶۱۔ لفظ اذان کے لغوی معنی بہت زیادہ تشہیر کرنا کے ہیں۔

۴۶۲۔ سب لوگ ایک وقت پر نماز ادا کر سکیں۔ اس کے لئے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے مشورہ لیا کہ کون سا طریقہ اختیار کیا جائے۔ بہت سے مشورے دیئے گئے کسی نے کہا کہ بلند مقام پر آگ روشن کردی جائے، کسی نے مشورہ دیا بگل بجایا جائے، کسی نے کہا کہ گھنٹے بجائے جائیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان میں سے کسی مشورے کو پسند نہ فرمایا۔

۴۶۳۔ دوسرے دن عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے آ کر عرض کیا کہ انہوں نے خواب میں ان الفاظ کو سنا ہے جو اب اذان میں کہے جاتے ہیں۔

۴۶۴۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جو کہ سب سے پہلے مؤذن ہیں، مسجد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ مسجد عمر (بیت المقدس) میں بھی اذان دی۔

۴۶۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے درج ذیل مؤذن تھے۔
مدینہ منورہ میں: حضرت بلال بن ریاح رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت عمرو بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ
مکہ مکرمہ میں: حضرت ابومخدورہ اوس بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔
قبا میں: حضرت سعد القراط رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۴۶۶۔ نماز آغاز نبوت ہی میں فرض ہوچکی تھی مگر قبلہ کے متعلق کوئی حکم نازل نہیں ہوا تھا۔ اس لئے مکہ کی تیرہ سالہ اقامت کے عرصے میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بیت المقدس ہی کو قبلہ بنائے رکھا۔ (اسی لئے بیت المقدس کو آج بھی قبلہ اول کہا جاتا ہے۔ اور آج قبلہء اوّل اسرائیل کے قبضے میں ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجئے کہ وہ مسلمانوں کو ہدایت دے کہ وہ قبلہ ٔ اوّل کو آزاد کرائیں)

۴۶۷۔ مدینہ میں بھی ابتدا میں بیت المقدس کو قبلہ رکھا گیا۔

۴۶۸۔ ہجرت کے دوسرے سال اللہ تعالیٰ نے اس بارے میں حکم نازل فرمایا اور خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دیا۔

۴۶۹۔ خانہ کعبہ کی عمارت بھورے رنگ کی ہے۔

۴۷۰۔ خانہ کعبہ کا نقشہ حضرت جبرائیل علیہ السلام نے تیار کیا تھا۔

۴۷۱۔ خانہ کعبہ میں کسی بھی رخ پر نماز پڑھی جاسکتی ہے۔

۴۷۲۔ باب النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کے مقدس دروازے کا نام ہے۔

۴۷۳۔ خانہ کعبہ کی چھت پر چھوٹی بڑی کل (۸۰) اسّی قندیلیں ہیں۔

۴۷۴۔ طورِ سینا، طورِ ذینا، طورِ لبنان یہ وہ پہاڑ ہیں جن کے پتھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کی تعمیر میں استعمال کئے۔

۴۷۵۔ زمین کا مرکز خانہ کعبہ کو تصور کیا جاتا ہے۔

۴۷۶۔ خانہ کعبہ کا طواف ہمیشہ حجرِ اسود کے پاس سے شروع ہوتا ہے۔

۴۷۷۔ خانہ کعبہ کے جنوب مشرق کی سمت میں حجرِ اسود نصب ہے۔

۴۷۸۔ خانہ کعبہ پر مکمل غلاف سب سے پہلے اسعد ضمیری نے چڑھایا۔

۴۷۹۔ خانہ کعبہ کو تعمیر ہوئے تقریباً ساڑھے چار ہزار سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔

۴۸۰۔ خانہ کعبہ کی بلندی ۵۴ فٹ اور نو انچ ہے۔

۴۸۱۔ حجرِ اسود اور بابِ کعبہ کے درمیان کی دیوار کو ملتزم کہتے ہیں۔

۴۸۲۔ کعبہ کی تعمیر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے کی۔ تعمیر مکمل ہونے کے بعد سب سے پہلے جرہم کا قبیلہ حوالئ مکہ مکرمہ میں آ کر آباد ہوا۔

۴۸۳۔ ۱۷ھ میں حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے خانہ کعبہ کی عمارت میں توسیع کروائی۔

۴۸۴۔ تحویل قبلہ کا حکم رجب یا شعبان ۲ھ میں ہوا۔

۴۸۵۔ مکہ مکرمہ میں سب سے پہلے جو بت داخل کیا گیا اس کا نام ہبل تھا۔ اسی بت کو مشرکین نے خانہ کعبہ کے صحن میں نصب کیا تھا۔

۴۸۶۔ خانہ کعبہ میں اس بت کو عمرو بن لحی لایا تھا۔

۴۸۷۔ خانہ کعبہ کی تعمیر، یروشلم کی تعمیر سے تقریباً ۹۲۱ سال اور حضرت مسیح علیہ السلام سے ایک ہزار نو سو اکیس سال (تقریباً) پیشتر کی ہے۔ (بحوالہ ''سویلائزیشن آف اینشینٹ انڈیا'' اور رحمت اللعالمین جلد اوّل)

۴۸۸۔ زکوٰۃ ۲ھ میں مسلمانوں پر فرض کی گئی۔

۴۸۹۔ زکوٰۃ اسلام کا چوتھا رکن ہے۔

۴۹۰۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲ھ میں مسلمان ہوئے۔

۴۹۱۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اصفہان کے باشندے تھے۔ ان کے قدیم مذہب میں ابلق گھوڑے کی پرستش کی جاتی تھی۔

۴۹۲۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ملکِ فارس کا پہلا پھل کہا جاتا ہے۔

۴۹۳۔ ہجرت کے دوسرے سال مسلمانوں پر رمضان کے روزے فرض ہوئے (۲ھ میں)۔

۴۹۴۔ روزہ اسلام کا تیسرا رکن ہے۔

۴۹۵۔ ۴ھ کی برکات میں سے بڑی برکت یہ ہے کہ شراب کی حرمت کا اعلان کیا گیا۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ کچھ لوگ ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھر میں بیٹھے ہوئے شراب پی رہے تھے اتنے میں منادی ہونے لگی کہ شراب اب حرام ہوگئی ہے حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سنتے ہی کہہ دیا کہ جتنی شراب باقی ہے اسے باہر پھینک دو۔ اس روز مدینہ منورہ کے گلی کوچوں میں شراب بہہ رہی تھی۔ شراب کو ام الخبائث یعنی برائیوں کی ماں کہا جاتا ہے۔

۴۹۶۔ ۴ھ میں شعبان کے مہینے میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیدا ہوئے۔

۴۹۷۔ محرم ۶۱ھ میں حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کربلا کے میدان میں شہید ہوئے۔

۴۹۸۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۸ھ میں اسلام قبول کیا۔

۴۹۹۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگِ احد میں کافروں کے رسالے کے افسر تھے اور مسلمانوں کو انہوں نے سخت نقصان پہنچایا تھا۔

۵۰۰۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی لشکر کے جرنیل ہونے کی حیثیت سے مسلیمہ کذاب کو شکست دی تھی۔ آپ نے عراق اور نجف (شام) کا علاقہ فتح کیا تھا۔

۵۰۱۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۸ھ میں ایمان لائے۔

۵۰۲۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں مصر کو فتح کیا تھا۔

۵۰۳۔ حضرت عثمان بن طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی ۸ھ میں مسلمان ہوئے۔ آپ خانہ کعبہ کے مہتمم اعلیٰ اور کلید بردار تھے۔ آپ جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے تو اس وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ:

''آج مکہ نے اپنے جگر کے ٹکڑے ہم کو دے ڈالے''۔

۵۰۴۔ حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۹ھ میں مسلمان ہوئے۔

۵۰۵۔ عدی بن حاتم طائی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۶۷ھ میں ۱۲۰ سال کی عمر میں کوفہ میں وفات پائی۔

۵۰۶۔ مسلمانوں پر حج ۹ھ میں فرض ہوا۔

۵۰۷۔ اسی سال رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو امیر الحجاج بنایا اور تین سو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کے ہمراہ حج کے لئے روانہ فرمایا۔

۵۰۸۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حج پر روانہ کرنے کے بعد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو روانہ کیا کہ وہ سورۂ برأت کا اعلان کریں۔

۵۰۹۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو حج کرایا اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سورۂ برأت کی پہلی چالیس آیتوں کو معہ ان احکام کے پڑھ کر سنایا کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک بیت اللہ کے اندر داخل نہ ہونے پائے گا۔ اور کوئی برہنہ ہو کر خانہ کعبہ کا طواف نہیں کر سکے گا۔

۵۱۰۔ ۱۰ھ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حج پر جانے کی اطلاع کردی گئی، اطلاع ملتے ہی جوق در جوق لوگ مدینہ منورہ میں جمع ہونا شروع ہوگئے۔

۵۱۱۔ ذی الحجہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے احرام باندھا۔ اور یہیں سے **لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد والنعمته لک والملک لاشریک لک** پڑھنا شروع کیا۔ اور مکہ معظّمہ کی جانب روانہ ہوئے۔

۵۱۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس کارواں کے ساتھ راستہ میں بھی مسلمانوں کی بہت بڑی تعداد حج کی سعادت کے لئے شامل ہوئی۔

۵۱۳۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب کسی ٹیلے کے قریب سے گزرتے تو تین تین مرتبہ تکبیر بلند آواز سے فرماتے تھے۔

۵۱۴۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کارواں کے ہمراہ جب مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو ذی طویٰ میں تھوڑی دیر کے لئے قیام فرمایا اور پھر کارواں کے ساتھ مکہ مکرمہ میں داخل ہوئے اور خانہ کعبہ کا طواف فرمایا۔

۵۱۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خانہ کعبہ کے طواف سے فارغ ہونے کے بعد صفا اور مروہ کے پہاڑوں پر تشریف لے گئے۔

۵۱۶۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صفا اور مروہ کی چوٹیوں پر کھڑے ہوکر خانہ کعبہ کی طرف رخ کر کے کلماتِ توحید وتکبیر پڑھے۔

۵۱۷۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آٹھویں ذی الحج کو مکہ مکرمہ سے روانہ ہوئے اور منٰی میں قیام فرمایا۔

۵۱۸۔ آٹھویں ذی الحج کو نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فجر،ظہر،عصر،مغرب اور عشاء کی نمازیں منٰی میں ادا فرمائیں۔

۵۱۹۔ نو ذی الحج کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم طلوعِ آفتاب کے بعد وادی نمرہ میں داخل ہوئے۔

۵۲۰۔ وادی نمرہ کے ایک جانب عرفات اور دوسری جانب مزدلفہ ہے۔

۵۲۱۔ سورج ڈھلنے کے بعد حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وادی نمرہ سے عرفات تشریف لائے۔

۵۲۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب میدانِ عرفات میں تشریف لائے اس وقت ایک لاکھ چوالیس ہزار مسلمان یہاں جمع تھے۔ (بعض کتابوں میں ایک لاکھ چوبیس ہزار تعداد درج ہے)

۵۲۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے عرفات کے میدان میں قصویٰ نامی اونٹنی پر بیٹھ کر خطبہ کا آغاز فرمایا۔

رسول کریم ﷺ نے جو خطبہ دیا اس کا اردو ترجمہ یہاں نقل کررہے ہیں۔ اسی خطبے کو حجتہ الوداع کا خطبہ بھی کہا جاتا ہے۔

ترجمہ: لوگو! میں خیال کرتا ہوں کہ میں اور تم پھر کبھی اس مجلس میں اکھٹے نہیں ہوں گے۔ لوگو! تمہارے خون تمہارے مال اور تمہاری عزتیں ایک دوسرے پر ایسی ہی حرام ہیں جیسا کہ آج کے دن (عرفہ) کی اس شہر (مکہ) کی اس مہینہ (ذی الحج) کی حرمت کرتے ہو۔ لوگو تمہیں عنقریب خدا کے سامنے حاضر ہونا ہے۔ اور وہ تم سے تمہارے اعمال کی بابت سوال فرمائے گا۔ خبردار میرے بعد گمراہ نہ بن جانا کہ ایک دوسرے کی گردنیں کاٹنے لگو۔

لوگو! جاہلیت کی ہر ایک بات میں اپنے قدموں کے نیچے پامال کرتا ہوں۔ جاہلیت کے قتل کے تمام جھگڑے ملیامیٹ کرتا ہوں۔ پہلا خون جو میرے خاندان کا ہے یعنی ابن ربیعہ بن حارث کا خون جو بنی سعد میں دودھ پیتا تھا اور ہزیل نے اسے مارا تھا میں چھوڑتا ہوں۔ جاہلیت کے زمانے کا سود ختم کرتا ہوں۔ وہ عباسؓ بن عبدالمطلب کا سود ہے وہ تمام کا تمام چھوڑ دیا گیا۔ لوگو! اپنی بیویوں کے متعلق اللہ سے ڈرتے رہو کیونکہ خدا کے نام کی ذمہ داری سے تم نے ان کو بیوی بنایا اور خدا کے کلام سے تم نے اپنے لئے حلال بنایا ہے۔ تمہارا حق عورتوں پر اتنا ہے کہ وہ تمہارے بستر پر کسی غیر کو نہ آنے دیں۔ لیکن اگر وہ ایسا کریں تو ان کو ایسی مار مارو جو نمودار نہ ہو۔ عورتوں کا حق تم پر یہ ہے کہ تم ان کو اچھی طرح کھلاؤ اچھی طرح پہناؤ۔

لوگو! میں تم میں وہ چیز چھوڑ چلا ہوں کہ اگر اسے مضبوطی سے پکڑ لوگے تو گمراہ نہ ہوگے۔ وہ قرآن اللہ کی کتاب ہے۔

لوگو! نہ تو میرے بعد کوئی پیغمبر اور نہ کوئی جدید امت پیدا ہونے والی ہے۔ خوب سن لو کہ اپنے پروردگار کی عبادت کرو اور پنج گانہ نماز ادا کرو۔ سال بھر میں ایک مہینہ رمضان کے روزے رکھو۔ مال کی زکوٰۃ نہایت خوش دلی کے ساتھ دیا کرو۔ خانہ خدا کا حج بجالاؤ اور اپنے حکمرانوں کی اطاعت کرو۔ جس کی جزا یہ ہے کہ تم اللہ کے ہاں فردوس بریں میں داخل ہوگے۔

لوگو! قیامت کے دن تم سے میری بابت بھی دریافت کیا جائے گا۔ مجھے ذرا بتاؤ کہ تم کیا جواب دوگے۔ سب نے کہا ہم اس کی شہادت دیتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اللہ کے احکام ہم کو پہنچادیئے۔ آپ ﷺ نے رسالت و نبوت کا حق ادا کردیا۔ آپ ﷺ نے ہم کو کھوٹے کھرے کی بابت اچھی طرح بتادیا۔ (اس وقت) رسول کریم ﷺ نے اپنی انگشت شہادت کو اٹھایا، آسمان کی طرف انگلی کو اٹھاتے تھے اور پھر لوگوں کی طرف جھکاتے تھے۔ اور (فرماتے تھے) اے خدا سن لے (تیرے بندے کیا کہہ رہے ہیں) اے خدا گواہ رہنا (کہ یہ لوگ کیا گواہی دے رہے ہیں) اے خدا شاہد رہ (کہ یہ سب کیسا صاف اقرار کررہے ہیں) دیکھو! جو لوگ ہیں وہ ان لوگوں کو جو موجود نہیں ہیں اس کی تبلیغ کرتے

رہیں۔ممکن ہے کہ بعض سامعین سے وہ لوگ زیادہ تر اس کلام کو یاد رکھنے اور حفاظت کرنے والے ہوں۔جن پر تبلیغ کی جائے۔

نوٹ:۔(حجتہ الوداع کا یہ خطبہ معدن الاعمال حدیث نمبر ۱۱۷،عن وابصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواہ ابن عساکر،عن ابی بکرۃ صحیح بخاری باب حجتہ الوداع،صحیح مسلم باب حجتہ النبی ﷺ اور رحمتہ اللعالمین کی مدد سے یہاں نقل کیا گیا ہے)۔

۵۲۴۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب خطبہ سے فارغ ہوئے تو اسی جگہ اس قرآنی آیت کا نزول ہوا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَاَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَرَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا ط فَمَنِ اضۡطُرَّ فِیۡ مَخۡمَصَةٍ غَیۡرَ مُتَجَانِفٍ لِّاِثۡمٍ فَاِنَّ اللّٰہَ غَفُوۡرٌ رَّحِیۡمٌ(۳)۔ (سورۃ المائدہ)

ترجمہ: آج میں نے تمہارے دین کو تمہارے لئے کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت کو پورا کر دیا اور میں نے تمہارے لئے اسلام کا دین ہونا پسند فرمایا ہے۔ پس جو شخص شدت کی بھوک میں بے قرار ہو جائے بشرطیکہ کسی گناہ کی طرف اس کا میلان نہ ہو تو یقیناً اللہ تعالیٰ معاف کرنے والا اور بہت بڑا مہربان ہے۔ (بحوالہ صحیح بخاری عن عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور رحمتہ اللعالمین)

۵۲۵۔ حجتہ الوداع کے موقع پر حضرت ربیع بن امیر بن خلف رضی اللہ تعالیٰ عنہ خطبہ کو بآوازِ بلند پڑھ رہے تھے۔

۵۲۶۔ حجتہ الوداع کے موقع پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابو شاہ یمنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی درخواست پر خطبہ لکھ کر دینے کا حکم دیا۔

۵۲۷۔ حجتہ الوداع کے دن حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نمازیں مکہ مکرمہ کی مسجد الخیف میں ادا فرمائیں۔

۵۲۸۔ یوم النحر کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۶۳ اونٹ اپنے ہاتھ سے اور ۳۷ اونٹ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے ذبح کیے۔

۵۲۹۔ ۶۳ اور ۳۷ یعنی کل ۱۰۰ اونٹوں کی قربانی منٰی میں کی گئی۔

۵۳۰۔ قربانی سے فارغ ہو کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت اللہ میں تشریف لائے اور طواف فرمایا۔

۵۳۱۔ اس حج میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسلمانوں کے ایک بہت بڑے مجمع کے سامنے آخری مرتبہ خطاب کیا اس لئے اس حج کو حجۃ البلاغ اور حجۃ الوداع کہا جاتا ہے۔

۵۳۲۔ حج سے فارغ ہونے کے بعد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس دن تک مکہ معظّمہ میں مقیم رہے (بحوالہ سیرت خاتم الانبیاء صفحہ ۱۱۶)

۵۳۳۔ ۱۱ھ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت سے چھ ماہ قبل قرآنِ مجید کی سورۃ النصر کا نزول ہوا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

اِذَا جَآءَ نَصۡرُ اللّٰهِ وَالۡفَتۡحُ(۱)وَرَاَيۡتَ النَّاسَ يَدۡخُلُوۡنَ فِىۡ دِيۡنِ اللّٰهِ اَفۡوَاجًا(۲)فَسَبِّحۡ بِحَمۡدِ رَبِّكَ وَاسۡتَغۡفِرۡهُ ط اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا(۳)۔ (سورۃ النصر)۔

ترجمہ: جب اللہ کی مدد آجائے اور فتح نصیب ہوجائے اور (اے نبی ﷺ) تم دیکھ لو کہ لوگ فوج در فوج اللہ کے دین میں داخل ہو رہے ہیں تو اپنے رب کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح کرو اور اس سے مغفرت کی دعا مانگو بے شک وہ بڑا توبہ قبول کرنے والا ہے۔

۵۳۴۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زندگی میں جو آخری رمضان گزارا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس میں ۲۰ یوم کا اعتکاف فرمایا۔

۵۳۵۔ ہر سال رمضان المبارک میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دس روز کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ (بحوالہ صحیح بخاری)

۵۳۶۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماہ صفر ۱۱ھ میں سفرِ آخرت کی تیاری شروع کردی۔

۵۳۷۔ ۲۸ صفر ۱۱ھ چہار شنبہ کی رات کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قبرستان بقیع غرقد میں تشریف لے گئے اور اہلِ قبور کے لئے دعائے مغفرت فرمائی۔

۵۳۸۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۲۹ صفر ۱۱ھ روز دو شنبہ کو ایک جنازے میں شریک ہونے کے بعد واپس تشریف لا رہے تھے کہ راستے ہی میں دردِ سر شروع ہوا اور بخار ہوگیا۔

۵۳۹۔ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ بخار اتنا شدید تھا کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو رومال سرِ مبارک پر باندھ رکھا تھا اس سے بھاپ نکل رہی تھی (یعنی بہت گرم ہو رہا تھا)۔

۵۴۰۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیماری کی حالت میں گیارہ یوم تک مسجد میں نماز پڑھانے آتے رہے۔

۵۴۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات سے قبل تیرہ دن بیمار رہے۔ (بعض کتابوں میں تیرہ دن اور چودہ دن دونوں لکھے ہوئے ہیں)

۵۴۲۔ بیماری کے آخری ایام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر میں گزارے۔

۵۴۳۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بیمار ہوا کرتے تھے تو یہ دعا پڑھا کرتے اور اپنے جسم پر ہاتھ پھیر لیا کرتے تھے۔ دعا کا ترجمہ یہ ہے:

"اے نسلِ انسانی کے پالنے والے۔ خطر کو دور فرما دے اور صحت عطا کر۔ شفاء دینے والا تو ہی ہے اور اسی شفاء کا نام شفاء ہے جو تو عنایت کرتا ہے۔ ایسی صحت دے کہ تکلیف باقی نہ چھوڑے"۔

۵۴۴۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ بیماری کے آخری دنوں میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعا فرما رہے تھے کہ " اللھم اغفرلی، وارحمنی، والحقنی بالرفیق"

ترجمہ: اے اللہ، میری مغفرت فرما، مجھ پر رحم کر اور میرے رفیقوں سے مجھے ملا۔

(بحوالہ: صحیح بخاری، کتاب المغازی، حدیث نمبر ۴۴۴۰)۔

۵۴۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہار شنبہ کو مخضب (پتھر یا تانبے کا ٹب) میں بیٹھ کر سات کنوؤں کے سات مٹکوں کا پانی اپنے سرِ مبارک پر ڈلوایا۔ اس عمل سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت ہلکی ہوئی۔

۵۴۶۔ پنج شنبہ کے روز حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طبیعت کچھ زیادہ خراب ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حاضرین سے فرمایا:

''لاؤ تمہیں لکھ دوں کہ تم میرے بعد گمراہ نہ ہو''۔

۵۴۷۔ اسی روز رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تین وصیتیں فرمائیں:

(۱) یہود کو عرب سے باہر کر دیا جائے۔

(۲) وفود کی عزت و مہمانی ہمیشہ کی طرح کی جائے جیسا کہ معمولِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تھا۔

(۳) قرآنِ مجید کے متعلق وصیت فرمائی۔ (الرحیق المختوم، صفحہ ۶۲۶)

۵۴۸۔ پنجشنبہ کے دن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مغرب تک تمام نمازیں خود پڑھائیں۔

۵۴۹۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پنج شنبہ کے دن مغرب کی نماز میں سورہ والمرسلات کی تلاوت فرمائی۔

۵۵۰۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پنجشنبہ کے روز عشاء کی نماز کے لئے تین مرتبہ عزم فرمایا۔ ہر دفعہ وضو کے لئے بیٹھے مگر بے ہوشی طاری ہوتی رہی۔ آخر کار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھائیں۔

۵۵۱۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ مبارک میں سترہ نمازوں کی امامت فرمائی (بحوالہ رحمتہ اللعالمین)

۵۵۲۔ شنبہ یا یک شنبہ کا ذکر ہے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت میں ظہر کی نماز ادا کی جا رہی تھی کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

اور حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کندھوں پر سہارا لئے ہوئے مسجد میں داخل ہوئے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیچھے ہٹنے لگے تو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اشارہ فرمایا کہ پیچھے مت ہٹو۔ اب حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اقتداء کرتے تھے اور باقی تمام لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تکبیرات پر نماز ادا فرمارہے تھے۔

۵۵۳۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یک شنبہ کے روز تمام غلاموں کو آزاد فرمادیا۔ جن کی تعداد بعض کتابوں میں چالیس بیان کی گئی ہے۔

۵۵۴۔ وفات سے ایک دن قبل رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گھر میں نقد سات دینار موجود تھے جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غرباء میں تقسیم کروادیئے۔

۵۵۵۔ دوشنبہ کے روز فجر کی نماز کے وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ اٹھایا جو حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور مسجدِ طیبہ کے درمیان پڑا ہوا تھا۔ اس وقت حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت میں نماز ادا کی جارہی تھی۔ اس منظر کو دیکھ کر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

۵۵۶۔ اسی دن رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلایا اور ان کے کان میں کچھ کہا جس سے وہ رونے لگیں پھر کچھ اور بات کہی جس پر وہ ہنسنے لگیں۔

۵۵۷۔ پہلی بات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ کہی کہ اب میں دنیا چھوڑ رہا ہوں اور دوسری بات یہ فرمائی کہ اہلِ بیت میں تم ہی میرے پاس سب سے پہلے پہنچوگی۔

۵۵۸۔ اسی دن یعنی دوشنبہ کو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ''سیدۃ نساء العٰلمین'' ہونے کی بشارت دی۔ (بخاری عن عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بعض روایات سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ واقعہ آخری دن کا نہیں بلکہ آخری ہفتے کا ہے)۔

۵۵۹۔ دوشنبہ کے روز حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت حسن وحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بلایا اور دونوں کو چوما اور ان کے احترام کی وصیت فرمائی۔ پھر ازواج مطہراتؓ کو بلایا اور ان کو نصیحتیں فرمائیں۔

۵۶۰۔ اسی دن حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلایا اور ان کا سرِ مبارک اپنی گود میں رکھ لیا۔ اور نصیحت فرمائی۔

۵۶۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آخری وصیت:

الصلوٰۃ الصلوٰۃ وما ملکت ایمانکم تھی۔ یہی الفاظ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بار بار دہراتے تھے۔ (بحوالہ بخاری عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ وخصائص الکبریٰ)

۵۶۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وفات سے کچھ دیر قبل پانی کے پیالے میں ہاتھ ڈالتے اور چہرہ مبارک پر پھیر لیتے۔ اس وقت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زبانِ مبارک سے فرماتے تھے۔

لا الہ الا اللہ ان للموت سکرات۔

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ موت میں تلخی ہوا کرتی ہے۔

۵۶۳۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تازہ مسواک لاکر دی۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنے دانتوں سے مسواک کو نرم کیا اور پھر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسواک فرمائی۔

۵۶۴۔ مسواک کرنے کے بعد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہاتھ بلند کرکے فرمایا:

"اللھم الرفیق الاعلیٰ"۔

اسی وقت آپ ﷺ کا دستِ مبارک نیچے ہو گیا اور پُتلی اوپر کو اٹھ گئی۔ (بحوالہ صحیح بخاری)

۵۶۵۔ ۱۲ ربیع الاوّل ۱۱ھ یوم دوشنبہ کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کو پیارے ہوئے۔

۵۶۶۔ وفات کے وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمرِ مبارک ۶۳ سال تھی۔ (بعض کتابوں میں لکھا ہے کہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وفات کا وقت وہی ہے جو نبوت ملنے کا تھا)

"انا للہ وانا الیہ راجعون"۔

۵۶۷۔ پیارے باپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوتِ حق کو قبول فرمایا اور فردوسِ بریں میں نزول فرمایا۔ آہ جبرائیل علیہ السلام کو خبرِ انتقال کون پہنچا سکتا ہے۔ یہ الفاظ حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر کہے۔

۵۶۸۔ ''میرے پدر و مادر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نثار۔ واللہ ۔ اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر دو موتیں وارد نہ کریگا یہی ایک موت تھی جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر لکھی ہوئی تھی''۔ یہ الفاظ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر کہے۔
(بحوالہ صحیح بخاری عن عبد اللہ عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۵۶۹۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات پر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پہلے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر گئے اور پھر وہاں سے مسجد میں آئے اور خطبہ پڑھا۔ یہاں پر اس کا اردو ترجمہ نقل کررہے ہیں۔
حمد وصلواۃ کے بعد کہا:
''واضح ہو کہ جو کوئی شخص تم میں سے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عبادت کرتا تھا تو وہ رحلت فرما گئے اور جو کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا بیشک اللہ تعالیٰ تو زندہ ہے اسے موت نہیں اللہ نے خود فرمایا ہے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایک رسول ہیں۔ ان سے پہلے بھی رسول ہو چکے۔ کیا اگر وہ مرگیا یا شہید ہوگیا تو تم الٹے پاؤں پھر جاؤ گے۔ ہاں جو کوئی ایسا کریگا تو اللہ تعالیٰ کا کچھ نہ بگاڑ سکے گا اور اللہ تعالیٰ تو شکر گزاروں کو اچھا بدلہ دینے والا ہے''۔

۵۷۰۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جس پانی سے غسل دیا گیا وہ پانی غرس نامی کنویں سے لایا گیا تھا۔

۵۷۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری غسل حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔

۵۷۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا۔

۵۷۳۔ ان میں دو صحاری اور ایک منقش چادر تھی۔

۵۷۴۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ جنازہ بغیر کسی امام کے ادا کی گئی۔

۵۷۵۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسدِ مبارکہ اسی جگہ رکھا رہا جہاں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انتقال ہوا تھا۔

۵۷۶۔ نمازِ جنازہ پہلے کنبہ والوں نے، پھر مہاجرین نے، پھر انصار کے مردوں نے اور عورتوں نے پھر بچوں نے ادا کی۔

۵۷۷۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ جنازہ حجرہ مبارک چھوٹا ہونے کی وجہ سے دس دس افراد نے ادا کی۔

۵۷۸۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ مبارک کھودی۔

۵۷۹۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفینِ مبارک چہار شنبہ کی شب کو ادا کی گئی۔

۵۸۰۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو آخری غسل دیتے ہوئے یہ کہہ رہے تھے ''میرے ماں باپ آپ پر قربان آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی موت سے وہ چیز جاتی رہی جو کسی کی موت سے نہ گئی تھی یعنی نبوت اور غیب کی خبروں اور وحی آسمانی کا انقطاع ہوگیا۔۔۔۔۔''۔

۵۸۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نمازِ جنازہ کی تجویز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیش کی تھی اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس سے اتفاق کیا۔

۵۸۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تدفینِ مبارک رحلت سے تقریباً ۲۲ یا ۳۲ گھنٹے بعد کی گئی۔

۵۸۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبرِ مبارک حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے میں ہے۔

۵۸۴۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس حجرہ مبارک میں آرام فرما رہے ہیں اس کے اردگرد ۵۵۷ھ میں سلطان نورالدین نے زمین کھود کر سیسہ بھروا دیا تھا۔

۵۸۵۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسمِ مبارک حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے قبرِ مبارک میں رکھا۔

دیگر اسلامی واقعات معہ معلوماتِ قرآنِ مجید

۵۸۶۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر خاموش رہا کرتے تھے بلاضرورت کبھی گفتگو نہ فرماتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت شیریں کلام اور کمال فصیح تھے۔

۵۸۷۔ ''آنکھوں میں نمی ہے۔ دل میں غم ہے پھر بھی وہی بات کہتے ہیں جو ہمارے پروردگار کو پسندیدہ ہے۔ ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم کو تیری وجہ سے رنج ہوا'' یہ الفاظ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے فرزند حضرت ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تدفین کے وقت فرمائے۔

۵۸۸۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے رات کو بھوکا سونے سے منع فرمایا اور ایسا کرنے کو بڑھاپے کا سبب بتایا۔

۵۸۹۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حرام اشیاء کو بطور دوا استعمال کرنے سے منع فرمایا۔

۵۹۰۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شہد کو تمام امراض کے لئے شفاء قرار دیا۔

۵۹۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زمین یا منبر پر کھڑے ہوکر یا شتر و ناقہ پر سوار ہوکر خطبہ فرمایا کرتے۔

۵۹۲۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبہ کا آغاز تشہد اور اختتام استغفار پر فرماتے۔

۵۹۳۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطبات صرف جمعہ کے دن ہی پر موقوف نہ تھے بلکہ ضرورت اور موقع ہوتا تب بھی لوگوں کو کلامِ پاک سے مستفید فرمایا کرتے۔

۵۹۴۔ خطبہ میں وہ باتیں بیان کی جاتی تھیں جن کی سرِ دست مسلمانوں کو ضرورت ہوتی تھی اور وقت وضرورت کے اعتبار سے خطبہ میں سب کچھ بیان ہوا کرتا۔

۵۹۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خطبات کے دوران عصا اور کبھی کمان کا سہارا لیا کرتے تھے۔

۵۹۶۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جو قیمتی تحائف آیا کرتے تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انہیں صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین میں تقسیم فرما دیتے تھے۔

۵۹۷۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند سیدنا ابراہیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جس دن انتقال ہوا اسی دن سورج بھی گرہن ہوا۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لوگوں کو جمع کیا خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ سورج، چاند کسی کے مرنے یا جینے سے گرہن نہیں ہوتے۔

۵۹۸۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ان کی کنیت کے ناموں سے پکارتے تھے (عرب میں عزت سے بلانے کا یہی طریقہ تھا)۔

۵۹۹۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کل چار عمرے ادا فرمائے۔

۶۰۰۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل اپنا خرقہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہنچانے کی وصیت کی تھی۔

۶۰۱۔ سیرت طیبہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر پہلی کتاب حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لکھی۔

۶۰۲۔ جنگ فجار میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم شریک ہوئے لیکن اس کو غزوہ نہیں کہتے۔

۶۰۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ عبد اللہ بن اوقیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا کرتے تھے۔

۶۰۴۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ مہر جو ضروری مراسلات پر لگائی جاتی تھی حضرت حنظ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تحویل میں رہتی تھی۔

۶۰۵۔ جشنِ عیدِ میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سب سے پہلے ابوسعید مظفر نے منایا۔

۶۰۶۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے سورۃ مدثر کے ذریعہ تبلیغ فرمائی۔

۶۰۷۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی غائبانہ نمازِ جنازہ ادا فرمائی تھی۔

۶۰۸۔ رسول کریم ﷺ کے دادا حضرت عبدالمطلب نے خواب دیکھا کہ انہیں زمزم کا کنواں کھودنے کا حکم دیا جا رہا ہے اور ساتھ ہی اس کی جگہ بھی بتائی گئی۔ خواب سے بیدار ہونے کے بعد آپ نے کنویں کی کھدائی شروع کی۔ (بحوالہ الرحیق المختوم، ص78)

۶۰۹۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب کا اصل نام شیبہ الحمد تھا۔

۶۱۰۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نانی کا نام برہؔ تھا۔

۶۱۱۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دادی کا نام فاطمہ بنت عمرو فخر میر تھا۔

۶۱۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صلح حدیبیہ سے اپنی وفات تک مختلف لوگوں کو جو خطوط بھیجے ان کی تعداد دو سو سے دو سو پچاس تک ہے۔

۶۱۳۔ ''حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خندہ رو، ملنسار، اکثر خاموش رہنے والے، بکثرت ذکرِ خدا کرنے والے، لغویات سے دور، بیہودہ پن سے نفور، بہترین رائے اور بہترین عقل والے تھے''۔ ان خیالات کا اظہار فرانس کے مشہور پروفیسر سیڈیو نے کیا۔

۶۱۴۔ دو سال بعد جب حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دودھ چھڑایا گیا تو دائی حلیمہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مکہ مکرمہ میں لائیں اس وقت یہاں پر وبائی بیماری پھیلی ہوئی تھی۔

۶۱۵۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین لڑکے اور چار لڑکیاں پیدا ہوئیں۔

۶۱۶۔ سب سے پہلے حضرت قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے اور بچپن ہی میں اللہ کو پیارے ہوگئے۔

۶۱۷۔ حضرت قاسمؓ کی وجہ سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کنیت ''ابو القاسم'' ہے۔

۶۱۸۔ دوسرے بیٹے حضرت عبد اللہؓ مکہ معظّمہ میں نبوت ملنے کے بعد پیدا ہوئے۔ ان کا لقب طیب وطاہر ہے۔آپ کی وفات مکہ معظّمہ ہی میں ہوئی۔

۶۱۹۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تیسرے بیٹے حضرت ابراہیمؓ مدینہ منورہ میں پیدا ہوئے یہ حضرت ماریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے پیدا ہوئے۔آپ کا انتقال بچپن ہی میں ہوا۔

۶۲۰۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چاروں بیٹیاں حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے ہوئیں۔

۶۲۱۔ چاروں لڑکیوں کی پیدائش مکہ مکرمہ میں ہوئی۔

۶۲۲۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت قاسم سے چھوٹی اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام اولاد میں بڑی تھیں۔

۶۲۳۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چھوٹی تھیں۔

۶۲۴۔ حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے چھوٹی تھیں۔

۶۲۵۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سب سے چھوٹی صاحبزادی تھیں۔

۶۲۶۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پیدائش کے وقت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمرِ مبارک تیس سال تھی۔

۶۲۷۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مکہ ہی میں ابوالعاص بن ربیع بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی سے ہوا۔

۶۲۸۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ۸ھ میں مدینہ منورہ میں ہوا۔

۶۲۹۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوسری صاحبزادی سیدہ رقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا جب پیدا ہوئیں اس وقت رسولِ کریم کی عمرِ مبارک ۳۳ سال تھی۔

۶۳۰۔ حضرت رقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح مکہ میں حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

۶۳۱۔ حضرت رقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا وہ پہلی خاتون ہیں جنہوں نے ہجرت فی سبیل اللہ کی سنت کو اپنے شوہر کا ساتھ دے کر قائم کیا۔

۶۳۲۔ سیدہ رقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے ۲ھ میں چیچک نکلی اور اسی میں ان کا انتقال ہوا۔

۶۳۳۔ انتقال کے وقت حضرت رقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر ۲۱ سال تھی۔

۶۳۴۔ حضرت رقیّہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے وقت رسولِ کریم جنگِ بدر کے لئے تشریف لے جارہے تھے۔

۶۳۵۔ رسولِ کریم کی تیسری دختر سیّدہ امِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ ان کا نکاح حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا۔

۶۳۶۔ سیّدہ امِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کی وجہ سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ذوالنورین کا خطاب ملا۔

۶۳۷۔ حضرت سیّدہ امِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے نکاح کے وقت نبی کریم نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے پاس بلایا اور فرمایا کہ حضرت جبرائیل علیہ السلام کہہ رہے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا حکم ہے کہ میں اپنی دوسری بیٹی تجھ سے بیاہ دوں۔

۶۳۸۔ سیّدہ امِ کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ۹ھ میں انتقال ہوا۔

۶۳۹۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بطن سے رسولِ کریم کی سب سے چھوٹی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ ان کی ولادت کے وقت رسولِ کریم ﷺ کی عمرِ مبارک ۴۱ سال تھی۔

۶۴۰۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے واقعہ بدر کے بعد ہوا۔

۶۴۱۔ جنگِ احد میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عملاً حصہ لیا۔ اس وقت آپؓ کا نکاح حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہو چکا تھا۔

۶۴۲۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات ۳ رمضان ۱۱ھ کو ہوئی۔

۶۴۳۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۳ھ میں رمضان المبارک کے مہینے میں پیدا ہوئے۔

۶۴۴۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دایہ کا نام سودہ بنت مسرح الکندیہ ہے۔

۶۴۵۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیس حج کیے۔

۶۴۶۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پچیس حج کیے۔

۶۴۷۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام فاطمہ بنتِ زاھدہ تھا۔

۶۴۸۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا پہلا نکاح عتیق بن عائد مخزومی سے ہوا تھا۔

۶۴۹۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال رمضان میں نبوت کے دسویں سال مکہ معظّمہ میں ہوا۔

۶۵۰۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نمازِ جنازہ ادا نہیں کی گئی۔ کیوں کہ اس وقت تک اللہ تعالیٰ نے نمازِ جنازہ کے متعلق حکم نہیں دیا تھا۔

۶۵۱۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی وفات کے بعد رسولِ کریم نے حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت زمعہ بن قیس بن عبد شمس سے نکاح کیا۔ ان کی والدہ کا نام شموسی بنت قیس تھا۔

۶۵۲۔ حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں ہوا۔

۶۵۳۔ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں۔ ان کا نکاح رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شوال ۱۰؁ نبوت میں مکہ معظّمہ میں ہوا اور رخصتی شوال ۱۱؁ نبوت میں مدینہ منورہ میں ہوئی۔

۶۵۴۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی احادیث مرویات کی تعداد تقریباً دو ہزار دو سو دس ہیں۔

۶۵۵۔ جنگِ بدر میں رایت نبوی کا پرچم مرطِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا تھا۔ یعنی جس نشانی کے تحت ملائکہ نے خدمتِ اسلام ادا کی اور جس نشان پر اللہ تعالیٰ کی اولین نصرت وفتح نازل ہوئی وہ نشانی حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اوڑھنی کا بنایا گیا تھا۔ یہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی بڑی فضیلت کو ظاہر کرتا ہے۔

۶۵۶۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ حضرت ام رومان کنانیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہیں۔ جن کا انتقال رمضان ۶ھ میں ہوا۔

۶۵۷۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کو قبر میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ہاتھوں سے اتارا تھا۔

۶۵۸۔ حضرت عبدالرحمٰن بن ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حقیقی بھائی تھے۔ جنگِ یمن میں فتح ان ہی کی شجاعت سے ہوئی تھی۔

۶۵۹۔ حضرت عبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیٹے بھی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ اس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کی چار نسلیں صحابی رضی اللہ تعالیٰ اجمعین ہیں۔ یہ شرف کسی دوسرے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل نہیں۔

۶۶۰۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی ۶۳ سال کی عمر میں ۱۷ رمضان ۵۷ھ کو مدینہ منورہ میں وفات ہوئی۔

۶۶۱۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی قبرِ مبارک جنت البقیع میں ہے۔

۶۶۲۔ ام المومنین حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی ہیں۔

۶۶۳۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نہایت قدیم الاسلام تھیں۔

۶۶۴۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے والد حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۱۳ھ میں خلیفہ ہوئے۔

۶۶۵۔ حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا ۳ھ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نکاح ہوا۔

۶۶۶۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ دس سال چھ ماہ خلیفہ رہے۔

۶۶۷۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۲۴ ذی الحجہ ۲۳ھ کو شہید ہوئے۔

۶۶۸۔ ام المساکین زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۳ھ میں نکاح کیا اور آپؓ کی وفات ۳ھ میں ہوئی۔

۶۶۹۔ حضرت زینب بنتِ خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نکاح کے بعد صرف دو یا تین مہینے زندہ رہیں۔

۶۷۰۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ۴ھ میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آئیں۔

۶۷۱۔ ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال مدینہ منورہ میں ۵۹ھ میں ہوا۔ (بعض کتابوں میں ۶۰ھ بھی لکھا ہوا ہے)

۶۷۲۔ ام المومنین زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نکاح حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۵ھ میں ہوا۔

۶۷۳۔ ام المومنین حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نکاح کے وقت عمرِ مبارک ۳۶ سال تھی۔

۶۷۴۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقی پھوپھی کی بیٹی تھیں۔

۶۷۵۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۲۰ھ میں وفات پائی اس وقت ان کی عمر ۵۲ سال تھی۔

۶۷۶۔ ان کی کنیت ام الحکم ہے۔

۶۷۷۔ ام المومنین حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت الحارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ۵ھ میں ہوا۔

۶۷۸۔ حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ربیع الاول ۵۶ھ میں ۶۵ یا ۷۰ سال کی عمر میں وفات پائی۔

۶۷۹۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابوسفیان بن امیہ بن عبدالشمّس بن عبد مناف قصی سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ۶ھ میں ہوا۔

۶۸۰۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام صفیہ بنت ابوالعاص بن امیہ ہے۔

۶۸۱۔ حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھایا۔ نکاح کے بعد نجاشی کی جانب سے جملہ حاضرین کو کھانا کھلایا گیا۔

۶۸۲۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جانب سے حضرت خالد بن سعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ وکیل تھے۔

۶۸۳۔ ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ۴۴ھ میں مدینہ منورہ میں وفات پائی۔

۶۸۴۔ ام المومنین حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت حیی بن اخطب سے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نکاح ۷ھ میں ہوا۔

۶۸۵۔ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی والدہ کا نام برّہ بنت سموال تھا۔

۶۸۶۔ حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال رمضان ۵۰ھ میں ہوا۔

۶۸۷۔ ام المومنین میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت الحاث کا نکاح حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۷ھ میں ہوا۔

۶۸۸۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تیرہ سال تک مکہ مکرمہ میں دینِ اسلام کی تبلیغ فرمائی۔

۶۸۹۔ اہل صفہ ان لوگوں کو کہا جاتا تھا جو دین سیکھنے کے واسطے آپ ﷺ کے مہمان ہوتے تھے۔

۶۹۰۔ جنگِ خندق کے موقع پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیٹ پر پتھر باندھ رکھا تھا۔ اس حالت میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اہلِ صفہ کو سورۃ النساء کی تعلیم دے رہے تھے (روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۶۹۱۔ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شمر ذی الجوشن نے شہید کیا تھا۔

۶۹۲۔ باب العلم تو حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔ شہر علم (مدینۃ العلم) رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہیں۔

امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنھُنّ

نمبر شمار	نام ازواجِ مطہرات	نکاح کا سن	ام المومنین کی عمر بوقت نکاح	سنِ وفات	مقبرہ مبارک	رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر بوقت نکاح
۱۔	حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	سنہ ۲۵ میلادالنبیؐ سنہ ۲۷ * بی ایچ	۴۰ سال	سنہ ۱۰ نبوت	مکہ معظّمہ	۲۵ سال
۲۔	حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	سنہ ۱۰ نبوت	۵۰ سال	سنہ ۱۹ ہجری	مدینہ منورہ	۵۰ سال
۳۔	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	نکاح سنہ ۱۰ نبوت رخصتی سنہ ۱۱ نبوت	۹ سال	۱۷ رمضان سنہ ۵۷ ہجری	مدینہ منورہ	۵۴ سال
۴۔	حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	سنہ ۳ ہجری	۲۲ سال	سنہ ۴۱ ہجری	مدینہ منورہ	۵۵ سال
۵۔	حضرت زینب خزیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	سنہ ۳ ہجری	۳۰ سال تقریباً	سنہ ۳ ہجری	مدینہ منورہ	۵۵ سال
۶۔	حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	سنہ ۴ ہجری	۲۶ سال	سنہ ۶۰ ہجری	مدینہ منورہ	۵۶ سال
۷۔	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا	سنہ ۵ ہجری	۳۶ سال	سنہ ۲۰ ہجری	مدینہ منورہ	۵۷ سال
۸۔	حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	سنہ ۵ ہجری	۲۰ سال	سنہ ۵۶ ہجری	مدینہ منورہ	۵۷ سال
۹۔	حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	سنہ ۶ ہجری	۳۶ سال	سنہ ۴۴ ہجری	مدینہ منورہ	۵۸ سال
۱۰۔	حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	سنہ ۷ ہجری	۱۷ سال	سنہ ۵۰ ہجری	مدینہ منورہ	۵۹ سال
۱۱۔	حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	سنہ ۷ ہجری	۳۶ سال	سنہ ۵۱ ہجری	مکہ معظّمہ	۵۹ سال

* بی ایچ: ہجری سے پہلے / ہجرت سے پہلے

۶۹۳۔ ''ساقی کوثر'' حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہیں۔

۶۹۴۔ سانحہ کربلا کے پہلے شہید حضرت مسلم بن سجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۶۹۵۔ مسلمانوں کے لئے لفظ ''مسلم'' حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دور میں لکھنا شروع کیا گیا۔

۶۹۶۔ ارکانِ نماز کی کل تعداد چھ ہے۔

۶۹۷۔ حضرت صفیہ بنتِ عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہا قرآنِ مجید کی پہلی حافظہ خاتون ہیں۔

۶۹۸۔ بیت المقدس تقریباً ۱۴سال تک مسلمانوں کا قبلہ رہا اور ہجرت کے دوسرے سال خانہ کعبہ کو قبلہ قرار دیا گیا

۶۹۹۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ احزاب میں خندق کھودتے وقت حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اشعار پڑھ رہے تھے۔

۷۰۰۔ دنیا میں سب سے پہلے انگور کی کاشت حضرت نوح علیہ السلام نے کی۔

۷۰۱۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ حضرت نوح علیہ السلام کو چالیس سال کی عمر میں نبوت ملی۔

۷۰۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شکل وصورت حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتی جلتی تھی۔

۷۰۳۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام جب انسانی شکل میں اللہ تعالیٰ کا پیغام رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس لاتے تھے تو اکثر حضرت وحیہ کلبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شکل میں ہوتے تھے۔

۷۰۴۔ حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار استنبول ترکی میں ہے۔

۷۰۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر وحی سات طریقوں سے نازل ہوتی تھی۔
(بحولہ : الرحیق المختوم ،صفحہ۱۰۲،۱۰۳)

۷۰۶۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے جنگِ فجار میں حصہ لیا اس وقت آپ کی عمرِ مبارک تیرہ سال تھی۔

۷۰۷۔ فارقلیط رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عبرانی نام ہے۔

۷۰۸۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حجتہ الوداع کے موقع پر قربانی کے بعد حضرت معمر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اپنے سرِ مبارک کے بال منڈوائے۔

۷۰۹۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بال (موئے مبارک) حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیئے گئے۔

۷۱۰۔ ۶۵۵ھ میں مسجدِ نبوی میں آتشزدگی کا واقعہ پیش آیا۔

۷۱۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں فرمایا کرتے تھے کہ یہ میری ماں ہیں۔

۷۱۲۔ مکہ معظّمہ کا پرانا نام مارکورایا یا بطحا ہے۔

۷۱۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غارِحرا میں جو مخصوص عبادت کرتے تھے اس کا نام تحنث ہے۔

۷۱۴۔ قسطنطنیہ کو سلطان محمد دوئم نے فتح کیا۔

۷۱۵۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قسطنطنیہ کے بارے میں فرمایا تھا کہ جو اسے فتح کریگا وہ جنتی ہوگا۔

۷۱۶۔ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوعبد اللہ ہے۔

۷۱۷۔ حبشہ کے بادشاہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

۷۱۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خانہ کعبہ کے علاوہ مسجدِ نمرہ تعمیر کی۔

۷۱۹۔ ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا جن کو آنحضرت حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی ماں کہتے تھے ان کا اصل نام برکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔

۷۲۰۔ حضرت اسلع بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اونٹ ہانکتے تھے۔

۷۲۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام طور پر لباس میں چار کپڑے استعمال کرتے تھے، تہبند، کرتہ، چادر اور عمامہ۔

۷۲۲۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عام طور پر سفید کپڑے پہنتے تھے۔

۷۲۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبز رنگ پسند تھا۔

۷۲۴۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاندی کی انگوٹھی سیدھے ہاتھ کی چوتھی انگلی میں پہنتے تھے۔

۷۲۵۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سرخ رنگ کے گھوڑے پسند تھے۔

۷۲۶۔ فتح مکہ کے موقع پر حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سفید علم تھا۔

۷۲۷۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چاند کو دو حصوں میں تقسیم کرنے کا معجزہ مکہ مکرمہ کی پہاڑی جبل ابوقبیس پر دکھایا۔

۷۲۸۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جدِ امجد حضرت عبد المطلب کے بال پیدائشی طور پر سفید تھے۔

۷۲۹۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چچی جنہوں نے اسلام قبول کیا ان کا نام حضرت ام فضل رضی اللہ تعالیٰ عنہا ہے۔

۷۳۰۔ تم میرے سامنے مت آیا کرو تمہیں دیکھ کر میرے دل کو تکلیف پہنچتی ہے۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ الفاظ حضرت وحشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہے تھے۔ (ان کے مسلمان ہونے سے قبل ان کے نیزے سے حضرت حمزہؓ غزوہ احد میں شہید ہوئے تھے)

۷۳۱۔ حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے متعدد نعتیں کہیں۔

۷۳۲۔ اللہ تعالیٰ اور حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تین نام مشترک ہیں، الرؤف، کریم اور مجید۔

۷۳۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک مئوذن نابینا تھے۔ یہ مدینہ منورہ میں مئوذن تھے۔ ان کا نام حضرت عمر بن ام مکتوم قریشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہے۔

۷۳۴۔ اللہ تعالیٰ کے حکم سے ''مسجدِ ضرار'' کو منہدم کردیا گیا تھا یہ مسجد منافقین نے تعمیر کی تھی۔

۷۳۵۔ حضرت ابو دجانہؓ نے جنگِ احد میں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آگے کھڑے ہوکر اپنی پیٹھ کو آپ ﷺ کے لئے ڈھال بنا دیا تھا۔

۷۳۶۔ بدر کے مقام پر تین غزوے ہوئے۔

۷۳۷۔ حضرت عبد اللہ بن انیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے صدمے کو برداشت نہ کرسکے اور اللہ تعالیٰ کو پیارے ہوگئے۔

۷۳۸۔ مدینہ منورہ کا پہلا مسلمان حضرت ایاس بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا جاتا ہے۔

۷۳۹۔ "THE LIFE OF PROPHET" ولیم میور کی تصنیف ہے۔

۷۴۰۔ ''سیرت النّبی حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم علامہ شبلی نعمانی اور سید سلیمان ندوی کی مشترکہ تصنیف ہے۔ اس کی چھ جلدیں ہیں۔

۷۴۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جمعہ کے دن کو باقی دنوں کا سردار قرار دیا ہے۔

۷۴۲۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب کوہِ صفا پر اسلام کی دعوت دی تو اس وقت سب سے پہلے ابولہب نے دعوتِ حق کی مخالفت کی۔

۷۴۳۔ ''رحمتہ اللعالمین'' محمد سلیمان سلمان پوری کی تصنیف ہے۔ اس کی تین جلدیں ہیں۔

۷۴۴۔ سن ہجری کا نفاذ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور سے شروع ہوا۔

۷۴۵۔ کلمہ طیبہ پڑھنے کو تہلیل کہتے ہیں۔

۷۴۶۔ سیپارہ فارسی زبان کا لفظ ہے۔

۷۴۷۔ جامع القرآن اور قرآنِ مجید کا پہلا حافظ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہیں۔

۷۴۸۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سات گھوڑے تھے۔

(۱) سکیب (۲) لحیف (۳) سبحہ (۴) طرب (۵) لزاز (۶) مزجر

(۷) الورد

۷۴۹۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس پانچ بخال یعنی خچر تھے۔ ایک 'دلدُل' نامی جو مقوقس شاہ مصر نے، دوسرا فضہ نامی صدیقِ اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیسرا صاحب ایلیہ نے چوتھا دومتہ الجندل کے حکمران اور پانچواں نجاشی شاہِ حبشہ نے حضورِ اکرم ﷺ کی خدمت میں بھیجے تھے۔

۷۵۰۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تین گدھے تھے۔ ایک عفیرا جو مقوقس شاہ مصر نے بھیجا تھا۔ دوسرا فروۃ اور تیسرا حضرت سعد بن عبادہ الخزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدیۃً پیش کیا تھا۔

۷۵۱۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تین اونٹ تھے۔ ان میں سے ایک اونٹنی کا نام قصویٰ تھا۔

۷۵۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چار مئوذن تھے۔ دو مدینہ منورہ میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ریاح اور حضرت عمر بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ، ایک قبا میں حضرت سعد القراظ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ایک مکہ معظّمہ میں حضرت ابومخدورہ اوس بن مغیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷۵۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پندرہ قاصد تھے۔

۷۵۴۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس سات زرہیں تھیں جن کی تفصیل یہ ہے: (۱) ذات الفضول لوہے کی زرہ تھی جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک یہودی کے پاس گروی رکھا تھا اور اس سے تین صاع اپنے اعیال کے لئے قرض لئے تھے۔ (۲) الوشاع (۳) ذات الجواشی (۴) مسعہ سہ (۵) فضہ (۶) البتر اور (۷) دیق۔

۷۵۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس چھ کمانیں تھیں جن کے نام درجِ ذیل ہیں: (۱) الزوراء (۲) الروحا (۳) الصفر اء (۴) البیضاء (۵) الکتوم (۶) اتشداد۔

۷۵۶۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو ڈھالیں تھیں جن کے نام یہ ہیں: (۱) الرزاق (۲) انقق ہیں۔

۷۵۷۔ نیزوں کی تعداد دو ہے جو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تھے۔ ان کے نام: (۱) المثوی اور (۲) المنشٰی ہیں۔

۷۵۸۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حربہ چھوٹے نیزے تین تھے۔ (۱) النعبہ (۲) البضیا اور (۳) عنزہ۔

۷۵۹۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو خرد تھے جن کے نام: (۱) ذوالموشع اور (۲) زوالسبوع۔

۷۶۰۔ فطرہ دینے کا حکم ۲ھ میں نازل ہوا۔

۷۶۱۔ قرآنِ مجید میں وضو کا حکم ۵ھ میں نازل ہوا۔

۷۶۲۔ یہودی اسلام سے پہلے عاشورہ کے دن روزہ رکھتے تھے۔

۷۶۳۔ ۵ھ میں تیمّم کی آیت نازل ہوئیں۔

۷۶۴۔ ابتدائے اسلام میں صرف دو نمازیں فجر اور عشاء کے اوقات میں فرض تھیں۔

۷۶۵۔ قرآنِ مجید کی کتابت سب سے پہلے خطِ اموز کے رسم الخط میں ہوئی۔

۷۶۶۔ ناصر الحدیث حضرت امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کو کہتے ہیں۔

۷۶۷۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

۷۶۸۔ اسلامی تاریخ میں غم کا سال حضرت ابوطالب اور حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے انتقال کے سال کو کہا جاتا ہے۔ اس وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمرِ مبارک ۵۰ سال تھی۔

۷۶۹۔ غزوۂ احد میں مسلمانوں کے علمبردار حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۷۷۰۔ امام بخاری کا اصل نام محمد بن اسماعیل ہے۔

۷۷۱۔ غزوۂ ابواء میں مسلمانوں کے علمبردار حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۷۷۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ابوتراب کا لقب غزوہ عشرہ میں دیا۔

۷۷۳۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غلام ہونے کی وجہ سے غزوہ بدر میں شریک نہیں ہوسکے تھے۔

۷۷۴۔ اسلام کا پہلا پرچم حضرت ابومرشد بن کنارہ حصین غنوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اٹھایا۔

۷۷۵۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا اصل نام مابہ بن بوزخشاں ہے۔

۷۷۶۔ حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسلام کے وہ پہلے شہید ہیں جن کی نمازِ جنازہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پڑھائی۔

۷۷۷۔ مدینہ منورہ میں وفات پانے والے آخری صحابی حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۷۷۸۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے وقت حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمرِ مبارک ۱۸ سال تھی۔

۷۷۹۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غزوہ بدر میں شہید ہونے والے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی نمازِ جنازہ میں چار سے زائد تکبیریں کہتے تھے۔

۷۸۰۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی والدہ شفاء کے ہاتھوں ہوئی۔

۷۸۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سب سے پہلے حضرت اسد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔

۷۸۲۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد خانہ کعبہ کی از سرِ نو تعمیر قصی بن کلاب نے کی تھی۔

۷۸۳۔ صحابیہ حضرت ام حرام رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزار قبرص میں ہے۔

۷۸۴۔ حضرت کبشیہ بنت رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہا انصار خواتین میں سب سے پہلے اسلام قبول کرنے والی خاتون ہیں۔

۷۸۵۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دس چچاؤں میں سے صرف دو چچا مسلمان ہوئے۔

۷۸۶۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ان چچاؤں کے نام حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۷۸۷۔ حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی جانب ہجرت کی تو ان کے ہمراہ حضرت ام ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔

۷۸۸۔ حضرت جبرائیل علیہ السلام کو ''عقل کل'' کہا جاتا ہے۔

۷۸۹۔ مسجدِ قبلتین جہاں تحویل قبلہ کا حکم ہوا وادی عقیق میں واقع ہے۔

۷۹۰۔ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں بابِ جبرائیل علیہ السلام سے داخل ہونا مسنون ہے۔

۷۹۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں کلید بردار کعبہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۷۹۲۔ شفیع المذنبین رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہیں۔

۷۹۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابو عقیل انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عطیے کو سب سے افضل قرار دیا تھا۔

۷۹۴۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال کے بعد سب سے پہلے ام المومنین حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا۔ (آپؓ حضرت خدیجہؓ کی وفات کے بعد پہلی خاتون ہیں جن سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کیا) (بحوالہ الرحیق المختوم، ص168)

۷۹۵۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت جبرائیل علیہ السلام کے کہنے پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا۔

۷۹۶۔ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی نمازِ جنازہ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

۷۹۷۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے علاوہ تمام امہات المومنین جنت البقیع میں مدفون ہیں۔

۷۹۸۔ ہجرتِ حبشہ میں جو چار خواتین شامل تھیں ان کے نام یہ ہیں:

(۱) حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۲) حضرت سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۳) حضرت لیلیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور (۴) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا زوجۂ حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۷۹۹۔ غزوہ احد کے دوسرے دن غزوہ حمراء الاسد پیش آیا۔

۸۰۰۔ اللہ کا حبیب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہتے ہیں۔

۸۰۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حبیب حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہتے ہیں۔

۸۰۲۔ اموی خلیفہ حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ماں ہندہ نے حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شہید ہونے پر ان کا کلیجہ چبایا تھا۔

۸۰۳۔ مسجدِ ضرار کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی بنیاد فتنہ وفساد اور نفاق پر رکھی گئی۔

۸۰۴۔ ''آپ نے محبت کا حق ادا کر دیا۔ میرے آرام وآسائش میں کوئی کسر نہ چھوڑی''۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ الفاظ حضرت ابو طالب کے جنازے پر فرمائے۔

۸۰۵۔ قبیلہ بنو عامر کے بوھیرہ نے کہا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھے مل جائیں تو میں سارے عرب کو اپنا بنالوں گا۔

۸۰۶۔ حجتہ الوداع کے موقع پر خطبہ کے دوران حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر چادر کا سایہ کئے ہوئے تھے۔

۸۰۷۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یمن کے بازار جرش میں تجارت کی۔

۸۰۸۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی بشارت اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا ہیں۔

۸۰۹۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مزارِ مبارک جنت المعلیٰ میں ہے۔

۸۱۰۔ عقبہ کے مقام پر نبوت کے دسویں سال رجب کے مہینے میں اوس اور خزرج کے قبیلوں کے لوگ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے چھ تا آٹھ آدمی اسی وقت مسلمان ہوگئے۔ تاریخِ اسلام میں یہ بیعت عقبہ اولیٰ کہلاتی ہے۔

۸۱۱۔ سنہ ۱۱ نبوت میں مدینہ منورہ سے بارہ آدمی آئے ان میں سے پانچ آدمی پہلے ہی مسلمان ہو چکے تھے اور بقیہ اس موقع پر مسلمان ہوئے یہ بیعت عقبہ ثانیہ کہلاتی ہے۔

۸۱۲۔ سنہ ۱۲ نبوت میں مدینہ منورہ سے ۷۲ مرد اور ۲ عورتیں حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس ملاقات کے لئے خفیہ طور پر نصف شب کو حاضر ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں پر عقبہ میں بیعت کی، تاریخِ اسلام میں یہ بیعتِ عقبۃ الکبریٰ کہلاتی ہے۔

۸۱۳۔ عقبہ منیٰ کے قریب ایک مقام ہے۔

۸۱۴۔ مدینہ منورہ کی نواحی بستی قباء کو عالیہ بھی کہتے ہیں۔

۸۱۵۔ رسول کریم ﷺ کی مدینہ ہجرت کے بعد مسجد قباء وہ پہلی مسجد ہے جس کی بنیاد رکھی گئی۔

۸۱۶۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن جنگوں میں شریک نہیں ہوئے بلکہ کسی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لشکر کا سردار بنا کر بھیجا ان کو ''سریہ'' کہتے ہیں۔

۸۱۷۔ ''سرایا'' کی تعداد ۴۳ ہے۔

۸۱۸۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دو رمضان تیس تیس دن کے روزے اور باقی سات رمضانوں میں انتیس انتیس دن کے روزے رکھے۔

۸۱۹۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۹ سال رمضان المبارک کے روزے ادا فرمائے۔

۸۲۰۔ ۵ھ میں عورتوں کے لئے پردہ کا حکم نازل ہوا۔

۸۲۱۔ ۵ھ میں مدینہ منورہ میں زلزلہ آیا۔

۸۲۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دونوں شانوں کے درمیان کچھ گوشت مبارک کبوتر کے انڈے کے برابر اُبھرا ہوا تھا اس کے چاروں طرف تل اور بال تھے۔ یہ نبوت کی نشانی ہے اسی کو ''مہرِ نبوت'' کہتے ہیں۔

۸۲۳۔ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سب سے پہلا چراغ حضرت تمیم داری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے روشن کیا۔

۸۲۴۔ رسول کریمؐ نے رمضان ۱۰ھ میں بیس دن کا اعتکاف فرمایا جبکہ ہمیشہ دس دن ہی کا اعتکاف فرمایا کرتے تھے۔ اسی سال حضرت جبریلؑ نے آپؐ کو دو مرتبہ قرآن پاک کا دور کرایا جبکہ ہر سال ایک ہی مرتبہ دور کرایا کرتے تھے (بحوالہ الرحیق المختوم، ص623)

۸۲۵۔ دو خواتین کے پاس حضرت جبرائیل علیہ السلام تشریف لائے ان کے نام یہ ہیں:
(۱) حضرت مریم علیہ السلام اور (۲) حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۸۲۶۔ قرآنِ مجید میں ۸۰ جگہ تقویٰ یعنی اللہ سے ڈرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

۸۲۷۔ حضرت داؤد علیہ السلام کا نام قرآنِ مجید میں سولہ مرتبہ آیا ہے۔

۸۲۸۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب قرض کی ضرورت ہوتی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے لیتے تھے۔

۸۲۹۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو قرآنِ مجید کی نقلیں کرا کے ساری اسلامی سلطنت میں پھیلانے کا مشورہ حضرت حزیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دیا۔

۸۳۰۔ حضرت عبد المطلب کے دس لڑکے تھے۔

۸۳۱۔ حضرت عبد المطلب کے لڑکوں میں حضرت حارث سب سے بڑے اور حضرت عبد اللہ جو حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے والد ہیں سب سے چھوٹے تھے۔

۸۳۲۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دورِ خلافت ۱۱ھ سے ۱۳ھ تک رہا۔

۸۳۳۔ دوزخ کے سات دروازے ہیں۔

۸۳۴۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی وفات سے تقریباً پندرہ دن قبل بیمار ہوئے۔

۸۳۵۔ خلیفہ ثانی حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ کہا جاتا ہے۔

۸۳۶۔ جنگِ قادسیہ محرم ۱۴ھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں لڑی گئی۔

۸۳۷۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ حضرت صہیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پڑھائی۔

۸۳۸۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پانچ اشخاص کو نامزد کر کے ان میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کرنے کی وصیت کی تھی۔ ان اشخاص میں درجِ ذیل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شامل تھے۔

(۱) حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۳) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۴) حضرت سعد ابنِ وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور (۵) حضرت عبد الرحمٰن بن ابنِ عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۸۳۹۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تیسرا خلیفہ منتخب کیا گیا۔

۸۴۰۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دورِ خلافت ۲۴ھ سے ۳۵ھ تک رہا۔

۸۴۱۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے چھ سال بڑے تھے۔

۸۴۲۔ بحری بیڑے کی بنیاد حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں پڑی۔

۸۴۳ بحری بیڑے بنانے کا مشورہ حضرت معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیا۔

۸۴۴۔ بانی کعبہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو کہتے ہیں۔

۸۴۵۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آنکھوں کی پتلیاں انتہائی سیاہ تھیں۔

۸۴۶۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوتے وقت سرمے کی تین سلائیاں پہلے دائیں اور پھر بائیں آنکھ مبارک میں لگایا کرتے تھے۔

۸۴۷۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر مبارک میں تقریباً بیس بال سفید تھے۔

۸۴۸۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فاتح مکہ کی حیثیت سے جب شہر میں داخل ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سرِ اقدس پر سیاہ رنگ کا عمامہ تھا۔

۸۴۹۔ خاصف النعلین حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خطاب ہے۔

۸۵۰۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو خاصف النعلین کا خطاب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نعلین مبارک (جوتے) کی مرمت کرنے کی وجہ سے ملا۔

۸۵۱۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تجارت کو ''افضل العبادت'' قرار دیا۔

۸۵۲۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہمارا حساب ہوگا (یعنی امتِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)۔

۸۵۳۔ قرآنِ مجید کا پہلا اردو ترجمہ عبدالقادر نے کیا۔

۸۵۴۔ نہر سوئز مصر کی ملکہ ھسط شب سط نے کھدوائی تھی۔

۸۵۵۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت کے پانچویں سال ۱۸ھ میں عرب میں سخت قحط پڑا۔

۸۵۶۔ ''عرب ماؤں نے ایک ہی خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنا ہے، دوسرا خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ وہ بھی جن نہیں سکتیں''۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں یہ الفاظ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہے۔

۸۵۷۔ وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف قبائل اور علاقوں کا انتظام سونپا تھا جو وہاں سے جزیہ، صدقات اور زکوٰۃ وغیرہ وصول کرتے تھے ان کی کل تعداد اٹھارہ ہے۔

۸۵۸۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہجرت سے پہلے مدینہ منورہ میں بارہ اصحابؓ کو نقیب مقرر کیا۔

۸۵۹۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدنی نقیبوں میں نو خزرج اور تین اوس کے صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم شامل ہیں۔

۸۶۰۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے تمام مدنی نقیب قبائلِ مدینہ کے رؤسا تھے۔

۸۶۱۔ کلمہ شریف ''لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین محمد رسول اللہ صادق الوعدلامین'' رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضہء مبارک کی جالیوں پر لکھا ہوا ہے۔

۸۶۲۔ قرآنِ کریم میں صحابیء رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام کے ساتھ ذکر آیا ہے۔

۸۶۳۔ اہلِ مکہ نے حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو ان کی پاکیزگی کی بناء پر طاہرہ کا لقب دیا تھا۔

۸۶۴۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سورہ طٰہٰ کی تلاوت سن کر مسلمان ہوئے۔

۸۶۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''جبلِ اُحد'' (پہاڑ) کے بارے میں فرمایا کہ یہ ہم سے محبت کرتا ہے اور ہم اس سے محبت کرتے ہیں۔

۸۶۶۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح سرف کے مقام پر ہوا۔

۸۶۷۔ حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا نکاح حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوا، اس موقع پر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نکاح کا خطبہ پڑھا تھا۔

۸۶۸۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ماموں زاد بھائی ہیں۔

۸۶۹۔ حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے سب سے پہلے مصر کا العریش نامی علاقہ فتح کیا۔

۸۷۰۔ واقعہ کربلا کی شیر دل خاتون حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کہا جاتا ہے۔

۸۷۱۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نواسی ہیں۔

۸۷۲۔ جبل ابوقبین کی چوٹی پر مسجدِ بلال ہے۔

۸۷۳۔ گھوڑوں پر زکوٰۃ کا سلسلہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے شروع کیا۔

۸۷۴۔ خاندانِ ابراہیم علیہ السلام میں پہلی طلاق حضرت اسماعیل علیہ السلام کی زوجہ حضرت امارہ بنتِ سعید کی ہوئی۔

۸۷۵۔ مشہور شاعرہ حضرت خنسا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے چاروں بیٹے جنگِ قادسیہ میں شہید ہوئے۔

۸۷۶۔ ملکِ فارس کا آتشکدہ ہزاروں سال روشن رہنے کے بعد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت کے موقع پر ٹھنڈا ہوگیا تھا۔

۸۷۷۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تقریباً آٹھ ماہ کی عمر میں گفتگو فرمانے لگے تھے۔

۸۷۸۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی شہادت سے قبل ایک مجلسِ شوریٰ قائم کی تھی۔
اس کا اجلاس حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنتِ قیس کے گھر میں ہوا تھا۔

۸۷۹۔ آسمانی کتابوں میں سے قرآنِ مجید کے لئے اللہ تعالیٰ نے سات خصوصیات بیان فرمائی
ہیں۔

۸۸۰۔ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عشرہ مبشرہ میں سے حضرت طلحہ بن عبد اللہ رضی اللہ
تعالیٰ عنہ کی شہادت پر فرمایا تھا کہ ''کاش میں ان سے بیس روز قبل انتقال کر جاتا''۔

۸۸۱۔ ''نویدِ مسیحا'' اور ''دعائے خلیل'' حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کہا جاتا ہے۔

۸۸۲۔ فنِ قرآن کا امام حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا جاتا ہے۔

۸۸۳۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شعبان کو اپنا مہینہ قرار دیا ہے۔

۸۸۴۔ ''عشرہ مبشرہ'' میں وہ دس صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین شامل ہیں جن کو رسولِ کریم
صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے زندگی ہی میں جنت کی بشارت دی تھی۔

۸۸۵۔ ''عشرہ مبشرہ'' کے ''سرِ لشکر'' حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہیں۔

۸۸۶۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ۴ محرم الحرام ۲۴ھ کو خلافت کی ذمہ داری سنبھالی

۸۸۷۔ مدینہ منورہ میں سب سے پہلے حضرت سعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات ہوئی۔

۸۸۸۔ دوزخ کے داروغہ کا نام مالک ہے۔

۸۸۹۔ قافلہ حجاج کی پہلی اور آخری منزل کا نام وادی منٰی ہے۔

۸۹۰۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ کا جلوہ کوہِ طور پر نظر آیا تھا۔

۸۹۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب اسلام نہیں لائے تھے۔

۸۹۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لئے یہ
ارشاد فرمایا نبی وقت کا ایک حواری ہوتا ہے اور یہ میرے حواری ہیں۔

۸۹۳۔ چاہِ زمزم خانہ کعبہ سے ۳۳ گز کے فاصلے پر واقع ہے۔

۸۹۴۔ خطیبِ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت ثابت بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے۔

۸۹۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دین کی تبلیغ چھوڑنے کا پہلا مشورہ عقبہ ربیع نے دیا تھا۔

۸۹۶۔ ابولہب نے حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ولادت با سعادت کی خبر سن کر اپنی لونڈی ثوبیہ کو آزاد کر دیا تھا۔

۸۹۷۔ بیت المال کے پہلے باقاعدہ منتظم حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔

۸۹۸۔ فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کے بتوں کو صاف کرتے ہوئے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سورہ بنی اسرائیل کی آیات تلاوت فرما رہے تھے۔

۸۹۹۔ پانچواں صحابی زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہا جاتا ہے۔

۹۰۰۔ حضرت عقبیٰ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام تھے جو بعد میں والیء مصر ہوئے۔

۹۰۱۔ جنت کے کل آٹھ دروازے ہیں۔

۹۰۲۔ مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ حضرت ابن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان دینے کی اجازت تھی۔

۹۰۳۔ حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرمایا کرتے تھے کہ ''میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں''۔

۹۰۴۔ مشہور سپہ سالار حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مزار دمشق میں ہے۔

۹۰۵۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت مسلمہ بن ھشام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی رہائی کے لئے دعائے قنوت پڑھ کر دعا فرمایا کرتے تھے۔

۹۰۶۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سبزیوں میں کدو بہت زیادہ مرغوب تھا۔

۹۰۷۔ حضرت کعب بن مالک ؓ کا بیان ہے کہ آپ ﷺ جب خوش ہوتے تو آپ ﷺ کا چہرہ مبارک دمک اٹھتا تھا، گویا چاند کا ایک ٹکڑا ہے۔(صحیح بخاری ۱/ ۵۰۲)

۹۰۸۔ قرآنِ مجید میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام احمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) صرف ایک مرتبہ آیا ہے۔

۹۰۹۔ قرآن مجید کا برصغیر میں پہلا ترجمہ فارسی زبان میں ہوا۔

۹۱۰۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پھوپھی زاد بھائی حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا شمار عشرہ مبشرہ میں ہوتا ہے۔

۹۱۱۔ جغرافیائی شکل کے اعتبار سے عرب جزیرہ نما ہے۔

۹۱۲۔ خانہ کعبہ کی تعمیر سے پہلے مکہ معظّمہ میں کوئی آبادی نہیں تھی۔

۹۱۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا حضرت ابو طالب کا پیشہ تجارت تھا۔

۹۱۴۔ ۳ھ میں وراثت کا قانون نازل ہوا۔

۹۱۵۔ ۳ھ میں مشرک عورتوں سے نکاح حرام قرار دیا گیا۔

۹۱۶۔ غزوہ بنی نضیر ربیع الاول ۴ھ میں پیش آیا اور اللہ تعالیٰ نے اس تعلق سے سورہ حشر نازل فرمائی جس میں یہود کی جلاوطنی کا نقشہ کھینچتے ہوئے منافقین کے طرز عمل کا بتایا گیا (بحوالہ الرحیق المختوم ، ص 404)

۹۱۷۔ حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوہ احزاب میں حواری کا لقب ملا۔

۹۱۸۔ غزوہ خیبر کے بعد ایک دعوت میں سلام بن مشکم یہودی کی بیوی زینب نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کھانے میں زہر ملا دیا تھا۔ اس زہر یلے کھانے کو کھا کر صحابی حضرت بشیر بن برا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہوگیا تھا۔

۹۱۹۔ قصاص کے طور پر یہودی کی بیوی زینب کو قتل کر دیا گیا تھا۔

۹۲۰۔ غزوہ خیبر کے موقع پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جھنڈا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو عطا فرمایا تھا

۹۲۱۔ فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ کی دیواروں سے تصویریں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مٹائیں۔

۹۲۲۔ فتح مکہ کے موقع پر خانہ کعبہ میں سب سے پہلی اذان حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے دی۔

۹۲۳۔ عرب کے تمام صوبوں میں یمن سب سے زیادہ زرخیز اور تمدن وتہذیب کا نہایت قدیم مرکز تھا۔

۹۲۴۔ یمن میں دعوتِ اسلام کے لئے حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا گیا۔

۹۲۵۔ صُفّہ کی درسگاہ میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ اکابر صاحبِ علم صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین تعلیم دیتے تھے۔

۹۲۶۔ صُفّہ کی درسگاہ سے فارغ التحصیل صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو قراء کہا جاتا تھا۔

۹۲۷۔ جنگِ یمامہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں لڑی گئی۔

۹۲۸۔ جنگِ یمامہ میں ستر حفاظ شہید ہوئے۔

۹۲۹۔ حضرت باذان بن ساسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سلاطین عجم میں سب سے پہلے مسلمان ہوئے۔

۹۳۰۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت باذان بن ساسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن کا والی مقرر فرمایا۔

۹۳۱۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے زمانے میں غیر مسلموں سے جزیہ کے طور پر سالانہ ایک دینار وصول کرنے کا حکم دیا تھا۔

۹۳۲۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں جزیہ اور خراج کی آمدنی سپاہیوں کی تنخواہ اور جنگی مصارف میں صرف ہوتی تھی۔

۹۳۳۔ حجۃ الوداع کے موقع پر تمام ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھنّ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہمراہ تھیں۔

۹۳۴۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے بعد جو چیزیں چھوڑیں وہ کچھ زمین، سفید خچر اور ہتھیار تھے۔

۹۳۵۔ حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ بدر میں شریک نہیں ہو سکے تھے۔

۹۳۶۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی پانچ اولادیں تھیں۔

۹۳۷۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آخری غسل ان کی بیوی اسماء بنتِ عمس رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دیا۔

۹۳۸۔ سورہ شکر سورۃ الفاتحہ کو کہتے ہیں۔

۹۳۹۔ سب سے پہلے جیل خانے عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں تعمیر کرائے۔

۹۴۰۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظّمہ میں صفوان ابن امیہ کا گھر خرید کر اسے جیل خانے میں تبدیل کیا تھا۔

۹۴۱۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دورِ خلافت میں تقریباً چار ہزار مساجد تعمیر کروائیں۔

۹۴۲۔ ۱۷ھ میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ معظّمہ سے مدینہ منورہ تک ہر منزل پر چوکیاں، سرائیں اور حوض تعمیر کروائے۔

۹۴۳۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت میں جس دن بچہ پیدا ہوتا تھا اسی دن سے اس کا وظیفہ مقرر کر دیا جاتا تھا۔

۹۴۴۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں عموماً ایسی سورتیں پڑھتے تھے جن میں قیامت کی ہولناکی اور خدا کی عظمت وجلال کا ذکر ہوتا۔

۹۴۵۔ ۲۹ھ میں حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دوبارہ تعمیر و توسیع کروائی۔

۹۴۶۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور میں مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طول میں بیس گز اور ارض میں تیس گز کا اضافہ ہوا۔

۹۴۷۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مرفوع روایات کی کل تعداد ۱۲۴ ہے۔

۹۴۸۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب کسی قبر کے پاس سے گزرتے تھے تو اتنا روتے کہ آنسوؤں سے آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی داڑھی تر ہو جاتی تھی۔

۹۴۹۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شہادت کے بعد مسندِ خلافت تین دن تک خالی رہی۔

۹۵۰۔ ۳۶ھ میں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ منورہ کے بجائے کوفہ کو مرکزِ خلافت قرار دیا۔

۹۵۱۔ ۳۶ھ میں حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی ہزار فوج کے ہمراہ شام کی طرف حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقابلے کے لئے روانہ ہوئے۔

۹۵۲۔ شام روانہ ہوتے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کوفہ میں اپنا قائم مقام مقرر کیا۔

۹۵۳۔ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دورِ خلافت میں بازار کی نگرانی اور نرخ اور ناپ تول کی دیکھ بھال خود کرتے تھے۔

۹۵۴۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازِ جنازہ سعید بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ والئی مدینہ نے پڑھائی۔

۹۵۵۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی والدہ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے پہلو میں مدفون ہیں۔

۹۵۶۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی وفات پر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں فرمایا لوگو! آج خوب رو لو کہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب دنیا سے اٹھ گیا۔

۹۵۷۔ حجرِ اسود پر سب سے پہلے چاندی حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لگوائی۔

۹۵۸۔ حضرت امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کل تیرہ احادیثِ مبارکہ روایت کی ہیں۔

۹۵۹۔ عاشورہ کے دن حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی اذان دی تھی۔

۹۶۰۔ حضرت علی اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے صاحبزادے ہیں۔

۹۶۱۔ مسجدِ بنو ذویق مدینہ منورہ کی وہ پہلی مسجد ہے جس میں پہلی مرتبہ قرآنِ مجید کی تلاوت کی گئی۔

۹۶۲۔ ''سورہ نصر'' کو ''سورہ الوداع'' بھی کہتے ہیں۔

۹۶۳۔ ''جہادِ اکبر'' نفس کے خلاف جہاد کو کہتے ہیں۔

۹۶۴۔ ذوالجناح حضرت جعفر طیار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا لقب ہے۔

۹۶۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے غزوہ احد میں پچاس تیر اندازوں کا دستہ وادی عین پر متعین کیا تھا۔

۹۶۶۔ کرزین جابر بن حیل فہری قرشی نے ہجرتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد قریش کی طرف مسلمانوں پر سب سے پہلا حملہ کیا۔

۹۶۷۔ کرزین جابر بن حیل فہری قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بعد میں مسلمان ہوگئے اور فتح مکہ کے دن شہید ہوئے۔

۹۶۸۔ حضرت کعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اکثر ''سرایا'' میں سردار بنایا کرتے تھے۔

۹۶۹۔ حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن عبدالمطلب بن عبد مناف بن قصیء کو سب سے پہلے اسلامی ''سریہ'' کا سردار بنایا گیا۔

۹۷۰۔ حضرت انس بن نضیر بخاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جسم پر غزوہ احد میں اسّی سے زائد زخم آئے اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسی غزوہ میں شہید ہوئے۔

۹۷۱۔ حضرت ثابت بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ احد کے سب سے آخری شہید ہیں۔

۹۷۲۔ حضرت سعد بن معاذ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ خندق میں تیر لگنے سے زخمی ہو گئے تھے۔

۹۷۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سعد بن معاذ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بدست خاص دو مرتبہ جراحی فرمائی۔

۹۷۴۔ حضرت طفیل بن مالک بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے غزوہ احد میں ۳۱ زخم کھائے تھے۔

۹۷۵۔ حضرت طفیل بن مالک بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ خندق میں شہید ہوئے۔

۹۷۶۔ حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوہ خیبر میں شہید ہوئے۔

۹۷۷۔ حضرت حارث بن حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو غزوہ خیبر میں ایک تیر سر میں آ کر لگا جس کی وجہ سے آپؓ کی سر کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔

۹۷۸۔ حضرت عدی بن مروہ بن سراقہ بن خباب رضی اللہ تعالیٰ عنہ غزوۂ خیبر میں چھاتی میں نیزہ لگنے سے شہید ہوئے۔

۹۷۹۔ آسمانی کتاب بائیبل میں سب سے زیادہ تفصیل سے ذکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ہے۔

۹۸۰۔ حضرت ایوب علیہ السلام کا ذکر قرآنِ مجید میں (۱) سورہ النساء اور (۲) سورہ انعام میں آیا ہے۔

۹۸۱۔ حضرت یحییٰ علیہ السلام کا ذکر قرآنِ مجید میں سورہ مریم اور سورہ آلِ عمران میں ہے۔

۹۸۲۔ قرآنِ مجید کی سورہ مریم کے رکوع اوّل میں حضرت زکریا علیہ السلام کا ذکر ہے۔

۹۸۳۔ قرآنِ مجید میں حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر بارہویں پارے میں ہے۔

۹۸۴۔ حضرت لوط علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السلام کے برادر زادے ہیں۔

۹۸۵۔ بی بی سارہ کے بعد حضرت لوط علیہ السلام سب سے پہلے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر ایمان لائے۔

۹۸۶۔ سورہ فتح کا نزول ۷ھ میں ہوا۔

۹۸۷۔ کوہِ طور روم کی سرحد سے ملا ہوا ہے۔

۹۸۸۔ حضرت ہارون علیہ السلام، حضرت موسیٰ علیہ السلام کے بڑے بھائی تھے۔

۹۸۹۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ایوب علیہ السلام کے متعلق فرمایا ''ہم نے اسے صابر پایا''۔

۹۹۰ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عرب کی تمام زبانوں کا علم عطا ہوا تھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قبیلے سے اسی کی زبان اور محاوروں میں گفتگو فرماتے تھے۔

۹۹۱۔ قرآنِ مجید میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو گیارہ مرتبہ **یاایھا النبی** صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مخاطب کیا گیا ہے۔

۹۹۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شقِ صدر شبِ معراج کو ''حطیم'' کے مقام پر کیا گیا تھا۔

۹۹۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرمایا کہ مجھے جس قدر ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مال نے نفع پہنچایا اس قدر کسی کے مال نے نفع نہیں پہنچایا۔

۹۹۴۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس شخص کو کسی ایسے شخص کو دیکھنے کی خواہش ہو جو دوزخ کی آگ سے آزاد ہو تو اسے چاہیے کہ ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیکھے۔

۹۹۵۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اچھی خصلتیں تین سو ساٹھ ہیں۔

۹۹۶۔ اسلام کے معنی اطاعت اور فرمانبرداری کے ہیں۔

۹۹۷۔ صحاح ستہ میں حدیث شریف کی مندرجہ ذیل چھ کتابیں شامل ہیں:

(۱) صحیح بخاری (۲) صحیح مسلم (۳) سنن ابوداؤد (۴) ترمذی (۵) نسائی (۶) ابنِ ماجہ۔

۹۹۸۔ توریت حضرت موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۹۹۹۔ انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی۔

۱۰۰۰۔ قرآنِ مجید اور حدیث کے احکام پر غور کر کے بعض بزرگانِ دین نے عام لوگوں کی آسانی کے لئے مفصل قوانین مرتب کردیئے جن کو فقہ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

۱۰۰۱۔ امام ابو حنیفہ رحمتہ اللہ علیہ کی فقہ جس کی ترتیب میں امام ابو یوسف رحمتہ اللہ علیہ، امام محمد رحمتہ اللہ علیہ اور امام زفر رحمتہ اللہ علیہ کا مشورہ شامل ہے اسے فقہ حنفی کہا جاتا ہے۔

۱۰۰۲۔ امام مالک رحمتہ اللہ علیہ کی فقہ کو فقہ مالکی کہا جاتا ہے۔

۱۰۰۳۔ امام شافعی رحمتہ اللہ علیہ کی فقہ کو فقہ شافعی کہتے ہیں۔

۱۰۰۴۔ امام احمد بن حنبل رحمتہ اللہ علیہ کی فقہ کو فقہ حنبلی کہا جاتا ہے۔

۱۰۰۵۔ یہ چاروں فقہیں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحلت کے بعد دو سو سال کے اندر اندر مرتب کی گئیں۔

۱۰۰۶۔ واقعہ معراج کے وقت پہلے آسمان پر جب رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت آدم علیہ السلام کو سلام کیا تو انہوں نے جواب دیا اور ابنِ صالح و نبی صالح فرما کر مرحبا کہا۔

۱۰۰۷۔ دوسرے آسمان پر حضرت یحیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلام کا جواب دیا اور کہا اخ صالح و نبی صالح کہہ کر مرحبا کہا۔

۱۰۰۸۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ۱۰ھ میں حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کا گورنر مقرر فرمایا۔

۱۰۰۹۔ حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ۳۵ھ میں ہوا۔

۱۰۱۰۔ حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے دورِ خلافت میں ہر جمعہ کو ایک غلام خرید کر آزاد کیا کرتے تھے۔

۱۰۱۱۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو ''ماہ کنعان'' کہتے ہیں۔

۱۰۱۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابوجہل کو سب سے پہلے ابوجہل کہنا شروع کیا۔

۱۰۱۳۔ بعض لوگ کھلی جگہ پر نماز پڑھتے ہوئے اپنے آگے چھڑی وغیرہ گاڑ لیتے ہیں اس کو سترہ کہتے ہیں۔

۱۰۱۴۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے والد ابو قحافہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے۔

۱۰۱۵۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خاندان کو یہ خاص شرف حاصل ہے کہ ان کے خاندان کی چار نسلیں صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہیں۔

۱۰۱۶۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ منورہ میں بطور معلم اسلام بھیجا تھا۔

۱۰۱۷۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے وعظ سے اوس اور خزرج کے قبیلے مسلمان ہوئے۔

۱۰۱۸۔ حدیث قدسی ایسی حدیث کو کہتے ہیں جس میں رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خدا کا وہ فرمان بیان کیا ہو جو قرآن کی کسی آیت کے علاوہ ہو۔

۱۰۱۹۔ حضرت مصعب بن عمیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی زوجہ کا نام حمنہ بنتِ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھا۔

۱۰۲۰۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سورۃ البقرہ اور سورۃ آلِ عمران قیامت کے دن اپنے پڑھنے والوں کے سر پر سایہ کریں گی۔

۱۰۲۱۔ سورۂ الکافرون میں چھ آیات ہیں۔

۱۰۲۲۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس گھر میں سورۃ البقرہ کی تلاوت کی جائے اس گھر میں شیطان نہیں آتا۔

۱۰۲۳۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ایک بار سورۃ التکاثر پڑھنا ایک ہزار آیتوں کے برابر ہے۔

۱۰۲۴۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہلے پہل جو دیکھتا اس پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہیبت طاری ہوجاتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قریب جو رہتا اسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہوجاتی۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف بیان کرنے والا کہتا کہ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جیسا کوئی نہیں دیکھا نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد نہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پہلے۔ یہ تبصرہ حضرت علی مرتضٰی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں کیا۔

۱۰۲۵۔ حلف الفضول کے وقت رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمرِ مبارک سولہ سال تھی۔

۱۰۲۶۔ چوری پر ہاتھ کاٹنے کی سزا کا حکم ۸ھ میں نازل ہوا۔

۱۰۲۷۔ قرآنِ مجید کا موضوع انسان ہے۔

۱۰۲۸۔ قرآنِ مجید میں سترہ مقامات ایسے ہیں جہاں اعراب کی ذرا سی غلطی کفر تک پہنچادیتی ہے۔

۱۰۲۹۔ غزوہ احزاب میں بیس دن کے محاصرے کے دوران صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین نے جہاں جہاں نمازیں پڑھیں وہاں مساجد بنادی گئیں ان مساجد کو مساجد فتح کہا جاتا ہے۔

۱۰۳۰۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ اخلاص کے بارے میں فرمایا کہ یہ تہائی قرآن کے برابر ہے۔

۱۰۳۱۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سورۃ واقعہ کے بارے میں فرمایا کہ جو شخص ہر رات کو اس سورۃ کی تلاوت کرے گا اس پر کبھی بھی فقروفاقہ نہیں ہوگا۔

۱۰۳۲۔ سورۃ یٰسین کے بارے میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ کی رضا کے لئے اس کی تلاوت کیا کرو۔ اس کی تلاوت کرنے سے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ اس کی تلاوت اپنے مرنے والوں کے قریب کیا کرو۔

۱۰۳۳۔ حبشہ اور عرب کے درمیان سمندر حائل ہے جس کا نام بحرِ احمر ہے۔

۱۰۳۴۔ زکوٰۃ فتح مکہ کے بعد فرض ہوئی۔

۱۰۳۵۔ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی کنیت ابوسلیمان ہے۔

۱۰۳۶۔ حرم شریف میں داخل ہونے کے لئے چالیس دروازے ہیں۔

۱۰۳۷۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسلام کے آغاز میں اللہ تعالیٰ سے دعا مانگی تھی کہ اے اللہ تو دو اشخاص میں سے کسی ایک کو مسلمان کردے۔ ان میں سے ایک حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے اور دوسرے عمرو بن ہشام (ابوجہل) تھے۔

۱۰۳۸۔ غزوہ خندق میں حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک یہودی کو ہلاک کیا تھا۔

۱۰۳۹۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش کے وقت ان کے والدِ گرامی حیات نہیں تھے۔

۱۰۴۰۔ حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنا منہ بولا بیٹا بنایا۔

۱۰۴۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خطوط بسم اللہ کے بعد ان الفاظ سے شروع ہوتے ''خدا کے رسول محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف سے''۔

۱۰۴۲۔ قرآنِ کریم کے علاوہ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام توریت میں آیا ہے۔

۱۰۴۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پہلا کھلے عام اعلانِ حق اور توحید ''کوہِ صفا'' پر کیا۔

۱۰۴۴۔ مواخات کے موقع پر حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بھائی بنایا تھا۔

۱۰۴۵۔ تین عظیم اسلامی سپہ سالاروں نے بیک وقت اسلام قبول کیا ان کے نام یہ ہیں: (۱) حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور (۳) حضرت عبد اللہ بن رواحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

۱۰۴۶۔ حضرت یونس علیہ السلام کو وھیل نے نگل لیا تھا۔

۱۰۴۷۔ قرآنِ مجید میں سب سے زیادہ حرف الف استعمال ہوا ہے۔

۱۰۴۸۔ قرآنِ پاک میں سب سے زیادہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کا ذکر آیا ہے۔

۱۰۴۹۔ قرآنِ مجید میں ''یوم الفرقان'' جنگ بدر کے دن کو کہا گیا ہے۔

۱۰۵۰۔ ابوالبشر حضرت آدم علیہ السلام کو کہا جاتا ہے۔

۱۰۵۱۔ جنگِ بدر اور جنگِ احد میں بالترتیب ۱۴ اور ۷۰ مسلمان شہید ہوئے۔

۱۰۵۲۔ قرآنِ مجید کی آخری آیات کی کتابت حضرت ابی جزیمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کی۔

۱۰۵۳۔ قرآنِ مجید میں سات منزلیں ہیں۔

۱۰۵۴۔ قرآنِ پاک کی سورۃ بنی اسرائیل کا نام حروف تہجی کے اعتبار سے سب سے زیادہ طویل ہے۔

۱۰۵۵۔ قرآنِ مجید میں لفظ آدم ۲۵ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۰۵۶۔ قلبِ قرآن ''سورۃ یٰسین'' کو کہا جاتا ہے۔

۱۰۵۷۔ سورہ رحمٰن کو ''زینتِ قرآن'' کہتے ہیں۔

۱۰۵۸۔ قرآنِ پاک میں ۱۱۴ میں سے ۱۱۳ سورتیں بسم اللہ سے شروع ہوتی ہیں لیکن سورہ توبہ وہ واحد سورہ ہے جو بسم اللہ سے شروع نہیں ہوتی۔

۱۰۵۹۔ قرآنِ پاک کی پہلی وحی پانچ آیتوں پر مشتمل تھی۔

۱۰۶۰۔ قرآنِ مجید کی ابتداء لفظ ''ب'' اور اختتام ''س'' پر ہوا ہے۔

۱۰۶۱۔ سورۃ فاتحہ کو قرآنِ پاک کا دروازہ کہتے ہیں۔

۱۰۶۲۔ قرآنِ مجید میں ۲۶ انبیاء علیہم السلام کے نام آئے ہیں۔

۱۰۶۳۔ قرآنِ پاک میں ۱۱۴ سورتیں ہیں۔

۱۰۶۴۔ قرآنِ مجید کی سب سے بڑی سورۃ ''سورۃ البقرۃ'' میں ۲۸۶ آیتیں ہیں۔

۱۰۶۵۔ قرآنِ مجید میں کل ۶۲۳۶ آیتیں اور ۵۴۰ رکوع ہیں۔

۱۰۶۶۔ سورۃ الکوثر وہ واحد سورۃ ہے جس میں حرف ''م'' نہیں ہے۔

۱۰۶۷۔ قرآنِ پاک میں تیس پاروں میں ۱۰۵۶۸۲ نقطے ہیں۔

۱۰۶۸۔ قرآنِ پاک میں کل ۱۴ سجدے ہیں جو درجِ ذیل سورتوں میں آتے ہیں:

(۱) سورہ اعراف (۲) سورہ رعد (۳) سورہ نحل (۴) سورہ فرقان

(۵) سورہ مریم (۶) سورہ بنی اسرائیل (۷) سورہ حج (۸) سورہ نمل

(۹) سورہ سجدہ (۱۰) سورہ ص (۱۱) سورہ حم السجدہ (۱۲) سورہ النجم

(۱۳) سورہ الانشقاق (۱۴) سورہ علق۔

۱۰۶۹۔ ام القرآن سورہ فاتحہ کو کہا جاتا ہے۔

۱۰۷۰۔ قرآنِ پاک میں چار مسجدوں کا ذکر آیا ہے جو یہ ہیں:

(۱) مسجد الحرام (۲) مسجدِ اقصیٰ (۳) مسجدِ قبا اور (۴) مسجدِ ضرار

۱۰۷۱۔ قرآنِ کریم کا وہ حصہ جو مکی سورتوں پر مشتمل ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ۱۳ سال تک نازل ہوتا رہا۔

۱۰۷۲۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ آخری سورۃ کے نزول کے وقت رو دیئے تھے۔

۱۰۷۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس تین تلواریں تھیں جن کے نام یہ ہیں:

(۱) ذوالفقار (۲) ماثور (۳) بتار (بحوالہ رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

۱۰۷۴۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس نوتلواریں تھیں۔جن کے نام درجِ ذیل ہیں:
(۱) ماثور (۲) العضب (۳) قلعی (۴) تبار (۵) التف (۶) الرسوب
(۷) المجذم (۸) القضیب اور (۹) ذوالفقار (بحوالہ جنگ، کراچی ۱۹۸۱ء)

۱۰۷۵۔ ہجرت سے قبل رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مدینہ میں بارہ اصحاب رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو نقیب بنایا۔ ان میں نو خزرج اور تین اوس کے قبائل سے تعلق رکھتے تھے۔

۱۰۷۶۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پہریداروں کی کل تعداد آٹھ ہے۔جن کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(۱) حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	غزوہ بدر میں پہرہ دیا۔
(۲) حضرت ذکوان بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	غزوہ احد میں پہرہ دیا۔
(۳) حضرت محمد بن سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	غزوہ احد میں پہرہ دیا۔
(۴) حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	غزوہ خندق میں پہرہ دیا۔
(۵) حضرت عبار بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	وادی قریٰ میں پہرہ دیا۔
(۶) حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	وادی قریٰ میں پہرہ دیا۔
(۷) حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	وادی قریٰ میں پہرہ دیا۔
(۸) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	وادی قریٰ میں پہرہ دیا۔

۱۰۷۷۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدامِ خاص کی تعداد آٹھ ہے جن کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(۱) حضرت عبد اللہ ابنِ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	نعلین مبارک اور مسواک کی نگرانی
(۲) حضرت اسلح ابنِ شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	اونٹنی کی نگرانی
(۳) حضرت عقبہ ابنِ عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	خچر کی نگرانی
(۴) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	ضروریات خانگی
(۵) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	اذان، مصارف اور اخراجات
(۶) حضرت ایمن رضی اللہ تعالیٰ عنہ	:	وضو، استنجے کا پانی اور لوٹا

(۷) حضرت معیقب رضی اللہ تعالیٰ عنہ : انگوٹھی کی نگرانی

(۸) حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بحوالہ روزنامہ جنگ، کراچی، ۱۹ جنوری ۱۹۸۱ء)

۱۰۷۸۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی میں مدینہ منورہ میں مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علاوہ نو مساجد تیار ہوچکی تھیں جن کی تفصیل درجِ ذیل ہے:

(۱) مسجدِ بنوعمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (۲) مسجدِ بنو ساعدہ (۳) مسجدِ بنوسلم (۴) مسجدِ بنوعبید (۵) مسجدِ بنو زریق (۶) مسجدِ جہنیہ (۷) مسجدِ بنوغفار (۸) مسجدِ بنوسلمہ (۹) مسجدِ بنو بیاضہ

۱۰۷۹۔ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مختلف قبائل اور علاقوں سے جزیہ، صدقات اور زکوٰۃ وغیرہ وصول کرنے کے لئے اٹھارہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین مقرر کئے تھے۔

۱۰۸۰۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو نائبین مقرر کئے ان کی تعداد گیارہ ہے اور ان کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

(۱) حضرت سعد بن بارہ خزرجی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: غزوۂ ابوا کے موقع پر

(۲) حضرت سعد بن معاذ الاوسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ: غزوۂ بواط کے موقع پر

(۳) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ: (دو مرتبہ) پہلی مرتبہ غزوۂ بسہ تلاش کرز بن جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور دوسری مرتبہ غزوۂ المریسیع کے وقت۔

(۴) حضرت ابوسلمہ بن عبدالاسد: غزوۂ ذی العشیر ہ کے موقع پر

(۵) حضرت ابولبابہ المنذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ: (چار مرتبہ)

پہلی مرتبہ غزوہ بدر کے موقع پر

دوسری مرتبہ غزوۂ بنی قینقاع کے موقع پر

تیسری مرتبہ غزوۂ بنی سویق کے موقع پر اور

چوتھی مرتبہ غزوۂ بنی قرقرہ الکدر کے موقع پر

(۶) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ: (دو مرتبہ) غزوۂ بنی غطفان کے موقع پر اور دوسری مرتبہ غزوۂ ذات الرقاع کے موقع پر

(۷) حضرت سباع بن عرفطہ الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ: (دو مرتبہ)
پہلی مرتبہ غزوۂ دومتہ الجندل کے موقع پر اور غزوۂ خیبر کے موقع پر دوسری مرتبہ
(۸) حضرت محمد بن مسلمہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ: غزوۂ تبوک کے موقع پر
(۹) حضرت عبد اللہ بن رواحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: غزوۂ بدر الموعد کے موقع پر
(۱۰) حضرت عبد اللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ: (دس مرتبہ) پہلی بار غزوۂ بنی سلیم کے موقع پر
دوسری بار غزوۂ احد کے موقع پر
تیسری بار غزوۂ حمراء الاسد کے موقع پر
چوتھی مرتبہ غزوۂ بنی نضیر کے موقع پر
پانچویں مرتبہ غزوۂ خندق کے موقع پر
چھٹی بار غزوۂ قریظہ کے موقع پر
ساتویں بار غزوۂ الغابہ کے موقع پر
آٹھویں بار غزوۂ حدیبیہ کے موقع پر
نویں بار غزوۂ عام الفتح حنین کے موقع پر
دسویں مرتبہ غزوۂ عام الفتح حنین اور
گیارہویں مرتبہ غزوۂ طائف کے موقع پر
(۱۱) حضرت ابو رھم الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ: غزوۂ عمرہ قضا کے موقع پر

۱۰۸۱۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قاصدوں کی تعداد پندرہ ہے۔

۱۰۸۲۔ غزوات کی تعداد ۲۷ اور سرایا کی تعداد ۵۶ ہے۔

۱۰۸۳۔ کاتبانِ وحی کی تعداد ۲۴ ہے۔

۱۰۸۴۔ قرآنِ مجید کی مکی سورتوں کی تعداد ۸۷ ہے۔

۱۰۸۵۔ قرآنِ پاک کی مدنی سورتوں کی تعداد ۲۷ ہے۔

۱۰۸۶۔ صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنھن میں پورا قرآنِ مجید حفظ کرنے والی خواتین کی تعداد چار ہے۔ جن کے نام یہ ہیں:
(۱) ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۲) ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۳) ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (۴) ام ورقتہ بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔

۱۰۸۷۔ قرآنِ مجید میں ۸۶۴۳۰ کلمات ہیں۔

۱۰۸۸۔ قرآنِ مجید میں حرف ''الف'' ۴۸۸۷۲ مرتبہ آیا ہے۔

۱۰۸۹۔ حرف ''ب'' قرآنِ مجید میں ۱۱۴۲۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۰۹۰۔ حرف ''ث'' قرآنِ کریم میں ۱۲۷۶ مرتبہ آیا ہے۔

۱۰۹۱۔ حرف ''ج'' قرآنِ پاک میں ۳۲۷۳ مرتبہ آیا ہے۔

۱۰۹۲۔ قرآنِ مجید میں حرف ''ح'' ۳۹۹۳ مرتبہ آیا ہے۔

۱۰۹۳۔ حرف ''خ'' قرآنِ پاک میں ۲۴۱۶ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۰۹۴۔ قرآنِ کریم میں حرف ''د'' ۵۶۰۲ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۰۹۵۔ حرف ''ذ'' قرآنِ مجید میں ۴۶۷۷ مرتبہ آیا ہے۔

۱۰۹۶۔ قرآنِ کریم میں حرف ''ر'' ۱۱۷۹۳ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۰۹۷۔ حرف ''ز'' قرآنِ کریم میں ۱۵۹۰ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۰۹۸۔ حرف ''س'' قرآنِ کریم میں ۵۸۹۱ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۰۹۹۔ حرف ''ش'' ۲۲۵۳ مرتبہ قرآنِ مجید میں آیا ہے۔

۱۱۰۰۔ حرف ''ص'' ۲۰۱۳ مرتبہ قرآنِ مجید میں آیا ہے۔

۱۱۰۱۔ قرآنِ کریم میں حرف ''ض'' ۱۲۰۷ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۱۰۲۔ حرف ''ط'' قرآنِ مجید میں ۱۲۷۷ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۱۰۳۔ حرف ''ظ'' ۸۴۲ مرتبہ قرآنِ مجید میں آیا ہے۔

۱۱۰۴۔ قرآنِ پاک میں حرف ''ع'' ۹۲۲۰ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۱۰۵۔ قرآنِ مجید میں حرف ''غ'' ۲۲۰۸ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۱۰۶۔ حرف ''ف'' قرآنِ مجید میں ۸۴۹۹ مرتبہ آیا ہے۔

۱۱۰۷۔ قرآنِ مجید میں حرف ''ق'' ۶۸۱۳ مرتبہ آیا ہے۔

۱۱۰۸۔ حرف ''ک'' قرآنِ کریم میں ۹۵۰۰ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۱۰۹۔ حرف ''ل'' ۳۰۴۳۲ مرتبہ آیا ہے۔

۱۱۱۰۔ حرف ''م'' قرآنِ کریم میں ۲۶۵۶۰ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۱۱۱۔ حرف ''ن'' قرآنِ مجید میں ۴۵۱۹۰ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۱۱۲۔ حرف ''و'' قرآنِ کریم میں ۲۵۵۳۶ مرتبہ آیا ہے۔

۱۱۱۳۔ قرآنِ کریم میں ''ھ'' (ہ) ۱۹۰۷۰ مرتبہ استعمال ہوا ہے۔

۱۱۱۴۔ قرآنِ کریم میں حرف ''ی'' ۴۵۹۱۹ مرتبہ آیا ہے۔

۱۱۱۵۔ قرآنِ مجید میں کل حروف کا مجموعہ ۳۱۳۰۳۷ ہے۔

۱۱۱۶۔ قرآنِ مجید میں حرف ''ظ'' سب سے کم استعمال ہوا ہے۔

۱۱۱۷۔ قرآن کریم کا رسم الخط حضرت جبرائیل علیہ السلام کا بتایا ہوا ہے۔

۱۱۱۸۔ قرآنِ مجید میں فتحات (زبر) ۵۳۲۲۳ مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔

۱۱۱۹۔ قرآنِ مجید میں کسرات (زیر) ۳۹۵۸۲ مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔

۱۱۲۰۔ قرآنِ کریم میں فتحات (پیش) ۸۸۰۴ مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔

۱۱۲۱۔ قرآنِ کریم میں مدات (مد) ۱۷۷۱ مرتبہ استعمال ہوئے ہیں۔

۱۱۲۲۔ تشدید (شد) قرآنِ کریم میں ۱۲۷۴ مرتبہ استعمال ہوئی ہے۔

۱۱۲۳۔ قرآنِ کریم میں سورہ اخلاص وہ سورہ ہے جس میں حرف ''ر'' نہیں ہے۔

۱۱۲۴۔ قرآنِ مجید کی دو سورتیں سورہ فلق اور سورہ الناس ایک ساتھ نازل ہوئیں۔

۱۱۲۵۔ سورہ فاتحہ میں کل ۵۲ نقطے ہیں۔

۱۱۲۶۔ سورہ اخلاص میں کل ۱۰ نقطے ہیں۔

۱۱۲۷۔ سورہ فاتحہ ایک مرتبہ مکہ معظّمہ اور دوسری مرتبہ مدینہ منورہ میں نازل ہوئی۔

۱۱۲۸۔ سورۃُ النّمل میں بسم اللہ الرحمٰن الرحیم دو (۲) مرتبہ آئی ہے۔

۱۱۲۹۔ حضرت نوح علیہ السلام کی عمر نو سو پچاس سال تھی جب طوفان شروع ہوا۔

وَلَقَدۡ أَرۡسَلۡنَا نُوحًا إِلَىٰ قَوۡمِهِۦ فَلَبِثَ فِيهِمۡ أَلۡفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمۡسِينَ عَامًا فَأَخَذَهُمُ ٱلطُّوفَانُ وَهُمۡ ظَٰلِمُونَ ﴿١٤﴾

ترجمہ: اور بیشک بھیجا ہم نے نوح کو اُس کی قوم کی طرف تو وہ رہا ان میں ایک ہزار سال سے کم، پچاس سال۔ پھر آ پکڑا انکو طوفان نے اور وہ ظالم تھے۔ (سورۃ انکبوت آیت 14)

اس طوفان میں چالیس دن تک پانی اوپر سے برستا اور زمین سے ابلتا رہا۔

۱۱۳۰۔ طوفانِ نوح کا پانی ڈیڑھ سو دن میں کم ہوا۔

۱۱۳۱۔ حضرت نوح علیہ السلام کی کشتی اراراط کے پہاڑ پر رکی تھی۔

۱۱۳۲۔ حضرت نوح علیہ السلام ایک سال اور گیارہ دن کشتی میں رہے۔

۱۱۳۳۔ حضورِ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیدائش طوفانِ نوح علیہ السلام سے ۵۳۷۵ سال بعد ہوئی۔

۱۱۳۴۔ حضرت نوح علیہ السلام طوفان کے بعد ۳۵۰ دن تک زندہ رہے۔

۱۱۳۵۔ تاریخِ اسلام میں حضرت نوح علیہ السلام کو آدمِ ثانی بھی کہتے ہیں۔

۱۱۳۶۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ۷۵ سال کی عمر میں اپنے وطن سے ہجرت فرمائی اور کنعان بن حام کے علاقے میں پہنچے۔

۱۱۳۷۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام جب پیدا ہوئے اس وقت حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۸۶ سال تھی (صحیح بخاری میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۸۰ سال لکھی ہوئی ہے)

۱۱۳۸۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی عمر ۹۹ سال تھی جب ختنہ کا حکم نازل ہوا۔

۱۱۳۹۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی عمر ۱۳ سال تھی جب ان کی ختنے ہوئیں۔

۱۱۴۰۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ۱۷۵ سال کی عمر میں انتقال ہوا۔

۱۱۴۱۔ حضرت ابراہیم کی کنیت ابو محمد اور ابوالانبیاء ہے۔

مرویات اُمہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ

اس ٹیبل میں اُمہات المومنینؓ سے جو احادیث مروی ہیں، ان کی تعداد دی گئی ہیں۔

نمبر شمار	اسمائے گرامی امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہنّ	تعداد مرویات
۱	حضرت سودہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۵
۲	حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۲۲۱۰
۳	حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۶۰
۴	حضرت امِ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۳۷۸
۵	حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۱
۶	حضرت جویریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۷
۷	حضرت امِ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۶۵
۸	حضرت صفیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۱۰
۹	حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا	۷۶

بحوالہ: اُمہات المومنین، عبدالرشید عراقی

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ مبارک کی جالیوں پر تحریر شدہ کلمات کے حوالہ جات:

لا اله الا الله الملک الحق المبین محمد رسول الله صادق الوعد الامین۔

باب ۵۹/ ۔۔۳۶۸۹/ ابواب الردعوات

لا اله الا الله ۔ ترمذی ۔ باب ماجاء فی فضل التسبیح والتکبیر

* **الملک ۔** (سنن ابی داؤد، الوتر، باب فی الدعاء بعد الوتر ، حدیث1430) (باب ۸۷/ ۔/ ۔۳۸ ۳۷ جامع ترمذی)

* **الحق ۔** (۱۳/ الرعدا۔)/ ۲۰ طہ ۱۱۷)

(جامع ترمذی ۔ ابواب الدعوات ۔ باب ۸۷ ۔ ۔۳۸ ۳۷)

* **المبین:** قرآنِ کریم میں یہ کئی مقامات پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا قرآن کی صفت بیان ہے۔ نہ کہ اللہ تعالیٰ کی۔

* **محمد رسول الله:** (الفتح ۴۸ / ۱ تا ۲۹)

بے شمار احادیث اذان واقامت میں بھی موجود ہے۔

* **صادق الوعد :** تاکیدی الفاظ ۔ اصدق الناس ۔ ابواب المناقب / باب ۳۸ ۔۔۳۸۸ ۔ص ۸۳

تحفۃ الاحوذی شرح جامع الترمذی

* **الامین:** **هذا الامین رضبناه هذا محمد صلی الله علیه و آله وسلم۔** (صحیح بخاری)

بابِ فضل مکه و بنیانها ۱/ ۲۱۰

ابنِ ھشام : ۱/ ۱۹۲ ۔ ۱۹۷۔

قرآن مجید میں رسول کریم ﷺ کا ذکر مبارک

قرآن مجید میں رسول کریم ﷺ کا اسم مبارک **محمدؐ** چار مرتبہ آیا ہے:

- سورہ آلِ عمران 144ع، سورہ احزاب 40ع، سورہ محمد 2ع اور سورہ الفتح 29ع
- اسم مبارک "احمد" سورہ الصّف 6ع میں آیا ہے۔
- سورہ الانبیاء 107ع میں اللہ تعالیٰ نے رسول پاک ﷺ کو رحمۃ اللعالمین فرمایا گیا ہے۔
- سورہ بنی اسرائیل 79ع میں اللہ تعالیٰ نے رسولِ کریم ﷺ کو مقام محمود عطا فرمانے کا وعدہ فرمایا گیا۔

عشرہ مبشرہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم

دس خوش نصیب صحابہ رضی اللہ عنہم جن کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دنیا ہی میں جنت کی بشارت دی انہیں عشرہ مبشرہ کہتے ہیں۔ ان کے نام یہ ہیں۔

- حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت علی المرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(بحوالہ: ترمذی حدیث #3890 درجہ صحیح، کتاب المناقب،
باب مناقب عبدالرحمٰن بن عوفؓ، راوی سعید بن زیدؓ)

حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام
کس نبی کے پاس کتنی مرتبہ آئے

حضرت سیدنا جبریل امین علیہ السلام کے مختلف انبیائے کرام علیہ السلام کے پاس آنے کی تعداد درج ذیل ہے:

- حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کے پاس 12 مرتبہ۔
- حضرت سیدنا ادریس علیہ السلام کے پاس 4 مرتبہ۔
- حضرت سیدنا نوح علیہ السلام کے پاس 50 مرتبہ۔
- حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے پاس 42 مرتبہ۔
- حضرت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس 400 مرتبہ۔
- حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام کے پاس 10 مرتبہ۔
- حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں 24000 مرتبہ حاضر ہوئے۔

(بحوالہ: ارشاد الساری، ج 1 صفحہ، 60 تحت الحدیث)

حوالہ جات

(۱) قرآنِ مجید۔

(۲) سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔۔۔۔ علامہ شبلی نعمانی وعلامہ سید سلیمان ندوی۔

(۳) رحمتہ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ۔۔۔۔قاضی محمد سلیمان سلمان پوری۔

(۴) حیاتِ طیبہؐ۔۔۔۔ابو سلیم محمد عبدالحیؒ۔

(۵) محسنِ انسانیت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔۔نعیم صدیقی۔

(۶) حضرت مجدد الفِ ثانی رحمتہ اللہ علیہ۔۔۔۔مولانا سید زوار حسین شاہ۔

(۷) تاریخِ اسلام۔۔۔۔سید عین الحق۔

(۸) سیرۃ الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔۔۔۔مولانا صابر علی۔

(۹) محمد عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔۔۔۔محمد عنایت اللہ سبحانی اصلاحی۔

(۱۰) تاریخِ اسلام۔۔۔۔شاہ معین الدین احمد ندوی۔

(۱۱) دینیات۔۔۔۔سید ابوالاعلیٰ مودودی۔

(۱۲) تاریخِ اسلام۔۔۔۔مرتضٰی احمد خان۔

(۱۳) اوقاف۔۔۔۔حکومتِ پاکستان۔

(۱۴) آئین اور ہمقدم۔

(۱۵) روزنامہ جنگ کراچی۔۔۔۔اسلامی ایڈیشن اور میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایڈیشن۔

(۱۶) تعلیماتِ اسلامی۔۔۔۔صاحبزادہ محمد عابد حسین۔

(۱۷) سیارہ ڈائجسٹ۔۔۔۔رسول نمبر نومبر ۱۹۷۳ء

(۱۸) سیارہ ڈائجسٹ۔۔۔۔قرآن نمبر۔

(۱۹) الرحیق المختوم۔۔۔۔مولانا صفی الرحمٰن مبارکپوری (۲۰۰۳ء)

(۲۰) معلومات قرآن ۔۔۔علامہ مولانا مفتی غلام محمود ہزاروی

(۲۱) پہلے نبیؑ سے آخری نبی ﷺ تک ۔۔۔ڈاکٹر شاہد مختار، شاہد پبلی کیشن لاہور